صحیح مسلم شریف کی ڈیڑھ سو سے زائد معنون اور
تقریباً بارہ سو محولہ منتخب احادیث کا بہترین مجموعہ

فیضانِ مسلم شریف

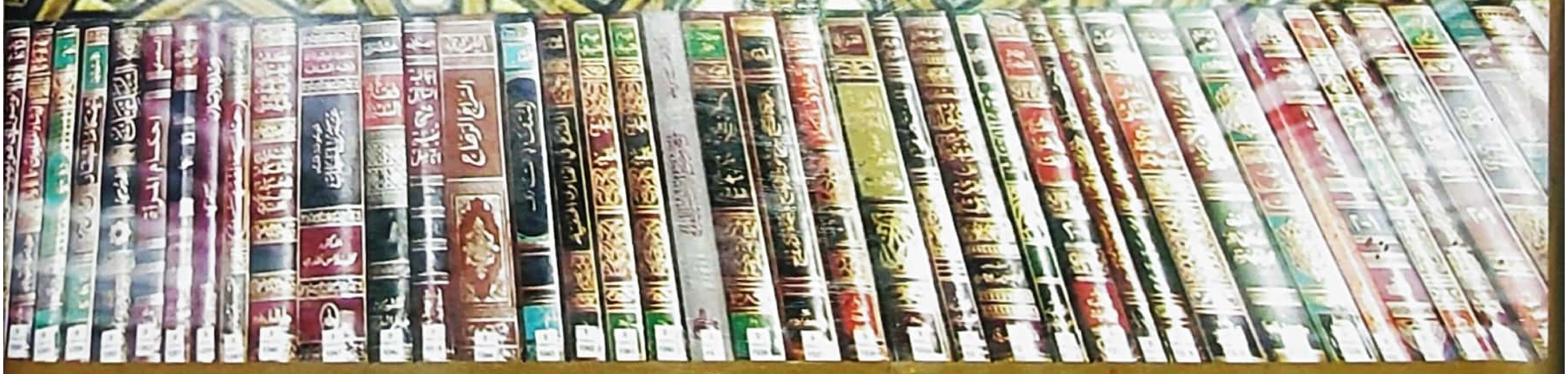

مُرتّب
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
دار العلوم حزب الاحناف لاہور

اکبر بُک سیلرز
لاہور

Scanned with CamScanner

صحیح مسلم شریف کی ڈیڑھ سو سے زائد معنون اور
تقریباً بارہ سو مخولہ منتخب احادیث کا بہترین مجموعہ

فیضانِ مسلم شریف

مُرتّب
الحافظ القاری مولانا مفتی غلام حسن قادری
دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371

Scanned with CamScanner

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	....	فیضانِ مسلم شریف
مصنف	....	مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف لاہور)
پروف ریڈنگ	....	الحاج قاری محمد اصغر علی نورانی جامعہ امیر حمزہ لاہور
صفحات	....	312
تعداد	....	1100
کمپوزنگ	....	فرخ علی
ناشر	....	اکبر بک سیلرز لاہور
قیمت	....	روپے

اِنتساب

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

قُدوۃ السالکین، زبدۃ الکاملین، امام العارفین، عُمدۃ الکاملین، سراج العاشقین، بُرہان الواصلین سیدالاصفیاء، مخدوم الاولیاء، سندالاتقیاء،

حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویری

المعروف

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نام

جن کے قدوم میمنت لزوم سے خطۂ پنجاب میں اسلام کی شمع روشن ہوئی اور شہر لاہور قطبُ البلاد اور مرکزِ اولیاء بن گیا۔ جن کے مُبارک قدموں کے سایۂ رحمت میں یہ فقیر حقیر پُرتقصیر عرصہ تیس سال سے پڑا دامنِ طلب پھیلا کر ان کی نگاہِ فیض کی بھیک کے لیے ملتمس ہے۔ اور یہ انہی کے فیض نگاہ کا صدقہ ہے کہ تب سے اب تک کچھ نہ کچھ دینی خدمات کا موقع نصیب ہو رہا ہے اور اب انہی خدمات میں سے ایک حقیر سی خدمت کا نذرانہ داتا کے دیوانوں اور اولیاء اللہ کے ماننے والوں کے لیے درفیض عالم سے منسوب کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی نگاہِ کرم کا بھکاری بن کر زندگی کے باقی ایام بھی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ

علیہ وآلہٖ واصحابہٖ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم یاارحم الراحمین

سیدِ ہجویر مخدومِ اُمم

مرقدِ او پیر سنجر را حرم (اقبال)

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بروز پیر

بر موقع سالانہ عُرس سراپا قدس

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ

خاکپائے زائرین

درِ داتا گنج بخش

غلام حسن قادری

Scanned with CamScanner

ترتیب

نشانِ منزل ۱۳

پیش لفظ ۳۲

حالاتِ زندگی حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ۳۵

امام مسلم کی صحیح مسلم ۴۱

شروحاتِ صحیح مسلم ۵۰

حضور ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے کا وبال ۵۴

چوں مرگ آید تبسم برلب اوست ۵۶

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فیصلے ۵۸

مسئلہ صحیح ہے مگر روایت منقطع ہے ۶۰

حدیث جبریل علیہ السلام ۶۳

افلح ان صدق۔ اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہے ۶۴

دین سکھانے میں سہولت اور وقفہ کا خیال رکھنا ۶۵

نماز وزکوٰۃ میں فرق کرنے والے کے لیے صدیق اکبر کا فیصلہ ۶۷

جنت میں جانے کے لیے پورے دین پہ ایمان لانا ضروری ہے ۶۸

معجزہ اور اختیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۶۹

ایک حدیث سے پچیس مسائل کا حسین استنباط ۷۰

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ۷۶

چغل خور جنت میں نہ جائے گا ۷۸

ایک حکیمانہ بات ۷۹

سماع موتی اور پیشوائے وہابیہ ۸۰

امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے لئے خصوصی رعایت ۸۱

ذکر الٰہی کی برکت ۸۳

بندے کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کا ضحک فرمانا ۸۵

فتنے کا اندیشہ ہو تو نام لیے بغیر بات کی جاسکتی ہے ۸۶

طہارت نصف ایمان ہے اور ۸۷

مسجد میں پیشاب کرنے والے اعرابی کے ساتھ حضور علیہ السلام کا حسن سلوک ۹۰

صحابی نے یہودی کو دھکا دیا کہ تو یا محمد کی بجائے یارسول اللہ کیوں نہیں کہتا 92

حضور علیہ السلام کے بال مبارک تیرے بالوں سے زیادہ بھی تھے اور پاکیزہ تر بھی ۹۳

اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتا رہتا ہے ۹۵

حضور علیہ السلام نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر قوم کا امام بنادیا ۹۸

صحابی نے حضور علیہ السلام سے جنت بھی مانگ لی اور ۹۸

اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کا عالم کیا ہوگا؟ ۹۹

تصور شیخ کا مسئلہ ۱۰۰

تعلیم نبوی کا قابل رشک انداز ۱۰۱

زلف ورخسار کی بات ۱۰۳

بدعت کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ ۱۰۴

میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر حضور علیہ السلام کے گھر کیساتھ ہو مگر کیوں؟ ۱۰۶

وکان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) رَحِیْمًا رَّفِیْقًا ۱۰۷

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور ۱۰۸

دو نمازوں کو جمع کرنے کا مسئلہ ۱۰۸

جماعت کھڑی ہو تو فجر کی سنتوں کا کیا کیا جائے؟ ۱۰۹

کیا یہ بدعت ہے؟ ۱۱۰

اللہ تعالیٰ نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کران کو یاد فرمایا........ ۱۱۳

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی........ ۱۱۵

معلم علم وحکمت ﷺ کا علاج کرنے والا اپنا علاج کروا بیٹھا........ ۱۱۷

ہمارا اور حضور علیہ السلام کا ایک ہی تنور تھا........ ۱۱۸

قرب خدا کی لذت........ ۱۱۹

خوف خدا کا عالم........ ۱۲۰

ابوسلمہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟........ ۱۲۱

اپنے نواسے کی وفات پہ امام الانبیاء کا رونا........ ۱۲۲

عظیم الشان معجزہ........ ۱۲۴

ہر نیکی صدقہ ہے کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ........ ۱۲۷

دین میں اچھا طریقہ رائج کرنے پر ثواب ملتا ہے........ ۱۲۸

۴۳- مرد چوں پیر شود حرص جواں گردد........ ۱۳۰

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں........ ۱۳۱

نہ یہ بدعت ہے نہ دین میں اضافہ ہوا........ ۱۳۴

میری وہی نیت ہے جو میرے نبی کی نیت ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)........ ۱۳۶

حجۃ الوداع کی مفصل حدیث سے ڈیڑھ سو فوائد (حدیث نمبر ۲۹۴۶)........ ۱۳۶

۴۹- صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری میں فرشتوں کا سلام........ ۱۵۳

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول لینا زیادہ بہتر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا؟........ ۱۵۳

ہماری ایک بُری عادت........ ۱۵۴

حجر اسود کو چھڑی لگا کر چھڑی کو چومنا حجر اسود کو ہی چومنا ہے........ ۱۵۵

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا........ ۱۵۶

کتابت حدیث........ ۱۵۸

اے مدینہ تیرا جواب نہیں........ ۱۵۸

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ........ ۱۵۹

مرزائیوں کے ایک سوال کا جواب........ ۱۶۰

مرزا قادیانی کی بکواسات........ ۱۶۱

مرزائیوں کا درود........ ۱۶۳

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي........ ۱۶۴

حضور علیہ السلام کے ایک ولیمے کا حال........ ۱۶۵

حضرت عمر فاروق کی نیازمندی کا عالم........ ۱۶۷

میں نے حضور علیہ السلام کی بات مانی تو اللہ نے اتنا نوازا کہ مجھ پہ رشک ہونے لگا........ ۱۶۷

عورت کے پیٹ میں بچہ کیسا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا........ ۱۶۹

صحیح مسلم جلد نمبر ۲ کی منتخب احادیث

کتاب البیوع کی اصل عظیم........ ۱۷۳

حضور علیہ السلام نے جنت کو کس طرح بیچ دیا؟........ ۱۷۵

رضائے خدا و مصطفیٰ حاصل ہو چاہے اپنا نقصان ہی ہو جائے........ ۱۷۷

مدار اسلام حدیث........ ۱۷۷

''حضور علیہ السلام کی برکت سے یوں ہوگیا'' کہنا جائز ہے........ ۱۷۸

صحابہ کرام مکہ شریف میں مرنے کو پسند نہیں کرتے تھے........ ۱۷۹

میں اللہ کے رسول کی پناہ طلب کرتا ہوں........ ۱۸۰

غلاموں کے ساتھ صحابہ کرام کا برتاؤ........ ۱۸۱

میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور تو مجھ سے صرف سو درہم مانگ رہا ہے؟........ ۱۸۱

سفید بالوں کا خیال کیا جائے........ ۱۸۲

اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دونگا........ ۱۸۳

نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاجتیں پیش کی جاتیں........ ۱۸۴

قانون کی پاسداری........ ۱۸۴

حضرت ماعز اسلمی کی توبہ........ ۱۸۵

رزق حلال اور صدق مقال کی ایک عظیم مثال........ ۱۸۶

Scanned with CamScanner

ایک واقعہ ۱۸۶

بشیر ونذیر نبی علیہ السلام کا وعظ پُر تاثیر ۱۸۷

لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو ۱۸۸

اللہ تعالیٰ کا ایک نبی علیہ السلام کی دعا پہ سورج روک دیا گیا ۱۸۹

تیری ہر ادا پہ ہے جاں فدا ۱۸۹

بدر میں محبوب خدا ﷺ نے اپنے رب سے محبوبانہ انداز میں دعا کی ۱۹۰

مقام نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟ ۱۹۱

ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا مستحب ہے ۱۹۱

ایک مشت خاک سے چار ہزار کافروں کو شکست ہوگئی ۱۹۲

وہی ہوا جو عالم ماکان و مایکون نے فرمایا۔ ﷺ ۱۹۳

مکہ معظمہ بھی بزور شمشیر فتح ہوا ۱۹۴

اگر یہ ادب کی وجہ سے ہے تو وہ بھی ادب ہے ۱۹۴

جس کے لیے حضور علیہ السلام رحم کی دعا کردیں وہ شہید ہے ۱۹۵

صحابہ کرام کی فداکاریاں ۱۹۶

ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے ۱۹۶

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ ۱۹۷

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن عقیدہ ۱۹۹

شوق شہادت ۲۰۱

حضرت عمر فاروق نے منبر رسول ﷺ کے پاس اونچی بولنے سے منع فرمایا ۲۰۱

نیکی میرے آقا کی بارگاہ کے ادب کا نام ہے ۲۰۲

جان عالم ﷺ کے فرمان پہ جان قربان کردی ۲۰۳

اب اگر لڑائی ہوئی تو خدا دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں ۲۰۴

کون کون شہید ہے؟ ۲۰۵

وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۲۰۶

نگاہ نبوت کا کیا کیا دیکھ لیتی ہے؟ ۲۰۶

حریص علیکم کی شان والے آقا علیہ السلام کو ایک ایک امتی کی کتنی فکر ہے؟ ۲۰۸

ان احادیث پہ امام نووی کا تبصرہ ۲۰۸

جو حضور پاک کی پسند وہی ہماری پسند ۲۱۰

میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے میرے آقا تشریف فرما ہوں ۲۱۰

حضور علیہ السلام کے جبہ مبارکہ سے شفاء حاصل کی جاتی تھی ۲۱۲

قبضے میں جس کے ساری خدائی ۲۱۳

تاج کسریٰ زیر پائے امتش ۲۱۴

ان احادیث پہ کون عمل کرے گا؟ ۲۱۴

تکبر عزازیل را خوار کرد ۲۱۵

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جذبۂ اطاعت ۲۱۵

بعض اچھے نام کو بدلنے کی حکمتیں ۲۱۷

اہل کتاب کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟ ۲۱۸

شیطان کی کارگزاری ۲۱۹

صاحب قرآن علیہ السلام کا قرآن مجید پہ یقین کامل ۲۲۰

ہم تقدیر سے تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں' قول عمر رضی اللہ عنہ ۲۲۱

ان کے کرم کی بات نہ پوچھو ۲۲۳

کس کو کیا کہا جائے؟ ۲۲۳

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا شعری ذوق ۲۲۴

ہم نے آپ کو شاعر نہیں بنایا کا مطلب ۲۲۵

اچھے برے خواب اور ان کی تعبیر ۲۲۶

جس نے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کی ۲۲۷

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام ۲۲۷

سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار کی سرداری ۲۲۸

Scanned with CamScanner

حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم النشور کی برکت کے واقعات ۲۲۹
دنیا و آخرت میں مدد کرنے کا ثبوت ۲۳۱
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا ۲۳۲
لوگو! مسلمان ہو جاؤ، محمد اتنا دیتے ہیں کہ پھر فاقہ کا ڈر نہیں رہتا ۲۳۳
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفاداری ۲۳۵
تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں ۲۳۶
اللہ تعالیٰ کا نام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۳۸
شان موسوی بزبان مصطفوی علیہما السلام ۲۳۹
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام ۲۴۰
وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر ۲۴۱
حلّہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام ۲۴۲
مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین ۲۴۲
فضائل الصحابہ علیہم الرضوان بلسان النبوۃ علیٰ صاحبہا السلام ۲۴۵
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام ۲۴۷
اَلْكِنَايَةُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِيْحِ ۲۴۷
محبوبانہ جلال کی ایک مثال ۲۴۸
آمدم برسر مطلب ۲۴۹
حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی موت پہ عرش الٰہی جھوم اٹھا ۲۵۰
عقل کا تقاضا ۲۵۰
اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا؟ ۲۵۱
دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم نعت خوان ۲۵۲
حضرت حسان کو سپیشل بلایا گیا ۲۵۴
حضرت حسان بن ثابت کے اشعار ۲۵۵
حضور ﷺ کا تبرک لینے کے لئے ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بے تابی ۲۵۷

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے ۲۵۷
سو سال تک تم میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا ۲۵۸
نیکی اور گناہ کی جامع تعریف ۲۵۹
ہمیں کیسا مسلمان ہونا چاہیے؟ ۲۶۰
یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے ۲۶۲
صرف اور صرف اللہ مدد کا نعرہ ۲۶۳
جتلائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ ۲۶۳
غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟ ۲۶۴
غیبت کے جواز کی صورتیں ۲۶۵
میں باعث زحمت نہیں بلکہ سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں ۲۶۷
منافق دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہے ۲۶۸
معمولی کاموں پہ بخشش کی نوید جانفزا ۲۶۹
تصویر کا دوسرا رُخ ۲۷۰
اچھی بری صحبت کی ایک عمدہ مثال ۲۷۱
جو جس کے ساتھ دنیا میں محبت کرے گا قیامت کو اسی کے ساتھ ہی ہوگا ۲۷۲
نیک لوگوں کے ساتھ محبت کا فائدہ ۲۷۳
یہود و نصاریٰ کی نقالی اور مسلمان ۲۷۵
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود ۲۷۶
کیا یہ وہی امریکہ نہیں ہے؟ ۲۷۷
اہل اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کا ایک خوفناک منصوبہ ۲۷۸
خدا بندے سے خود پوچھے ۲۷۹
ماں باپ کو بھی اولاد کے ساتھ وہ پیار نہیں جو حضور ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ ہے ۲۸۱
اگر تم گناہ نہ کرو گے تو ۲۸۳
رب کی رحمت سے بڑی ۲۸۴

Scanned with CamScanner

خوف خدا پہ بخشش کا ایک عجیب واقعہ ۲۸۴
ایک حدیث اور چھتیس فائدے ۲۸۸
واقعہ افک سے پچاس سے زیادہ فوائد ۲۸۷
حرم نبی علیہ السلام کی حفاظت بھی ہوگئی اور ملزم بھی بچ گیا ۲۸۹
دامن احمد نہ ہاتھوں سے چھٹے ۲۹۰
میاں بیوی میں جدائی کرا کے شیطان کتنا خوش ہوتا ہے؟ ۲۹۱
خوشا وہ وقت کہ دیدار عام تھا ان کا ۲۹۳
جنت و دوزخ کا بیان ۲۹۳
قیامت اور سماع موتیٰ کی احادیث ۲۹۴
مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم تو حضور علیہ السلام نے صحابہ کو بھی دے دیا ۲۹۵
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی ۲۹۶
پھر چمن آباد ہوگا نغمۂ توحید سے ۲۹۷
بشر بے چین ہو تو انقلاب آیا ہی کرتے ہیں ۲۹۸
دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی؟ ۲۹۹
جو حضور علیہ السلام کی طرف ہجرت کا ثواب حاصل کرنا چاہے ۳۰۱
صحابی باپ کا اپنے نالائق بیٹے کو جواب ۳۰۲
بادل سے آواز آئی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلاؤ ۳۰۴
وہ بولیں تو ان کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں ۳۰۶
یارسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے ۳۰۶
مدنی آقا علیہ السلام کی مدینہ شریف آمد پہ اہل مدینہ کی خوشی ۳۰۷
کیا عیدیں صرف دو ہی ہیں؟ ۳۰۹
یوں نہ نکلیں آپ بر چھا تان کر ۳۱۰
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر ۳۱۱
مسلم شریف کی آخری حدیث ۳۱۲

نشانِ منزل

استاذ العلماء مولانا الحافظ القاری غلام حسن قادری

مفتی مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف و مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ جوہر ٹاؤن لاہور

(از حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری خطیب مرید کے مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان)

میری زندگی کا ربع صدی سے زائد عرصہ حضرت داتا گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطف میں گزر رہا ہے۔ یومیہ مرید کے سے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور تدریسی فرائض کی انجام دہی کیلئے اسی بابرکت راستہ سے آنا جانا ہوتا ہے۔ مزار پُرانوار کی زیارت سے شادکام ہونے کے ساتھ ساتھ سلام پیش کرنے کی سعادت عظمیٰ بھی نصیب ہوتی ہے۔ آپ کے دربار فیض بار کے بالکل قریب ہی لاہور کا مشہور دروازہ بھاٹی گیٹ ہے اس کے ساتھ ہی پولیس سٹیشن سٹریٹ سے جامعہ نظامیہ رضویہ میں جانا میرا معمول ہے۔ بڑی سڑک کی بجائے بھاٹی اور لوہاری گیٹ کے مابین چھوٹی چھوٹی قدیم گلیوں کو راقم امن کے راستے قرار دیتا ہے کیونکہ یہاں اختلاطِ مرد و زن نہ ہونے کے برابر ہے۔

اسی پرامن سٹریٹ کے عین درمیان میں ملت اسلامیہ کی ایک نامور علمی شخصیت حضرت مولانا علامہ صوفی اصغر علی روحی صاحب مرحوم پروفیسر اورینٹیل کالج و یکے از بانیان جامعہ نعمانیہ لاہور کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب جامع مسجد مولانا روحی اہل سنت و جماعت ہے۔ اسی محلّہ کے باسیوں میں پروفیسر صاحب مرحوم بھی تھے۔ آج کل اس مسجد کی امامت و خطابت کے فرائض، ممدوح اکابر، خطیب العصر، محترم المقام،

Scanned with CamScanner

حضرت العلام مولانا الحافظ القاری مفتی غلام حسن صاحب قادری دامت برکاتہ' باحسن وجوہ سرانجام دے رہے ہیں۔ (یاد رہے! جب یہ مقالہ لکھا جا رہا تھا تو مفتی صاحب جامعہ مسجد مولانا روحی میں ہی امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور ساتھ ساتھ دارالعلوم حزب الاحناف میں افتاء وتدریس کی ذمہ داری بھی نبھا رہے تھے لیکن جون ۲۰۰۸ء میں آپ نے رہائش کی تنگی کے پیش نظر مسجد مولانا روحی میں اپنے جواں سال صاحبزادے حافظ رضاء الحسن کی ڈیوٹی لگا دی ہے اور خود ریونیو سوسائٹی نزد جوہر ٹاؤن تشریف لے گئے ہیں وہاں جامع مسجد فاطمۃ الزہراء میں امامت وخطابت' جامعہ فاروقیہ رضویہ میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا ہے جبکہ دارالعلوم حزب الاحناف کا شعبۂ افتاء تاحال آپ ہی کے پاس ہے) حضرت الموصوف اور راقم الحروف کا مشن اور راستہ ایک ہی ہے۔ بناء علیہ گاہے گاہے سر راہ علیک سلیک ہوتی رہی ایک عرصہ یوں ہی بیت گیا۔ سلام ودعا کے علاوہ بات آگے نہ بڑھی۔ تاہم موصوف کے خصائل جمیلہ وشمائل جلیلہ نے مجھے ہر ملاقات پر خاصا متاثر کیا۔ ان کے باطنی اوصاف ان کے ظاہری حسن وجمال پر نمایاں دکھائی دیئے۔ ان کی عاجزی وانکساری کی تو بات ہی کیا۔ کئی بار سوچا وقت میسر ہوتا کہ کھل کر تعارف کیا جائے۔ حسن اتفاق کہ قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی اشرفی مدنی علیہ الرحمۃ خلیفہ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے عطا فرمودہ ''درود شریف'' کی کتابت نے یہ خواہش بآسانی پوری کر دی۔ یوں آپ سے ربط وتعلق نے استحکام پایا۔ رفتہ رفتہ ذہنی خلاء دور ہوتا چلا گیا اور پھر منزل قرب نے یہاں تک پہنچایا کہ اب حضرت مولانا غلام حسن قادری مدظلہ کے احوال وآثار لکھنے پر روحانی سکون محسوس کر رہا ہوں۔ خیال رہے! مجھے کثیر اہل علم وقلم پر لکھنے کی سعادت حاصل ہے جو ہر شعبہ علم و ادب سے تعلق رکھتے ہیں۔ برصغیر پاک وہند کی شخصیات پر بھی لکھا اور ان کی تصانیف و تراجم پر بھی' اسلاف کے کارناموں کو بھی اجاگر کیا اور اخلاف کی خدمات کو بھی خراج

تحسین پیش کیا جہاں اساتذہ کرام کی خدمت میں نذرانۂ قلم ادا کیا وہاں تلامذہ کی بھی حوصلہ افزائی میں کسر نہ چھوڑی۔ یہی وجہ ہے کہ میرے متعدد تلامذہ مقالات ومضامین میں ہی نہیں بلکہ تصانیف وتراجم میں بھی نام پیدا کر رہے ہیں۔ (الحمدللہ علی منہ وکرمہ تعالیٰ)

حضرت مولانا علامہ الحافظ القاری مفتی غلام حسن صاحب قادری مدظلہ تو میرے خاص احباء میں شامل ہیں' وہ میری ہی نہیں ہر چھوٹے بڑے' اپنے پرائے' بیگانے' یگانے کی قدر ومنزلت کو خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ خصوصاً علمائے کرام ومشائخ عظام کے تو دلدادہ ہیں۔ ان کے ادب واحترام اور عزت وتوقیر کو ملحوظ رکھنا فرض قرار دیتے ہیں۔ موصوف کا باطن ان کے ظاہر کی طرح خوبصورت ہے۔ گویا کہ وہ اگر ظاہری طور پر مسند افتاء وتدریس پر فائز ہیں تو روحانی وباطنی طور پر مسند طریقت کی بھی زینت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی علمی وعملی زندگی خوب اور محبوب ہے۔ میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ مفتی صاحب مدظلہ کا علم' عمل سے اور عمل' علم سے عبارت ہے۔ حضرت مولانا علامہ مفتی غلام حسن صاحب قادری مدظلہ' فی الحال اپنے آپ کو پردۂ اخفاء میں رکھنا چاہتے ہیں مگر وہ وقت بہت قریب ہے کہ جب ان کے علمی وروحانی فیوض و برکات سے لوگ برملا بہرہ مند ہوں گے اور اس دور میں ایسے پیکر شرافت کا وجود نعمت سے کم نہیں ہے کیونکہ عصر حاضر میں بعض علمائے کرام کے اعمال وافعال پر جب عوام انگلیاں اٹھا رہے ہوں تو صاحب کردار عالم دین کا وجود مسعود غنیمت ہے جن کی بارگاہ میں لوگ حاضر ہو کر استفادہ کریں۔ مفتی صاحب کے اوصاف حمیدہ وکمالات جمیلہ سے صرف نظر کرتے ہوئے آپ کی حیات حسنہ کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو از خود آپ کی عظمت وشوکت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ولادت باسعادت

حضرت مولانا علامہ حافظ قاری غلام حسن صاحب قادری ایک مذہبی' دینی

Scanned with CamScanner

گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ حافظ آباد کے ایک مشہور گاؤں چک کھرل میں 3 اکتوبر 1962ء کو میاں محمد حسین ابن میاں علی محمد علیہما الرحمۃ کے ہاں پیدا ہوئے۔ اپنی والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔ موصوفہ مرحومہ سے گاؤں کے علاوہ اکناف و اطراف کے متعدد دیہات کے بچوں نے بھی قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمۃ نے 5 جولائی 2004ء بروز پیر انتقال فرمایا جبکہ آپ کے والد ماجد علیہ الرحمۃ تقریباً آٹھ ماہ قبل بتاریخ 7 رمضان المبارک 1424ھ/2 نومبر 2003ء کو راہی جنت ہوئے۔

خدا کی ان پہ رحمت ہو محمد ﷺ کی شفاعت ہو
دعا میری سدا یہ ہے انہیں جنت کی راحت ہو

حفظ قرآن:

کچھ عرصہ مفتی صاحب زید مجدہٗ اپنے والد ماجد کی معیت میں معاشی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے پھر فطرت نے آپ کی علوم وفنون کی طرف رہنمائی فرمائی گویا کہ جس مقصد کیلئے تخلیق فرمائے گئے تھے۔ دست قدرت نے اسی طرف رخ پھیر دیا۔ چنانچہ 1977ء میں آپ جامعہ حنفیہ رضویہ شیخوپورہ میں حفظ القرآن کیلئے داخل ہوئے اور ڈیڑھ سال کی مختصر سی مدت میں مکمل قرآن کریم حفظ فرما کر اسی سال مصلیٰ سنایا، جس سے آپ کی عظیم الشان قوت اخذ و حافظہ اور جودت طبع کا پتہ چلتا ہے۔

درس نظامی

امام اہلسنت، مفتی اعظم پاکستان حضرت سیدی ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب قادری اشرفی علیہ الرحمۃ ابن شیخ المحدثین حضرت سید ابومحمد محمد دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری اشرفی علیہ الرحمۃ بانی مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے پہلے عرس مقدس کی تقریب سعید کے موقع پر آپ کے استاذ محترم حضرت فقیر سلطانی مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے شارح بخاری علامہ سید محمود

احمد صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا اور آپ نے سلاطین علوم وفنون سے سات سال تک جواہر علمیہ کو بڑی شان سے وصول کیا اور اسی دارالعلوم سے فراغت، دستار فضیلت حاصل کی جن عالی مرتبت اساتذہ کرام سے آپ نے علوم عقلیہ ونقلیہ کی دولت ابدی کی نعمت پائی ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجئے۔

حفظ القرآن کے اساتذہ کرام

جناب حافظ بشیر احمد صاحب، قاری امانت علی صاحب، قاری محمد بنیامین صاحب، قاری سعید الرحمٰن صاحب، حافظ فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ محمد اکرم صاحب۔

تجوید وقرات

درس نظامی کی تکمیل کے بعد آپ نے تجوید وقرات کے لئے جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور میں داخلہ لیا اور مفسر قرآن، زینت القراء حضرت علامہ قاری محمد طیب نقشبندی بن محقق اسلام حضرت الحاج محمد علی نقشبندی (علیہ الرحمۃ) سے ایک سال کے عرصہ میں روایت حفص کا کورس مکمل کیا اور جب امتحان کا مرحلہ آیا تو شیخ القراء حضرت قاری محمد یوسف صدیقی علیہ الرحمۃ (جامعہ صدیقیہ مستی گیٹ لاہور جو کہ خود ہی ممتحن بھی تھے) نے اول پوزیشن حاصل کرنے پر آپ کو خصوصی انعام سے نوازا جس کا ثبوت آپ کی سند تجوید وقرات پہ آج بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے استاذ محترم نے نہایت ذوق وشوق کا مظاہرہ فرماتے ہوئے آپ کو سبعہ کی مشہور زمانہ کتاب ''الشاطبیہ'' بھی سبقاً سبقاً پڑھادی۔

درس نظامی کے اساتذۂ کرام

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مہر دین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فاضل و شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب علیہ الرحمۃ لنڈا بازار والے، حضرت مولانا مفتی محمد

Scanned with CamScanner

عبدالقیوم خان صاحب سابق مدرس و شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم حزب الاحناف‘ مفتی ادارہ منہاج القرآن لاہور‘ حضرت مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نقشبندی اور حضرت مولانا مفتی احمد دین صاحب توگیروی۔

راہ عمل

حضرت مولانا علامہ حافظ قاری غلام حسن صاحب زید مجدہ نے آغاز ہی سے راہ عمل اختیار فرمالی تھی۔ دوران تعلیم ہی سے آپ نے امامت و خطابت کے فرائض سنبھال لئے تھے۔ چنانچہ 1982ء سے زیر قلم سطور 2008ء تک جامعہ مسجد حضرت مولانا روحی علیہ الرحمۃ میں انہی مناصب و مراتب پر فائز ہیں۔ نیز شوال 1408ھ/ 1987ء سے مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کی عظمت رفتہ کو بحال کیے ہوئے ہیں۔ جملہ کتب عقلیہ ونقلیہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ تجوید وقرأت سے بھی طلباء کرام کونواز رہے ہیں۔ نیز ایک عرصہ سے دارالعلوم میں آنے والے سوالات کے شرعی جوابات کی ذمہ داری بھی آپ کی فقاہت پر منحصر ہے۔ تادم تحریر آپ کے قلم سے ہزاروں فتوے جاری ہو چکے ہیں۔ درس قرآن وحدیث بھی عرصہ دراز سے مذکورہ بالا مسجد میں دیتے آ رہے ہیں۔ فن خطابت میں آپ یدطولی رکھتے ہیں۔ جمعۃ المبارک میں اجتماع قابل دید ہوتا ہے۔ ماہ رمضان میں قرآن کریم سنانا آپ کا خصوصی وظیفہ ہے۔

خطاطی

علم وقلم کا آپس میں بڑا گہرا تعلق رہا ہے۔ ایک صدی قبل کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت ہر عالم عموماً خوشنویس بھی ہوتا تھا مگر نیرنگئی دوران دیکھئے اب بہت کم علماء کرام ہیں جن کا خطاط یا خوشنویس ہونا تو کجا معمولی سی بھی خوشخطی سے بہرہ یاب نہیں ہیں بلکہ بعض تو ایسے ”باکمال“ ہیں کہ انہیں اپنا لکھا ہوا بھی پڑھنا مشکل ہوتا ہے حالانکہ خط بھی شخصیت پر اثر ڈالتا ہے اور پھر کمپیوٹر کے اس

دور میں تو خوش خطی عنقاء ہوتی جا رہی ہے۔ ان حالات میں حضرت مولانا مفتی غلام حسن صاحب قادری کی ذات ستودہ صفات کی طرف آیئے تو دیکھئے گا آپ نے خطاطی میں بھی بڑا نام کمایا ہے نامور اساتذہ فن سے اس کے حصول میں قطعاً پیچھے نہیں رہے۔ خوب سے خوب تر کی طرف رواں دواں ہیں۔ ہر قسم کے رسم الخط پر عبور رکھتے ہیں۔ اس میں جہاں اساتذہ کرام کی محنت شاقہ کا تعلق ہے وہاں آپ کی دلجمعی‘ دلچسپی‘ محنت اور مسلسل جدوجہد کا بھی بڑا حصہ ہے۔ خط طغری میں بھی عشق کی حد تک لگاؤ ہے۔ ایک دن آپ کی ملاقات کیلئے جامع مسجد مولانا روحی میں حاضر ہوا تو باتوں ہی باتوں میں میرے نام کا ایک نہایت ہی دلکش‘ خوبصورت بیل سے مزین طغری سامنے رکھ دیا۔ حالانکہ میرے خواب میں بھی نہیں تھا کہ آپ ایسا نادر اور یادگار تحفہ عنایت فرمائیں گے۔ سچ فرمایا محسن اعظم نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے: ”ہدیے اور تحفے دیتے رہا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے“۔ چنانچہ یوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان محبت میں اضافہ فرما دیا۔ (وللہ الحمد) آپ نے جن اساتذۂ فن سے خطاطی سیکھی ان کے نام یہ ہیں

استاذ الخطاطین الحاج محمد اعظم صاحب منور رقم علیہ الرحمۃ‘ زینت الخطاط الحاج صوفی خورشید عالم صاحب خورشید رقم علیہ الرحمۃ‘ استاذ العصر جناب محمد علی زاہد صاحب اور جناب استاذ غلام رسول صاحب۔

زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً

حیات دنیوی میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان کیلئے سب سے بڑی تمنا بارگاہ رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہے۔ حج وعمرہ کی سعادت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کی زیارت کی دولت جسے نصیب ہو جائے میرے نزدیک وہ نہایت امیر ترین ہے اور وہاں کی سچی تڑپ ایک دن ضرور رنگ دکھاتی ہے اور عاشق زار اچانک اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند ہو جاتا ہے۔ خصوصاً مسجد کی خدمت سرانجام دینے والا خواہ

موذن ہو یا امام وخطیب بلکہ مسجد کا جاروب کش بھی اس نعمت سے محروم نہیں رہتا حالانکہ بظاہر اس کے وسائل نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس بکثرت وسائل کے مالک اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ دراصل بات خلوص، عشق اور قلبی آرزو کی ہے جب طلب صادق ہو تو بات بن جاتی ہے۔

ان کے دریائے کرم میں موج اٹھتی ہے ضرور
کوئی انہیں دل سے پکارے تو سہی

میرا ذاتی تجربہ ہے' ایک شب میں نے بڑے درد وسوز سے بارگاہ مصطفیٰ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں یوں استغاثہ پیش کیا:

دکھا دو مجھے اپنا شہر مبارک — میرے تاجور شہر یار مدینہ
کبھی ہو طواف حرم مجھ کو حاصل — کبھی دیکھوں میں سبزہ زار مدینہ

بس پھر کیا تھا کریم آقا علیہ السلام نے مسلسل نوازا اور اب یوں عرض گزار ہوں۔

مشرف گرچہ شد سہ بار تابش — ہے حسرت حاضری کی مثل جامی

حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہ' بھی کشتۂ عشق محبوب کبریا علیہ الوف التحیۃ والثناء ہیں۔ نہ جانے روحی مسجد (جس میں آپ ستائیس سال قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند کرتے رہے اور درسِ قرآن وحدیث سے اُمت محمدیہ کے اذہان وقلوب کو منور کرتے رہے) کے درودیوار نے کتنی بار آپ کے درد بھرے نالے سن کر بارگاہِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سفارش کی ہوگی کہ سرکار اپنے پیارے نواسے امام حسن رضی اللہ عنہ کے غلام کو بھی جمال جہاں آرا کی زیارت سے شادکام کیجئے۔ ہاں ہاں روضۂ مقدسہ کی زیارت بعینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے عبارت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ بشارت سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا: من زار قبری کانما زارنی فی حیاتی۔ ''جس (خوش نصیب ایماندار نے)

میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی''۔ آخر وہ ساعت سعید آپ کو حرمین شریفین کی روانگی کا مژدۂ جان فزا سنانے کیلئے آ پہنچی۔ چنانچہ دسمبر 1989ء اور اکتوبر 2006ء رمضان المبارک میں اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند ہوئے۔ اب پھر قسمت کا ستارہ چمک رہا ہے۔ امید واثق ہے کہ اس بار پھر ماہ رمضان المبارک میں عمرہ شریف کے ساتھ ساتھ مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی سعادت بھی حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

شرف بیعت

طریقت میں بیعت شرط ہے نیز اکابر اسلام کا یہی معمول چلا آ رہا ہے کہ ظاہری علوم وفنون کے ساتھ ساتھ روحانی فیوض وبرکات کے حصول کیلئے صحیح العقیدہ صاحب علم وفضل مرشد سے اس سنت مستمرہ کی بھی تکمیل کی جائے۔ چنانچہ اس مقصد کی باریابی کیلئے آپ نے قطب الوقت حضرت سلطان غلام باہو علیہ الرحمۃ سے بیعت کا شرف پاکر منازل سلوک طے فرمائیں۔

تصانیف

ثقہ عالم دین میں علوم وفنون کی ترویج واشاعت اور تبلیغ کیلئے تین اوصاف کا پایا جانا از حد ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مدرس ہو یا مصنف یا پھر مقرر ہو۔ خوش بخت ہیں وہ علمائے کرام جو ان تینوں اوصاف سے موصوف ہیں اور وہ خال خال ہی ہیں۔

کئی مصنف ومترجم ہوتے ہیں اور بعض مقررین کی صف میں شامل ہیں۔

حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہ ان خوش نصیب علمائے کرام میں شامل ہیں جن میں یہ تینوں اوصاف پائے جاتے ہیں۔ مصنف ومترجم کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس وقت تک آپ کے قلم سے بیس سے زائد کتابیں مارکیٹ میں اپنی حیثیت منوا چکی ہیں۔ آپ بھی ان کتابوں کے نام بمع مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

1-شرح کلامِ رضا فی نعت المصطفیٰ (ﷺ) المعروف شرح حدائق بخشش

یہ خوبصورت کتاب امام نعت گویاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ و الرضوان کے اردو دیوان ''حدائق بخشش'' (1325ھ) کی عشق و محبت اور درد و سوز سے لبریز جامع شرح ہے۔ اس میں مناقب کے علاوہ تمام نعتوں، قصائد، مناجات، قطعات، رباعیات، مخمسات اور درود و سلام کی نہایت عام فہم شرح ہے۔ مشکل الفاظ کے معانی اور مفہوم بالکل سادہ اور سہل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ شرح کے ضمن میں قرآن و حدیث اور دیگر شعراء کے کلام سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ دوران شرح سینکڑوں دیگر موضوعات پر بھی مواد جمع کیا گیا ہے جس سے کتاب کے حسن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ کتاب کے شروع میں علامہ سید مرغوب احمد اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ کا مضمون ''امام نعت گویاں'' شامل کیا گیا ہے جس سے حضرت رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فن شاعری میں مہارت تامہ کا پتہ چلتا ہے۔ اس عاجز (تابش قصوری) کے قلم سے لکھے گئے شارح کے حالات بھی کتاب کا حصہ ہیں۔ بہارِ شریعت سائز کی کتاب ہے جس کے صفحات 1108 ہیں ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

2-مقام غوث اعظم اعلیٰ حضرت کی نظر میں (رضی اللہ عنہ)

اسے ''شرح حدائق بخشش'' کی باقیات میں شمار کرنا چاہئے کہ یہ حدائق بخشش کی وصل اول تا وصل چہارم کی شرح پر مشتمل ہے۔ وصل اول میں نعت نبوی ہے اور بقیہ تین وصلوں میں حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ ساتھ ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عربی میں لکھی گئی دو حمدوں کی بھی تشریح ہے۔ شرح کا انداز بالکل وہی ہے جو متذکرہ بالا کتاب میں اپنایا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ پر بھی

روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بچپن سے لے کر وفات تک چیدہ چیدہ واقعات کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز حضور والا کے نو نادر عربی قصائد مع اردو اور فارسی میں شعری ترجمہ کے ساتھ شامل کتاب کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ایصال ثواب اور گیارہویں شریف کے مسئلہ کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ آخر کتاب میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ صفحات 432 ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔

3-شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ بلفظ ''انا'' (ﷺ)

یہ گراں مایہ کتاب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان یک صد احادیث مبارکہ پر مشتمل ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان معجز بیان سے بلفظ ''انا'' اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ ان احادیث کریمہ کی جامع تشریح کی گئی ہے جس کے ضمن میں سینکڑوں ایسی روایات و احادیث سامنے آگئی ہیں جن سے پیارے مدنی مکی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا پُر وقار نقشہ سامنے آتا ہے۔ پھر ان واقعات کو خوبصورت اشعار سے مزین کر کے گویا کتاب کو چار چاند لگا دیئے گئے ہیں جو بلاشبہ قارئین کے ذوق مطالعہ کو دوبالا سہ بالا بلکہ چہار بالا کر دیتے ہیں۔ کتاب میں جا بجا بزرگان دین کے واقعات بغرض اصلاح احوال امت پیش کیے گئے ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عقائد حقہ کو بڑے پیارے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جن کا بنظر انصاف مطالعہ قاری کے ذہن کو مطمئن کر دیتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ غافل مسلمانوں کو لمحات فکر کے ساتھ متنبہ کیا گیا ہے اور حالات حاضرہ کے آئینے میں بتقاضائے وقت جذبات مسلم کو بیدار کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سرتاپا حلیہ مبارکہ کا بڑا ہی عاشقانہ بیان ہے جسے پڑھ کر ہر خاص و عام جھوم جھوم جاتا ہے اور عاشقان مصطفیٰ کے دل و دماغ معطر و منور ہو جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ابتداء میں پانچ جید علمائے کرام اور دانشور حضرات کی تقاریظ بھی موجود ہیں اور حافظ محمد زبیر مجددی سیالکوٹی کے قلم سے لکھے ہوئے مصنف علاّم کے حالات زندگی بھی صدر کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ صفحات 1000 ناشر مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

4-تقریری نکات

ایک سو اکابر و اصاغر علماء وخطباء کے خطبات وتقاریر سے ماخوذ حکمت وبصیرت اور شعور آگہی سے بھرپور علمی، تحقیقی اور اصلاحی نت نئے کام آنے والے سینکڑوں ''تقریری نکات'' جن میں سے ہر نکتہ اپنے اندر بہت سی معلومات افزا باتیں سموئے ہوئے ہے۔ توحید و رسالت، عظمت وشان مصطفیٰ، محبت رسول، سیرت سید المرسلین، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، عقائد اہل سنت واصلاح احوال امت جیسے موضوعات اس کتاب کا اہم حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ طنز ومزاح کے حوالے سے ایک بڑا ہی دلچسپ قابل مطالعہ باب ''مناظرانہ چٹکلے اور جہان ظرافت'' کا ہے جس میں لطائف علمیہ کے علاوہ بہت سی حقیقت افروز باتیں ہیں۔ یقیناً یہ ایک ایسا باب ہے جسے پڑھ کر ہر خاص وعام بے اختیار محظوظ ہوتا ہے۔ (یاد رہے بعض احباب کی خواہش پر یہ باب کتاب کے پہلے ایڈیشن میں شامل کیا گیا تھا لیکن بعض بزرگوں کے حکم پر دوسرے ایڈیشن سے پورا باب نکالنا پڑا۔ اس طرح بعض علماء کے نکات میں بھی مناسب ترمیم کی گئی ہے)۔ آخر میں ان علماء وخطباء اور کتب کی فہرست دی گئی ہے جن سے ''تقریری نکات'' نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف کے حالات بھی راقم نے لکھے ہیں جن سے مصنف کی شخصیت کے علمی وعملی پہلوؤں کا پتہ چلتا ہے۔ صفحات 672 ناشر: کرمانوالہ بک شاپ داتا دربار لاہور۔

5-اٹھارہ تقریریں

اس کتاب کا مکمل نام ''زبدۃ الحسن مقالات وخطبات حسن المعروف اٹھارہ

تقریریں'' ہے۔ کتاب کے شروع میں حافظ محمد زبیر مجددی کے قلم سے لکھے ہوئے مصنف کے حالات ہیں۔ پند ونصائح سے متعلقہ عربی ادب کے شاہکار تین خطبات بھی شامل کتاب ہیں۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تقاریر کے موضوعات یہ ہیں۔

(1) فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا (2) قلب مومن (3) بچوں کی صحبت (4) مضامین سورۃ الحجرات (5) معجزۂ شق القمر (6) سنت کے دینوی وطبی فوائد (7) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما (8) حقوق والدین (9) حضرت یعقوب علیہ السلام کی علمی شان (10) وسیلے کی برکت (11) محبت ونسبت کا اثر (12) دین اسلام میں مسجد کی اہمیت (13) توبہ واستغفار (14) اسلامی سلام اور اس کا صحیح جواب (15) عیدالفطر کی تقریر (16) عیسائیت (حدیث ہرقل) (17) فیضان اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (18) شب برات۔ صفحات 640 ناشر: اکبر بک سیلرز اردو بازار، لاہور۔

6-کواکب سبعہ

یہ کتاب سات جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ ابتداء میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق قرآنی آیات واحادیث دی گئی ہیں۔ اس کے بعد کتاب کا اصل موضوع شروع ہوتا ہے۔ جن سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اس کتاب میں ہیں ان کے نام یہ ہیں (1) سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ (2) مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ (3) شیخ الامت حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ (4) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (5) حضرت سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ (6) حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (7) حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ''کواکب'' کا معنی ہے ستارے لیکن اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ''اصحابی کالنجوم'' میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ صفحات

Scanned with CamScanner

432، ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ لاہور۔

7-الدروس العشرہ فی السورۃ الفاتحہ

یہ کتاب چاندنی مسجد ریگل چوک لاہور میں دیئے گئے ماہانہ دس دروس قرآن پر مشتمل ہے۔ پہلا درس تعوذ و استعاذہ کے بارے میں ہے۔ دوسرا درس تسمیہ کا بیان ہے۔ بقیہ سات دروس میں سورۃ فاتحہ کی لاجواب تفسیر ہے۔ اور ہر آیت کا مکمل ایک درس ہے۔ کتاب کے آخر میں ماٰخذ کی فہرست بھی شامل ہے۔ صفحات 328، ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور۔

8-قرآن اور حاملین قرآن

یعنی قرآنی انسائیکلو پیڈیا۔ جس میں کتاب ہدایت کے بارے میں معلومات کا بیش بہا خزانہ اور عظیم ذخیرہ ہے۔ کتاب زندہ، قرآن حکیم کے مختلف پہلوؤں پہ تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ آئین انسانیت کے کئی گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ لایزال و قدیم مرقع حکمت کے عجائبات، حیرت انگیز واقعات، حقانیت قرآن پہ غیر مسلموں کے اعتراضات اور علوم قرآنی جیسے بے شمار علمی موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ نوع انسانی کے پیام آخریں کے حامل کامل واکمل، سرور کائنات، فخر موجودات، حضور رحمت عالمیاں یعنی صاحب قرآن علیہ السلام کی عظمت پر بھی جا بجا نہایت علمی و تحقیقی مواد اس کتاب کے حسین چہرے کا جھومر ہے جو کہ مولف کتاب کا سرمایۂ حیات اور حاصل زندگی ہے۔ کتاب کے تین حصے ایک ہی جلد میں مجلد ہیں۔ پہلے حصے میں عظمت قرآن، علوم قرآن، واقعات و عجائبات قرآن، وظائف و اعمال قرآنی اور ادعیہ قرآنیہ کے علاوہ دیگر کئی موضوعات پہ بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں حفاظ قرآن پاک کی عظمت اور ان کے فضائل قرآن وسنت اور علماء امت کی تصریحات سے واضح کیے گئے ہیں۔ تیسرے حصے میں حاملین قرآن یعنی علمائے کرام کا مرتبہ و مقام قرآن و سنت کی روشنی میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ الغرض یہ بے مثال و لاجواب

وباکمال کتاب قرآنی معلومات کیلئے ایک عام قاری سے لے کر ایک عالم تک سب کیلئے بہترین انسائیکلو پیڈیا ہے اور بقول اقبال:

حرف او را ریب نے تبدیل نے
آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

9-بوستان سعدی

حضرت شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ''بوستان سعدی'' کا انتہائی آسان اور شستہ اردو ترجمہ ہے۔ ہر حکایت کے آخر میں سبق بھی دیا گیا ہے تاکہ قاری کو حکایت کا ماحصل سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ صفحات 232، ناشر: مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔

10-گلستان سعدی

حضرت شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''گلستان سعدی'' کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں بھی مذکورہ کتاب جیسا انداز اپنایا گیا ہے۔ صفحات 236، ناشر: مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔

11-کربل کی ہے یاد آئی

واقعہ کربلا پر اب تک لکھی جانے والی تمام کتابوں اور اس موضوع پر علمائے اہل سنت کی تقاریر کا خلاصہ، ماحصل اور نچوڑ (سرورق) اس کتاب کے تین حصے ہیں جن میں اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر تذکرہ، واقعہ کربلا کی روئیداد تاریخی حقائق کے ساتھ، عقائد اہل سنت وغیرہ موضوعات کا بیان ہے۔ حصہ سوم میں ''حدیث قسطنطنیہ'' پر مولانا منیر احمد یوسفی صاحب کا رسالہ خلاصۂ شامل ہے جس میں انہوں نے حدیث مذکور پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس کتاب کا اکثر حصہ سید السادات حضرت مولانا پیر سید یعقوب شاہ صاحب رضوی آف پھالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر سے ماخوذ ہے۔

Scanned with CamScanner

(کیونکہ مصنف زمانہ طالبعلمی میں حضرت شاہ صاحب کی تقریروں سے بہت متاثر تھے گویا یہ کتاب مصنف کی شاہ صاحب قبلہ سے عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے) صفحات 432 ' ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ' لاہور۔

12 - یارانِ مصطفیٰ ﷺ مع وارثانِ خلافتِ راشدہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام' خلفائے راشدین مہدیین کے مفصل حالات و واقعات و کرامات پر مشتمل کتاب لاجواب' جس میں صحابہ کرام کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز خلافت راشدہ کا بھی تفصیلاً بیان ہے۔ صفحات 888 ' ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

13 - مقام سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت سیدنا و مولانا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ پر یہ کتاب مستطاب ہے جس میں آپ کی زندگی پر قرآن و حدیث و تاریخی حقائق کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین بڑے امتحانات' آپ علیہ السلام کے مناظرے' سنگ اسود اور چاہ زم زم کا مفصل بیان ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کے بارے میں تحقیق انیق کی گئی ہے۔ آخر کتاب میں قربانی اور اس کے مسائل و احکام کا بیان ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں ماخذ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ صفحات 208 ' ناشر: اکبر بک سیلرز اردو بازار' لاہور۔

14 - النعمان والرضا

اس کتاب کا عام فہم نام ''دو عظیم رہنما ابوحنیفہ اور رضا'' ہے جس میں امام الفقہ و شرف الفقہاء' سراج الامہ و کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور فقیہ العشق و مجدد الملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و فقہی مقامات اور عشقی وجہی مراتب کا واضح بیان آپ کو پڑھنے کیلئے ملے گا۔ ناشر: پروگیسو

بکس اردو بازار لاہور۔

15 - الباقیات الصالحات' مقالات وخطبات

اس کتاب میں مختلف موضوعات پہ پچیس خطابات و مقالات ہیں۔ خطباء و مقررین کیلئے یہ کتاب گراں بہا خزانہ ہے۔ صفحات 600 ' ناشر: اکبر بک سیلرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔

16 - فضائل ومسائل صیام ورمضان' 17 - فضائل ومسائل حج'

18 - فضائل ومسائل نماز

یہ تینوں کتابیں اپنے اپنے موضوعات کے اعتبار سے جامع کتب ہیں۔ ان میں موضوعات سے متعلقہ ہر قسم کے فضائل' مسائل' احکام اور حکایات و واقعات اور متعلقات موجود ہیں۔ اہل علم وقلم کیلئے یہ ایک بہترین تحفہ ہیں۔ آخر الذکر تو اپنے موضوع پر بڑی ضخیم کتاب ہے۔ ناشر: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز گنج بخش روڈ' لاہور۔

19 - دو تحقیقی مقالے

مسئلہ توحید و شرک کے حوالے سے دو تحقیقی مقالے جسے پڑھ کر مخالفین اہل سنت کے پھیلائے ہوئے بہت سے بے بنیاد شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ صفحات: 64 ' ناشر اول: قاری محمد اصغر نورانی لاہور' ناشر دوم: انوار باہو لائبریری لاہور' ناشر سوم: اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور۔

20 - البرکات

اس کتاب میں مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد و وظائف کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ صفحات 48 ' ناشر: قاضی پبلی کیشنز لاہور۔

21 - ماں تسکین جاں

ماں کی عظمت وشان اور والدین کا مرتبہ و مقام نیز ان کے فرائض وحقوق پہ بڑی

Scanned with CamScanner

ایمان افروز کتاب ہے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں علمی نکات اور خوبصورت اشعار سے اس کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔اس موضوع پہ تقریر کرنے کیلئے اس کتاب میں وافر مواد ہے۔واقعات وحکایت کے ساتھ ساتھ ادبی ذوق کو بھی پورا کیا گیا ہے۔اپنی ماں کے ساتھ دلی محبت کرنے والوں کیلئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔صفحات 130' اکبر بک سیلرز' زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور۔

22-بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو

بخاری شریف کی بارہ سو منتخب احادیث کے حوالے اور سینکڑوں احادیث پہ مستقل تقاریر' بالخصوص عقائد ومعمولات اہل سنت کو بخاری شریف سے ثابت کیا گیا ہے کیونکہ مخالفین اہل سنت بات بات پہ بخاری شریف کا نام لے کر عام سُنّی پہ رعب جماتے ہیں ان کو بتایا گیا ہے کہ

؎ یوں نہ نکلیں آپ برچھا تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

ہمارے بزرگوں نے اتنی کچی بنیادوں پر ان عقائد ومعمولات کو نہیں اپنایا ہوا بلکہ نہایت ٹھوس اور معتبر دلائل پہ ہمارے مسلک کی بنیاد ہے۔یہ مرتب کی زمانۂ طالب علمی کی محنت ہے جو انہوں نے دورۂ حدیث کی کلاس کے دوران حوالہ جات محفوظ کیے اور اب پچیس سال کے بعد اپنے اساتذہ اور دینی مدارس کے طلباء بالخصوص دورۂ حدیث شریف کے طلباء کے اصرار پر بڑی محنت کے بعد منظر عام پہ لائے ہیں' اس محنت کا اندازہ لگانے کے لیے کتاب کا مطالعہ شرطِ اوّلیں ہے۔کتاب کے آغاز میں علامہ محمد شریف الحق رضوی صاحب علیہ الرحمۃ کے دو وقیع مضامین ہیں جو امام بخاری اور ان کی صحیح بخاری کے عنوان سے معنون ہیں۔صفحات تقریباً 370' ناشر: اکبر بک سیلرز

23-فیضانِ مسلم شریف

متذکرہ بالا کتاب کی طرز پہ ہی لکھی گئی ہے اس میں بھی تقریباً بارہ سو احادیث

کے حوالے ہیں اور یہ تمام احادیث مسلم شریف کی ہیں۔لیکن جن احادیث پہ ''بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو'' میں بحث کی گئی ہے ان احادیث کو زیر بحث نہیں لایا گیا اور اگر کوئی ایسی حدیث آ بھی گئی ہے تو اس کا عنوان وتقریر وہ نہیں بلکہ نئے عنوان کے ساتھ نئی تقریر ہے۔کتاب پڑھنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ابتداء میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کا صحیح مسلم اور امام مسلم کے حوالے سے ایک مضمون شاملِ کتاب ہے۔صفحات تین سو سے زائد۔ناشر: اکبر بک سیلرز' لاہور

پیش لفظ

اس سے پہلے بخاری شریف کی منتخب احادیث (بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو) میں قدرے وضاحت سے لکھا جا چکا ہے کہ میں نے یہ سلسلہ کیوں شروع کیا ہے؟ مزید یہ کہ بہت سارے لوگ بڑی کتابوں کو پڑھتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے بھی اس کام کا آغاز کیا ہے۔ انشاء اللہ ان مجموعوں میں انہیں پوری کتاب کا خلاصہ مل جائے گا۔ پھر یہ کہ مخالفین اہل سنت بخاری و مسلم اور صحاح ستہ کی دیگر کتب کے بھاری بھرکم نام لے کر ہمارے سادہ لوح لوگوں پر رعب جماتے ہوئے اکثر کہتے ہیں کہ تمہارے معمولات کا ان کتابوں میں کوئی ذکر نہیں ہے تو میں نے کوشش کی ہے کہ ان احادیث کو سامنے لایا جائے جن سے عقائد و معمولات اہل سنت کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ بخاری شریف کی ایک سو چھیاسٹھ احادیث کو باقاعدہ عنوانات کے تحت لکھا گیا جبکہ گیارہ سو اسی احادیث کے صرف حوالوں پہ اکتفا کیا گیا اور مسلم شریف کی ڈیڑھ سو سے زائد احادیث عنوانات کے تحت لکھا اور گیارہ سو پچانوے احادیث کے حوالے دیئے گئے۔

عقائد کے ساتھ ساتھ اصلاح احوال و اعمال پہ بھی اپنی کم علمی کے باوجود لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ احادیث بخاری کو جمع کرنے میں نزہۃ القاری مکمل اور تفہیم البخاری کی پہلی دو جلدوں سے استفادہ کیا گیا اور صحیح مسلم کی احادیث کو جمع کرنے میں علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم کی پہلی جلد اور علامہ وحید الزمان غیر مقلد کی مختصر

شرح نووی مترجم کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور اکثر مقامات پہ اسی ترجمے سے ہی عقائد اہل سنت کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے کیونکہ انہی کے پیروکار اس دور میں ہمارے خلاف محاذ کھولے ہوئے ہیں اور خود کو عامل بالحدیث اور ہمیں بدعتی گردانتے ہیں۔ احادیث بخاری میں نزہۃ القاری سے پیش لفظ کے بعد دو مضامین لیے گئے ہیں۔ ایک امام بخاری کے حالات پہ مشتمل ہے اور دوسرا ان کی صحیح بخاری کے بارے میں ہے جبکہ مسلم شریف کی احادیث میں امام مسلم اور ان کی صحیح مسلم کا تعارفی مضمون علامہ سعیدی صاحب کی شرح مسلم سے لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ مشکوٰۃ شریف کی احادیث کو بھی اسی انداز میں جمع کیا جائے گا کیونکہ مشکوٰۃ کا درس میں نے ۱۹۸۷ء سے شروع کر رکھا ہے جو ہنوز باب فضائل سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم تک پہنچا ہے اور درس مشکوٰۃ کے دوران بہت سے علمی و روحانی نکات کے نوٹس میرے پاس محفوظ ہیں جن کو یکجا کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ وَمَا تَوْفِيقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ

یاد رہے! اس کتاب میں جہاں صرف حدیث کا نمبر دیا گیا ہے وہاں مسلم شریف مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع کی نمبرنگ مراد ہے۔ اور جہاں مسلم شریف کا صفحہ نمبر لکھا ہے تو اس سے قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی کی مطبوعہ الصحیح لمسلم مع شرحہ الکامل النووی کا صفحہ نمبر مراد ہے اور جہاں کسی اور کتاب کا حوالہ دی گیا ہے وہاں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ بعض جگہ نمبر و صفحہ دونوں لکھے گئے ہیں تو نمبر سے مراد مجموعہ میں شامل مسلم شریف کی حدیث کا نمبر ہے اور صفحہ سے مراد مطبوعہ آرام باغ کا صفحہ ہے اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مجموعہ حاشیہ سے خالی ہے اور مطبوعہ آرام باغ میں حاشیہ کی سہولت موجود ہے اور حوالے کے ساتھ حاشیہ کا کوئی نہ کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔ اس بابرکت اور مفید کام میں جو حضرات میری حوصلہ افزائی فرماتے رہے، ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں، جن میں سے چند نام مندرجہ ذیل ہیں۔

استاذ محترم مفتی عبدالقیوم خان صاحب منہاج القرآن لاہور‘ استاذ محترم مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نقشبندی‘ حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری جامعہ نظامیہ لاہور‘ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ لاہور‘ صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی حزب الاحناف لاہور‘ صاحبزادہ سید مرتضیٰ اشرف رضوی علی بابا بیکرز لاہور‘ پیر طریقت علامہ حافظ عبدالغفور گولڑوی چوہان روڈ لاہور‘ علامہ حافظ غلام عباس فیضی ناظم و مہتمم جامعہ فاروقیہ رضویہ جوہر ٹاؤن لاہور‘ حضرت مولانا سیّد باقر علی شاہ صاحب‘ حضرت مولانا محمد عمران فاروقی صاحب‘ حضرت مولانا محمد یٰسین حاکمی صاحب‘ حضرت مولانا صفدر علی خان صاحب‘ حضرت مولانا محمد اشتیاق صاحب‘ جناب قاری محمد عبدالمنان صاحب (مدرسین جامعہ فاروقیہ رضویہ جوہر ٹاؤن لاہور)‘ برادر اصغر الحاج قاری محمد اصغر علی نورانی پرنسپل جامعہ امیر حمزہ جامع مسجد قبا باغوالی بھائی گیٹ لاہور برادر عزیز علامہ قاری غلام مرتضیٰ نقشبندی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور‘ صاحبزادہ قاری محمد اکرم فیضی‘ محترم قاری محمد اکرم فیضی کالج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور‘ جناب قاری غلام معین الدین سیالوی مسلم ٹاؤن لاہور‘ مبلّغ ختم نبوّت فاتح مرزائیت قاری محمد ریاض احمد فاروقی‘ مبلغ دعوت اسلامی مولانا محمد عبدالرشید عطاری‘ جناب قاری محمد اختر علی سیالوی جامع مسجد شاہ ابوالخیر گڑھی شاہو لاہور‘ جناب پیر حافظ محمد عثمان نوشاہی گڑھی شاہو لاہور‘ جناب حافظ محمد شفیع غوری‘ جناب جاوید اقبال ہاشمی‘ جناب ڈاکٹر ذوالفقار احمد چاولہ (ریونیو سوسائٹی لاہور) جناب سید شبیر حسین شاہ رضوی فیصل آباد‘ جناب حافظ محمد زبیر مجددی سیالکوٹ‘ جناب چودھری احمد حسن صاحب‘ حافظ محبوب الٰہی صاحب‘ قاری غلام رسول صاحب اعوان ٹاؤن لاہور‘ قاری خدا بخش بصری صاحب‘ مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور‘ حافظ محمد عمر فاروق بن قاری محمد سلطان محمود صاحب جلال بلکن گوجرانوالہ‘ مولانا محمد علی صاحب گجرات‘ علامہ قاری ممتاز حسین چشتی صاحب۔

آباد حشر تک رہیں سب مہرباں میرے

حالاتِ زندگی

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

از: علامہ غلام رسول سعیدی

تیسری صدی کے جن محدثین اور علماء راسخین نے علم حدیث کی تنقیح اور توضیح کے لئے متعدد فنون ایجاد کیے اور اس علم کی توسیع اور اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں ان میں امام مسلم بن حجاج القشیری کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

امام مسلم فن حدیث کے اکابر ائمہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابوزرعہ رازی اور ابوحاتم رازی نے ان کی امامت حدیث پر شہادت دی۔ امام ترمذی اور ابوبکر خزیمہ جیسے مشاہیر نے ان سے روایت حدیث کو باعث شرف سمجھا اور ابوقریش نے کہا کہ دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں اور امام مسلم ان میں سے ایک ہیں۔

ولادت اور سلسلۂ نسب

عساکر الملت والدین ابوالحسین امام مسلم بن الحجاج بن مسلم بن درد بن کرشاد القشیری خراسان کے ایک وسیع اور خوبصورت شہر نیشاپور میں بنوقشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ امام مسلم کی ولادت کے سال میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے ان کا سال ولادت ۲۰۲ھ لکھا ہے۔ امام ذہبی نے ۲۰۴ھ بیان کیا ہے اور ابن اثیر نے ۲۰۶ھ کو اختیار کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

تحصیل علمِ حدیث

ابتدائی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اٹھارہ سال کی عمر میں امام مسلم نے علم حدیث کی تعلیم شروع کی، فن حدیث کو انہوں نے انتہائی لگن اور محنت سے حاصل کیا اور بہت جلد نیشا پور کے عظیم محدثین میں ان کا شمار ہونے لگا۔

شخصیت

امام مسلم سرخ وسفید رنگ، بلند قامت اور وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ سر پر عمامہ باندھتے تھے اور شملہ کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ انہوں نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ کپڑوں کی تجارت کر کے اپنی نجی ضروریات پوری کیا کرتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام مسلم کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کے ساتھ درشت کلامی کی۔

اساتذہ اور مشائخ

علم حدیث کی طلب میں امام مسلم نے متعدد شہروں کا سفر اختیار کیا۔ نیشا پور کے اساتذہ سے اکتساب فیض کے بعد وہ حجاز، شام، عراق اور مصر گئے اور ان گنت بار بغداد کا سفر کیا، انہوں نے ان تمام شہروں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر مؤرخین نے ان کے اساتذہ میں یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن یحییٰ ذہلی، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، احمد بن یونس یربوعی، اسماعیل بن ابی اویس، سعید بن منصور، عون بن سلام، داؤد بن عمرو الضبی، ھیثم بن خارجہ شیبان بن فروخ اور امام بخاری کا تذکرہ لکھا ہے۔

تلامذہ

امام مسلم سے بے حساب لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے۔ ان سے روایت کرنے والے تمام حضرات کے اسماء کا شمار تو مشکل ہے چند اسماء یہ ہیں:

ابوالفضل احمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی طالب، ابوعمرو خناف، حسین بن محمد قبانی، ابوعمرو مستملی، حافظ صالح بن محمد بن علی بن حسن، محمد بن عبدالوہاب، علی بن حسین بن جنید، ابن خزیمہ، ابن صاعد، سراج، محمد بن عبد بن حمید، ابوحامد ابن الشرقی، علی بن اسماعیل الصفار، ابومحمد بن ابی حاتم رازی، ابراہیم بن محمد بن سفیان، محمد بن مخلد دوری، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوعوانہ سفرائنی، محمد بن اسحاق فاکہی، ابوحامد اعمشی، ابوحامد بن حسنویہ اور امام ترمذی۔

امام ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں امام مسلم سے صرف ایک روایت ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے: عن یحییٰ بن یحییٰ عن ابی معاویة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة "احصو اهلال شعبان برمضان"

کلمات الثناء

امام مسلم کی خدمات اور ان کے کمالات کو ان کے اساتذہ اور معاصرین نے بے حد سراہا ہے۔ ابوعمرو مستملی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں اسحاق بن منصور احادیث لکھوا رہے تھے اور امام مسلم ان احادیث میں سے انتخاب کر رہے تھے۔ اچانک اسحاق بن منصور نے نگاہ اوپر اٹھائی اور کہا: ہم اس وقت تک کبھی خیر سے محروم نہیں ہوں گے جب تک ہمارے درمیان مسلم بن حجاج موجود ہیں۔ ان کے ایک اور استاذ محمد بن عبدالوہاب فراد نے کہا: مسلم علم کا خزانہ ہے اور میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں پایا۔ ابن اخرم نے کہا: نیشا پور نے تین محدث پیدا کیے، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ابی طالب اور مسلم، ابن عقدہ نے کہا: امام مسلم بالمشافہ سماع کے بغیر روایت نہیں کرتے تھے۔ ابوبکر جارودی نے کہا: مسلم علم کے محافظ تھے۔ مسلم بن قاسم نے کہا کہ وہ جلیل القدر امام تھے۔ بندار نے کہا دنیا میں صرف چار حفاظ ہیں۔ ابوزرعہ، محمد بن اسماعیل، دارمی اور مسلم بن حجاج۔

علمی شکوہ

امام مسلم فن حدیث میں عظیم صلاحیتوں کے مالک تھے۔ حدیث صحیح اور سقیم کی

Scanned with CamScanner

پہچان میں وہ اپنے زمانہ کے اکثر محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض امور میں ان کو امام بخاری پر بھی فضیلت حاصل تھی کیونکہ امام بخاری نے اہل شام کی اکثر روایات ان کی کتابوں سے بطریق مناولہ حاصل کی ہیں۔ خود ان کے مؤلفین سے سماع نہیں کیا۔ اسی لیے ان کے راویوں میں امام بخاری سے بسا اوقات غلطی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ ایک ہی راوی کا کبھی نام ذکر کیا جاتا ہے اور کبھی کنیت' ایسی صورت میں بعض دفعہ امام بخاری ان کو دو راوی خیال کر لیتے ہیں اور امام مسلم نے چونکہ اہل شام سے براہ راست سماع کیا ہے اس لیے وہ اس قسم کا مغالطہ نہیں کھاتے۔

امام بخاری سے تعلق خاطر

جس طرح امام بخاری ایمان کے مرکب ہونے کے مسئلہ میں متشدد تھے اور اس شخص سے روایت نہیں لیتے تھے جو بساطت ایمان کا قائل ہو' اسی طرح امام محمد بن یحییٰ ذہلی قدم قرآن کے مسئلہ میں متشدد تھے اور اس شخص سے سخت بیزار تھے جو الفاظ قرآن کو مخلوق مانتا ہو۔ جب امام بخاری اور امام محمد بن یحییٰ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو ان میں اور امام بخاری میں سخت منافرت پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ ایک دن محمد بن یحییٰ ذہلی نے اپنی مجلس میں اعلان کر دیا کہ جو شخص الفاظ قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہو وہ ہماری مجلس سے چلا جائے۔ یہ سن کر امام مسلم نے اپنا عمامہ سنبھالا اور امام ذہلی کی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور امام ذہلی سے انہوں نے جس قدر احادیث ضبط کی تھیں وہ سب انہیں واپس بھجوا دیں۔

تصانیف

امام مسلم کی عمر کا اکثر حصہ روایت حدیث کے حصول کے لئے مختلف شہروں میں سفر کرتے ہوئے گزرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ درس و تدریس میں بھی بے حد مشغول رہے۔ اس کے باوجود ان سے مندرجہ ذیل تصانیف یادگار ہیں۔

۱۔ الجامع الصحیح ۲۔ المسند الکبیر ۳۔ کتاب الاسماء والکنیٰ ۴۔ کتاب الجامع علی

الباب ۵۔ کتاب العلل ۶۔ کتاب الوحدان ۷۔ کتاب الافراد ۸۔ کتاب سوالات احمد بن حنبل ۹۔ کتاب حدیث عمرو بن شعیب ۱۰۔ کتاب الانتفاع باہب السباع ۱۱۔ کتاب مشائخ مالک ۱۲۔ کتاب مشائخ ثوری ۱۳۔ کتاب مشائخ شعبہ ۱۴۔ کتاب من لیس لہ الا راوواحد ۱۵۔ کتاب المخضرمین ۱۶۔ کتاب اولاد الصحابہ ۱۷۔ کتاب اوہام المحدثین ۱۸۔ کتاب الطبقات ۱۹۔ کتاب افراد الشامیین ۲۰۔ مسند امام مالک ۲۱۔ مسند الصحابہ۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے مسند الصحابہ بڑی تفصیل سے لکھنی شروع کی تھی مگر وہ مکمل نہ ہو سکی اور امام مسلم وفات پا گئے اگر وہ اس کو پورا کر لیتے تو وہ ایک ضخیم تصنیف ہوتی۔

وصال

امام مسلم کے وصال کا سبب بھی نہایت عجیب و غریب بیان کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ایک دن مجلس مذاکرہ میں امام مسلم سے ایک حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ اس وقت آپ اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے۔ گھر آ کر اپنی کتابوں میں اس حدیث کی تلاش شروع کر دی۔ قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا۔ امام مسلم کے استغراق اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی طرف آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا اور غیر ارادی طور پر کھجوروں کا زیادہ کھا لینا ہی ان کی موت کا سبب بن گیا اور اس طرح ۲۴ رجب ۲۶۱ھ اتوار کے دن شام کے وقت علم حدیث کا یہ درخشندہ آفتاب غروب ہو گیا اور اگلے روز پیر کے دن خراسان کے اس عظیم محدث کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

حسن عاقبت

امام مسلم سادہ دل درویش تھے اور علم و عمل کی بہترین خوبیوں کے جامع تھے۔ اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمایا۔ ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں' میں نے امام مسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لیے مباح کر دیا ہے اور میں اس میں جہاں چاہتا ہوں' رہتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

امام مسلم کی صحیح مسلم

صحیح مسلم کتب صحاح ستہ میں صحیح بخاری کے بعد شمار کی جاتی ہے۔ امام مسلم بن حجاج نے اس کی احادیث کو انتہائی محنت اور کاوش سے ترتیب دیا ہے۔ حسن ترتیب اور تدوین کی عمدگی کے لحاظ سے یہ صحیح بخاری پر بھی فوقیت رکھتی ہے اور زمانہ تصنیف سے لے کر آج تک اس کو قبولیت عامہ کا شرف حاصل رہا ہے۔

متقدمین میں سے بعض مغاربہ اور محققین نے صحیح مسلم کو بے حد پسند کیا ہے اور اس کو صحیح بخاری پر بھی ترجیح دی ہے۔ چنانچہ ابو علی حاکم نیشاپوری اور حافظ ابو بکر اسماعیلی صاحب مدخل کا یہی قول ہے اور امام عبدالرحمان نسائی نے کہا کہ امام مسلم کی صحیح' امام بخاری کی صحیح سے عمدہ ہے اور مسلم بن قاسم قرطبی معاصر دار قطنی نے کہا کہ امام مسلم کی صحیح کی مثل کوئی شخص نہیں پیش کر سکتا۔ ابن حزم بھی صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے تھے اور خود امام مسلم نے اپنی کتاب کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر محدثین دو سو سال بھی احادیث لکھتے رہیں پھر بھی ان کا مدار اسی کتاب پر ہوگا۔ اور اب تو دو سو برس چھوڑ کر گیارہ سو برس ہونے کو آئے لیکن اس مرد خدا کے قول کی صداقت میں کوئی فرق نہیں آیا اور شاہ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ ابو علی زعفرانی کو کسی شخص نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری بخشش کس سبب سے ہوئی تو انہوں نے صحیح مسلم کے چند اجزا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ان اجزاء کے سبب اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اس خواب سے معلوم ہوا کہ صحیح مسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرف قبولیت

Scanned with CamScanner

حاصل کر چکی ہے۔

سبب تالیف اور مدّت

امام مسلم نے اپنی صحیح کی تالیف کا سبب خود بیان فرمایا ہے' وہ لکھتے ہیں کہ مجھ سے میرے بعض تلامذہ نے درخواست کی کہ میں احادیث صحیحہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کروں جس میں بلاتکرار احادیث کو جمع کیا جائے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر میں نے اپنی صحیح کی تالیف کی۔ امام مسلم نے تین لاکھ احادیث میں سے اپنی جامع صحیح کا انتخاب فرمایا اور جن مشائخ کی احادیث کو انہوں نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ ان سب سے انہوں نے بالمشافہ اور براہ راست سماع کیا ہے اور اس تصنیف میں انہوں نے صرف اپنی ذاتی تحقیق پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید احتیاط کے پیش نظر اس مجموعہ میں صرف ان احادیث کو لائے ہیں جن کی صحت پر اس وقت کے اکابرین کا اتفاق تھا اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ تحقیق مزید کیلئے کتاب کی تکمیل کے بعد اسے حافظ عصر ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کیا جو اس زمانہ میں علل حدیث اور جرح و تعدیل کے فن میں امام گردانے جاتے تھے اور جس روایت کے بارے میں انہوں نے کسی علت کی نشاندہی کی امام مسلم نے اس کو کتاب سے خارج کر دیا' اس طرح پندرہ سال کی لگاتار جدوجہد اور شدید مشقت کے بعد صحیح مسلم کی صورت میں یہ مجموعہ احادیث تیار ہو گیا۔

وجہ تسمیہ

حاجی خلیفہ اور دیگر مؤرخین نے صحیح مسلم کا نام الجامع الصحیح بیان کیا ہے مگر اس نام پر بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ جامع حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں تفسیر بھی ہو اور صحیح مسلم میں تفسیر سے متعلق احادیث بہت کم ہیں' اس کا جواب یہ ہے کہ جامع کے تحقق کے لئے کتاب میں نفس تفسیر کا لانا شرط ہے قلت یا کثرت ملحوظ نہیں ہے۔ چنانچہ متقدمین میں سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کی جو تصانیف

جامع کے نام سے مشہور ہیں ان میں بھی تفسیر بہت کم ہے۔

صحیح مسلم میں تفسیر اس قدر کم لانے کا سبب یہ ہے کہ تفسیر سے متعلق اکثر روایات امام مسلم کتاب کے شروع میں لے آئے ہیں اور چونکہ اس کتاب میں انہوں نے حتی الامکان تکرار سے گریز کیا ہے' اس لیے کتاب التفسیر میں ان روایات کو دوبارہ نہیں لائے۔

اسلوب

امام مسلم نے اپنی صحیح کی تالیف اور ترتیب میں انتہائی حزم واحتیاط اور کامل ورع اور تقویٰ سے کام لیا ہے۔ امام ابن شہاب زہری' امام مالک اور امام بخاری حدثنا اور اخبرنا کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ابن جریج' اوزاعی' امام شافعی' امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن یحییٰ' عبداللہ بن مبارک اور دیگر تمام محدثین حدثنا اور اخبرنا میں فرق کرتے ہیں۔ حدثنا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب استاذ حدیث کی قرات کرے اور شاگرد سن رہے ہوں اور اخبرنا کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جب شاگرد پڑھے اور استاد سن رہا ہو چونکہ اکثر محدثین اخبرنا اور حدثنا میں ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ جائز نہیں رکھتے۔ اس لیے احتیاط کے پیش نظر امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہی طریقہ اختیار کیا ہے اور حدثنا اور اخبرنا کے فرق کو قائم رکھا ہے۔

امام مسلم نے سند حدیث میں راویوں کے اسماء کے ضبط کا بھی بڑا خیال رکھا ہے جس راوی کا اصل سند میں صرف نام ذکر کیا گیا ہو اور نسب کا ذکر نہ ہو جس کے سبب ابہام پیدا ہو تو وہ اس کی وضاحت کرتے ہیں مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ استاذ کے بیان کیے ہوئے الفاظ میں خلل نہ آئے۔ مثلاً انہوں نے ایک سند ذکر کی۔ حدثنا سلیمان یعنی ابن بلال عن یحییٰ وھو ابن سعید' اس مقام پر استاذ نے سلیمان بن بلال کا نام صرف سلیمان اور یحییٰ بن سعید کا نام صرف یحییٰ ذکر کیا تھا اور ان کے نسب کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ امام مسلم چاہتے تو اس کو سلیمان بن بلال اور یحییٰ بن سعید کے نام سے ذکر کر سکتے تھے

Scanned with CamScanner

لیکن اس صورت میں یہ وہم ہوتا کہ شاید استاذ نے اپنی سند میں ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اس لیے احتیاطً امام مسلم نے ایک نام کے ساتھ یعنی ابن بلال اور دوسرے نام کے ساتھ وھوابن سعید لکھا۔

اسی طرح راوی کے اسم' صفت' کنیت یا نسب میں اختلاف ہو تو امام مسلم اس کا بھی بیان کر دیتے ہیں۔ نیز جس اسناد میں کوئی علت خفیہ ہو اس کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ سند میں اگر اتصال یا ارسال اور متن میں زیادتی یا کمی کا اختلاف ہو تو اس کو واضح کر دیتے ہیں الفاظ حدیث کے اختلاف کو واللفظ لفلان کے ساتھ اسی جگہ بیان کر دیتے ہیں۔ صحیح مسلم ان خوبیوں میں منفرد ہے۔ امام بخاری کی صحیح میں یہ خوبیاں نہیں ہیں۔

ایک متن حدیث جب اسانید متعددہ سے مروی ہو تو امام مسلم ان تمام اسانید کو ان کی احادیث کے ساتھ ایک جگہ ذکر کر دیتے ہیں وہ نہ ان احادیث کو متعدد ابواب میں متفرق کرتے ہیں نہ ایک حدیث کی مختلف ابواب میں تقطیع کرتے ہیں۔ حدیث کو اس کے اصل الفاظ کے ساتھ وارد کرتے ہیں نہ روایت بالمعنی کرتے ہیں اور نہ حدیث کا اختصار کرتے ہیں نیز باب کے تحت صرف احادیث لاتے ہیں۔ آثار صحابہ اور اقوال تابعین کے ساتھ احادیث کو مخلط نہیں کرتے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں احادیث کو ترتیب وار ابواب کے لحاظ سے وارد کیا ہے لیکن تراجم اور عنوانات مقرر نہیں کیے۔ امام نووی فرماتے ہیں اس کا سبب یا تو اختصار تھا یا کوئی اور امر جس کو امام مسلم ہی بہتر طور پر جانتے تھے۔ بہر حال بعد کے لوگوں نے ان ابواب کے تراجم مقرر کر دیے ہیں جن کو صحیح مسلم کے حواشی میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ ان تراجم میں بعض بہت عمدہ ہیں اور بعض میں رکاکت اور تقصیر ہے۔

شرائط

امام مسلم نے اپنی جامع صحیح میں احادیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ

حدیث کو نقل کرنے والے تمام راوی مسلم' عادل' ثقہ' متصل غیر شاذ اور غیر معلل ہوں۔ ثقہ کا معیار امام مسلم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ راوی طبقہ اولیٰ اور ثانیہ سے ہوں یعنی کامل الضبط والاتقان اور کثیر الملازمت مع الشیخ ہوں۔ یہ طبقہ اولیٰ ہے یا کامل الضبط اور قلیل الملازمت ہوں۔ یہ طبقہ ثانیہ ہے یا طبقہ ثالثہ یعنی ناقص الضبط اور کثیر الملازمت تو ان کی روایات سے امام مسلم انتخاب کرتے ہیں اور استیعاب فقط پہلے دو طبقوں سے کرتے ہیں اور اتصال کا معیار ان کے نزدیک یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت کا ثبوت ہو۔

امام مسلم نے رواۃ حدیث کے تین طبقات مقرر کیے ہیں۔ اول وہ ضبط اور اتقان میں اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ ثانی متوسطین اور ثالث متروکین جو متہم بالکذب ہوں اور امام مسلم نے اس کتاب میں حدیث لانے کی شرط یہ قائم کی ہے کہ وہ راوی پہلے دو طبقوں میں سے ہوں اور ان دونوں میں پہلے طبقہ کی روایات مقدم ہوں گی اور تیسرے طبقہ کے بارے میں انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ وہ اس طبقہ کی احادیث کی تخریج نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود صحیح مسلم میں تیسرے طبقہ کی روایات بھی موجود ہیں۔ اس کی توجیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ امام مسلم نے اس طبقہ کی روایات اصالۃً وارد نہیں کیں بلکہ ان کو بالتبع تائید کے مرتبہ میں لائے ہیں یا اس طبقہ کی روایات کو اس وقت لائے ہیں جب وہ کسی زائد خوبی مثلاً علو اسناد پر مشتمل تھیں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس ضعف کی وجہ سے ان راویوں کو طبقہ ثالثہ میں شمار کیا گیا ہے ان میں وہ ضعف مثلاً نسیان یا اختلال وغیرہ صحیح مسلم میں ان کی احادیث کے اندراج کے بعد لاحق ہوا ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں احادیث وارد کرنے کے لئے ایک شرط یہ بھی عائد کی ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو چکا ہو کیونکہ جب ان سے حدیث ابو ہریرہ فاذا قرأ فانصتوا کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ نے اس کو اپنی صحیح میں درج کیوں

Scanned with CamScanner

نہیں کیا تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے ہر اس حدیث کو کتاب میں درج نہیں کیا جو صرف میرے نزدیک صحیح تھی بلکہ اس حدیث کو درج کیا ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو چکا ہو۔

امام مسلم کی اس شرط پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحیح مسلم میں بہت سی ایسی احادیث ہیں جن کی صحت پر سب کا اتفاق نہیں ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں اس کا یہ جواب دیا ہے کہ جن احادیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے ان کے خیال میں ان کی صحت پر سب کا اتفاق ہو چکا تھا۔ خواہ فی الواقع ایسا نہ ہوا ہو اور حافظ ابن صلاح نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ جو احادیث مجمع علیہ نہیں ہیں۔ ممکن ہے ان کو وارد کرتے وقت امام مسلم کو یہ شرط یاد نہ رہی ہو اور علامہ سیوطی نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس اجماع سے اجماع اضافی مراد ہے یعنی امام احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، عثمان بن ابی شیبہ اور سعید بن منصور کا اجماع اور امام مسلم کی لائی ہوئی احادیث اس قسم کے اجماع سے بہر حال خالی نہیں ہیں۔

امام بخاری اور علی بن مدینی اتصال کے لئے صرف راوی اور مروی عنہ کی معاصرت کو کافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان میں باہم ملاقات کی بھی شرط لگاتے تھے اس لیے امام مسلم نے مقدمہ صحیح میں ان لوگوں پر انتہائی شدید اور تند و تیز رد کیا ہے جس کا ذکر امام مسلم کے ذکر کردہ مقدمہ میں موجود ہے۔

تعلیقات

امام بخاری کی طرح امام مسلم نے اپنی صحیح میں تعلیقات کی کثرت نہیں کی۔ حافظ ابن اصلاح نے صحیح مسلم کے صرف چودہ مقامات گنوائے ہیں جہاں امام مسلم نے سند معلق کے ساتھ احادیث وارد کی ہیں، تفصیل یہ ہے۔

۱- حدیث ابی جہم باب تیمم
۲- حدیث ابی العلاء باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳- حدیث یحیٰ بن عسان باب سکوت بین التکبیر والقراۃ
۴- حدیث عائشہ کتاب الجنائز
۵- حدیث عائشہ باب الجوائح
۶- حدیث جعفر بن ربیعہ باب الجوائح
۷- حدیث کعب بن مالک فی تقاضی بن حدرد
۸- حدیث معمر باب احتکار الطعام
۹- حدیث ابی اسامہ باب فقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰- حدیث ابن عمر آخر باب الفضائل
۱۱- حدیث ابی سعید خدری آخر کتاب القدر
۱۲- حدیث براء بن عازب فی الصلوٰۃ الوسطیٰ
۱۳- حدیث ابو ہریرہ باب الرجم
۱۴- حدیث عوف بن مالک کتاب الامارۃ

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں: یہ چودہ احادیث اگرچہ سند منقطع سے وارد ہیں لیکن یہ احادیث دوسرے طرق سے جہات صحیحہ سے سند موصول کے ساتھ بھی مروی ہیں اس لیے یہ روایات بھی حکماً صحیح ہیں۔

عدد مرویات

صحیح مسلم کی کل احادیث کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ ابوالفضل احمد بن سلمہ نے بیان کیا ہے کہ صحیح مسلم کی کل احادیث بارہ ہزار ہیں اور ابو حفص نے بیان کیا ہے کہ آٹھ ہزار ہیں۔ الجزائری نے اسی کی توثیق کی ہے اور حذف مکررات کے بعد صحیح مسلم میں بالاتفاق چار ہزار احادیث ہیں۔

حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ حافظ ابو قریش بیان کرتے ہیں: ہم شیخ ابو زرعہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام مسلم آئے اور سلام کر کے مجلس میں بیٹھ گئے۔ پھر

Scanned with CamScanner

اپنی صحیح کو پیش کر کے کہا یہ چار ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ ہے۔ شیخ ابو زرعہ نے سن کر کہا باقی احادیث کس کے لئے چھوڑ دیں۔ حافظ ابن صلاح لکھتے ہیں کہ چار ہزار احادیث سے امام مسلم کی مراد وہ احادیث تھیں جو غیر مکرر ہیں۔

مستخرجات

اصطلاح حدیث میں مستخرج حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی کتاب کی احادیث کو دیگر اسانید کے ساتھ اس کے مصنف کی شرائط پر جمع کیا جائے۔

صحیح مسلم کی احادیث کی تخریج میں بہت سی کتب تصنیف کی گئی ہیں چند ازاں یہ ہیں:

(۱) المسند الصحیح علی مسلم

یہ حافظ ابوبکر محمد بن محمد النیشاپوری الاسفرائنی المتوفی ۲۸۶ھ کی تصنیف ہے۔ حافظ اسفرائنی اکثر شیوخ میں امام مسلم کے شریک ہیں۔

(۲) التخریج علی صحیح مسلم

یہ ابو جعفر احمد بن حمدان علی النیشاپوری المتوفی ۳۱۱ھ کی تالیف ہے۔

(۳) مختصر المسند الصحیح علی مسلم

یہ حافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائنی المتوفی ۳۱۶ھ کی تصنیف ہے۔ انہوں نے یونس بن عبد الاعلی اور دوسرے شیوخ مسلم سے روایت کی ہے۔

(۴) التخریج علی مسلم

یہ ابو نصر محمد بن محمد الطوسی الشافعی المتوفی ۳۴۴ھ کی تالیف ہے۔

(۵) التخریج علی مسلم

یہ ابو حامد احمد بن محمد الشاذلی الشافعی الہروی المتوفی ۳۵۵ھ کی تالیف ہے۔

(۶) المسند الصحیح علی مسلم

یہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی النیشاپوری المتوفی ۳۸۸ھ کی تالیف ہے۔

(۷) المسند المستخرج علی مسلم

یہ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ کی تالیف ہے۔

(۸) المخرج علی صحیح مسلم

یہ ابو الولید حسان بن محمد القرشی المتوفی ۳۴۹ھ کی تصنیف ہے۔

Scanned with CamScanner

شروحاتِ صحیح مسلم

صحیح مسلم پر متعدد حواشی لکھے گئے اور بہت سی شروحات تصنیف کی گئی ہیں اور تقریباً ہر زمانہ میں علماء راسخین اور جلیل القدر محدثین صحیح مسلم کی احادیث کے اسرار و رموز اور حقائق و دقائق بیان کرتے رہے ہیں۔ سطور ذیل میں چند شروح کے اسماء ذکر کیے جاتے ہیں۔

(۱) المفہم فی شرح غریب مسلم

یہ امام عبدالفاخر بن اسماعیل الفارسی التوفی ۵۲۹ھ کی تالیف ہے۔

(۲) شرح مسلم

یہ امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد اصفہانی متوفی ۵۳۵ھ کی تالیف ہے۔

(۳) المعلم بفوائد کتاب مسلم

یہ ابوعبداللہ محمد بن علی المازری التوفی ۵۳۶ھ کی تالیف ہے۔

(۴) الاکمال فی شرح مسلم

یہ قاضی عیاض بن موسیٰ المالکی التوفی ۵۴۴ھ کی تالیف ہے۔

(۵) شرح مسلم

یہ عمادالدین عبدالرحمان بن عبدالعلی المصری التوفی ۶۲۴ھ کی تصنیف ہے۔

(۶) المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم

یہ شرح ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبی التوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے۔ اس شرح میں الفاظ غریبہ کے معانی، اعاریب اور احادیث سے مستنبط دیگر نکات کو بیان کیا گیا ہے۔

(۷) المنہاج فی شرح مسلم بن الحجاج

یہ شرح حافظ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی الشافعی التوفی ۶۷۶ھ کی تالیف ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اگر مجھے لوگوں کی پست ہمتی اور قلت رغبت کا خیال نہ ہوتا تو میں سو جلدوں میں اس کی شرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شرح کو بے حد مقبولیت عطا فرمائی، عام طور پر برصغیر کے علماء کے پاس یہی شرح ہے جسے صحیح مسلم کے ساتھ چھاپ دیا گیا ہے۔ حافظ شمس الدین القونوی التوفی ۷۸۸ھ نے اس شرح کا اختصار بھی کیا ہے۔

(۸) شرح مسلم

یہ شرح ابوالفرج عیسیٰ بن مسعود الزوادی التوفی ۷۴۴ھ کی تالیف ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل یہ ایک ضخیم شرح ہے۔

(۹) شرح زوائد مسلم علی البخاری

یہ شرح سراج الدین عمر بن علی التوفی ۸۰۴ھ کی تالیف ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۱۰) اکمال اکمال المعلم

یہ شرح امام عبداللہ محمد بن خلیفہ المالکی التوفی ۸۲۷ھ کی تالیف ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم شرح ہے۔

(۱۱) شرح مسلم

یہ شرح شیخ تقی الدین ابوبکر بن محمد الدمشقی التوفی ۸۲۹ھ کی تالیف ہے۔

Scanned with CamScanner

(۱۲) الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج

یہ حافظ جلال الدین عبد الرحمان بن ابی بکر السیوطی التوفی ۹۱۱ھ کی تالیف ہے۔

(۱۳) شرح مسلم

یہ شرح قاضی زین الدین زکریا بن محمد الانصاری التوفی ۹۲۶ھ کی تالیف ہے۔

(۱۴) منہاج الابتہاج بشرح مسلم بن الحجاج

یہ شرح شیخ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی التوفی ۹۲۳ھ کی تالیف ہے۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تقریباً نصف کتاب کی شرح ہے۔

(۱۵) شرح مسلم

یہ شرح ملا علی قاری التوفی ۱۰۱۴ھ کی تالیف ہے۔ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۱۶) فتح الملہم

شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۷۹ھ کی تالیف ہے۔ تین جلدوں میں اخیر کتاب النکاح تک لکھی ہے۔ جسٹس محمد تقی عثمانی نے کتاب الرضاع سے اخیر کتاب تک چار جلدوں میں اس کا تکملہ لکھا ہے۔

(۱۷) شرح صحیح مسلم

یہ شرح (علامہ غلام رسول سعیدی) اس میں پہلے احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے پھر ان احادیث کی اردو میں شرح کی ہے۔ ۱۴۰۰ھ میں اس شرح کو شروع کیا گیا اور ۱۴۱۴ھ میں اس کا اختتام ہوا' درمیان میں چھ سال بیماری کی وجہ سے سلسلہ تصنیف منقطع رہا۔

مختصرات صحیح مسلم اور ان کی شروح

صحیح مسلم کا خلاصہ کر کے مختصرات کی بھی تالیف کی گئی ہے اور بعض لوگوں نے ان کی شروح بھی لکھی ہیں۔

(۱) مختصر صحیح مسلم

یہ شرح ابو الفضل محمد بن عبداللہ المرسی التوفی ۶۵۵ھ کی تالیف ہے۔

(۲) مختصر صحیح مسلم

حافظ زکی الدین عبد العظیم التوفی ۶۵۶ھ کی تالیف ہے۔

(۳) شرح مختصر صحیح مسلم

یہ عثمان بن عبد الملک الکروی المصری التوفی ۷۳۷ھ کی تالیف ہے۔

(۴) شرح مختصر صحیح مسلم

یہ محمد بن احمد الاسنوی التوفی ۷۶۳ھ کی تالیف ہے۔

شروح، مختصرات اور مستخرجات کے علاوہ مسلم کے اسماء رجال پر بھی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں ابو بکر احمد بن علی الاصفہانی التوفی ۲۷۹ھ کی تالیف مشہور ہے۔

(نوٹ: اس پورے مضمون کے حوالہ جات بغرض اختصار نہیں لکھے گئے۔ قارئین کرام ضرورت محسوس کریں تو شرح صحیح مسلم' علامہ غلام رسول سعیدی' جلد نمبر ۱ کے ابتدائی حصہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں)

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے کا وبال

حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو دوران خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ (حدیث نمبر۱)

میری طرف جھوٹ کی نسبت نہ کرو کیونکہ جو میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بہت زیادہ احادیث اس لیے بیان نہیں کرتا کہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے:

من تعمد علی کذبا فلیتبوأ مقعدہ من النار (۲)

جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی بات کی نسبت میری طرف کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

یاد رہے! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس لحاظ سے بھی ہماری طرح نہیں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا بھی ایسا ہی ہو جیسا کہ ہماری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اور یہ فرق آپ نے خود بیان فرمایا: چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب کوفہ کے حاکم تھے تو ان سے علی بن ابی ربیعہ نے مسجد میں یہ بات سنی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ان کذبا علی لیس ککذب علی احد (۴)

میرے اوپر جھوٹ باندھنا کسی دوسرے پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے (کیونکہ کسی دوسرے پہ جھوٹ باندھنے کا یہ گناہ نہیں کہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہو جائے جبکہ حضور علیہ السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے کی سزا یہی ہے کہ اس شخص نے اپنا

ٹھکانہ دوزخ کو بنالیا) مطلب یہ کہ ایسے شخص نے اپنے آپ کو دوزخ میں جانے کے قابل بنالیا۔ اب خدا ہی ہے جو اس کو (اگر اس میں ایمان ہے تو بالآخر) دوزخ سے بچائے۔ بعض نے یہ بھی فرمایا کہ یہ جھوٹی حدیث گھڑنے والے کے خلاف حضور علیہ السلام کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوزخ میں داخل فرمائے۔ بہرحال اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام پر جھوٹ باندھنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور اس کا مرتکب اگر توبہ نہیں کرتا تو ضرور دوزخ میں جائے گا۔ پھر اگر توبہ نہ کی مگر ایماندار رہا تو دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا بلکہ ایمان کی وجہ سے آخر کار دوزخ سے نکل آئے گا۔ یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ مومن اگرچہ جتنا ہی گنہگار ہو آخر کار ایمان کی برکت سے اس کو جہنم سے چھٹکارا مل ہی جائے گا۔ یہی مطلب ہے اس حدیث کا **من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة** ۔جس نے لا الہٰ الا اللہ پڑھ لیا (یعنی ایمان قبول کرلیا وہ کتنا ہی بے عمل ہوگا آخر کار) جنت میں داخل ہوگا۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جس حدیث کے بارے میں جھوٹ ہونے کا گمان ہو اس کو نہ لکھا جائے نہ بیان کیا جائے۔ الا یہ کہ ساتھ یہ بھی لکھ دیا جائے کہ یہ حدیث موضوع ہے یا منکر ہے یا ضعیف کیونکہ محدثین نے ہر طرح کی احادیث بیان فرمائی ہیں لیکن انہوں نے ساتھ صراحت کر دی اور اگر بیان کرنے والا اپنے خیال کے مطابق صحیح سمجھ کر بیان کر رہا ہے۔ اگرچہ وہ حدیث صحیح نہیں تو بھی اس پر گناہ نہیں ہے جس طرح کہ حاکم اور ابن ماجہ نے بعض احادیث کو صحیح خیال کر کے روایت فرمایا ہے، فضائل میں اگرچہ ضعیف حدیث معتبر ہے لیکن حدیث گھڑ لینا ہرگز جائز نہیں ہے جیسا کہ کرامیہ کہتے ہیں کہ فضائل و اخلاق میں حدیث گھڑ لینے کی بھی اجازت ہے، نہیں بلکہ یہ ان کی جہالت ہے۔

صحیح مسلم کے مقدمہ کے آخر میں جو حدیث بیان فرمائی گئی۔ **من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین**۔ جو شخص میری طرف سے حدیث

بیان کرے اور اس کا خیال ہو کہ یہ جھوٹ ہے (پھر بھی بیان کرتا ہے) تو خود کئی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اس حدیث کو چالیس، ساٹھ، ستاسی، باسٹھ یا دوسو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے روایت کیا ہے جن میں سب کے سب عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ اس کے سوا کوئی حدیث ایسی نہیں جس کو تمام عشرہ مبشرہ نے روایت فرمایا ہو۔ بعض نے اس حدیث کو متواتر بھی کہا، یہ حدیث بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔
(مختصر شرح نووی)

چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

حضرت ربعی جو مندرجہ بالا حدیث کے راوی ہیں، مشہور تابعی ہیں، ان کے والد کا نام حراش بن جحش عبسی کوفی ہے اور کنیت ابومریم ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں یہ حراش بھائی ہیں، مسعود کے اور مسعود وہ ہیں۔ تکلم بعد الموت، جس نے مرنے کے بعد کلام کیا اور ربعی اور ربیع کے بارے میں امام نووی نے لکھا کہ

ربعی تابعی کبیر جلیل لم یکذب قط و حلف انه لا یضحك حتی یعلم این مصیره فما ضحك الابعد موته

یہ بڑے بلند پایہ تابعی ہیں اور انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، انہوں نے قسم اٹھائی کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک کہ جان نہ لوں کہ میرا ٹھکانہ کہاں ہے۔ چنانچہ وفات کے بعد (اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ کر انہوں نے) ہنسنا شروع کر دیا۔ (امام نووی مزید لکھتے ہیں)

وکذا حلف اخوه ربیع ان لا یضحك حتی یعلم افی الجنة هو او فی النار قال غاسله فلم یزل متبسما علی سریره و نحن نغسله حتی فرغنا (حاشیہ صحیح مسلم ج۱ ص۷)

اور اس طرح ربعی کے بھائی ربیع نے حلف اٹھایا کہ میں اس وقت تک ہنسوں گا نہیں جب تک کہ یہ جان نہ لوں کہ میں دوزخی ہوں یا جنتی اور جب ان کا وصال ہوا تو

ان کو غسل دینے والے نے بیان کیا کہ ہم غسل دیتے رہے اور وہ سریر (پھٹے) پہ لیٹے لیٹے ہنستے رہے اور اس وقت تک ہنستے رہے جب تک کہ ہم غسل دینے سے فارغ نہ ہو گئے۔ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا:

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

میں تجھے مرد مومن کی نشانی بتاتا ہوں کہ جب اس کو موت آتی ہے تو اس کے لبوں پہ مسکراہٹ ہوتی ہے۔

✸ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (حدیث۵)
بندے کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو (بلاتحقیق آگے) بیان کرنا شروع کر دے۔

ابن وہب فرماتے ہیں، ایسا شخص جھوٹ سے نہیں بچ سکتا۔ ولا یکون اماما ابدا اور نہ ہی کبھی لوگوں کا امام و پیشوا ہو سکتا ہے بلکہ خود اپنی ہی نظر میں ذلیل ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کو جھوٹا سمجھتے ہیں (بلکہ اس کی سچی باتوں سے بھی اعتبار اٹھ جاتا ہے)۔

✸ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرنی چاہئے۔ (کلموا الناس علی قدر عقولهم) ورنہ فتنہ کا اندیشہ ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَآ اَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً (حدیث۱۴)

جب تو لوگوں سے ایسی احادیث بیان کرو گے جو ان کی سمجھ سے وراء ہیں تو بعض لوگ فتنے میں مبتلا (ہو کر گمراہ) ہو جائیں گے۔

سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُحَدِّثُوْنَكُمْ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا

Scanned with CamScanner

اٰبَاءُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ (۱۵)

میری امت کے آخری لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہوں گے جو ایسی احادیث بیان کریں گے جن کو نہ کبھی تم نے سنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے اپنے آپ کو ان سے بچانا۔

ایک حدیث میں ایسے لوگوں کو دجال اور کذاب فرمایا گیا۔ (۱۶)

حدیث بیان کر کے ایسے غائب ہوں گے کہ سننے والا سوچ میں پڑ جائے گا کہ اس کی شکل تو مجھے معلوم ہے مگر نام نہیں جانتا۔ (۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم اس وقت احادیث بیان کیا کرتے تھے، جب لوگ حضور علیہ السلام پہ جھوٹ نہیں باندھا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ اچھی بری راہ پر چلنے لگے (یعنی ہر طرح کی حدیث بلا تحقیق بیان کرنے لگے) تو **ترکنا الحدیث عنه** ہم نے حضور علیہ السلام کی طرف نسبت کر کے حدیث کو بیان کرنا چھوڑ دیا (۱۹) بلکہ کوئی حدیث بیان کر رہا ہوتا تو توجہ سے سنتے بھی نہ تھے الا یہ کہ ان کی جانی پہچانی حدیث ہوتی۔ (۲۱)

✱ جن سمندر سے نکل کر قرآن پڑھیں گے جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سمندر میں قید کر دیا تھا۔

اِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِيْنَ مَسْجُوْنَةً اَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْاٰنًا (۱۸)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے فیصلے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی کتاب میں اضافہ کر دیا گیا۔ وَاللّٰهِ مَا قَضٰى بِهٰذَا عَلِيٌّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ضَلَّ کا یہی معنی مناسب ہے۔ نہ یہ کہ حضرت علی غلط فیصلے کرتے تھے۔ اگلی روایات بھی اس کی تائید کر رہی ہیں، ان میں سے پہلی روایت طاؤس سے ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت علی المرتضیٰ کے

فیصلوں کی کتاب آئی تو انہوں نے سب کو مٹا دیا مگر ایک ہاتھ کے برابر (فیصلوں کو رہنے دیا) تو کیا حضرت علی المرتضیٰ جو صحابہ کرام میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے تھے (اقضانا علی) انہوں نے اس قدر نعوذ باللہ غلط فیصلے کیے اور اس بات کی تصریح خود مسلم شریف میں ہے۔ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی المرتضیٰ کے بعد (ان کے فیصلوں کے بارے میں) نئی باتوں کو نکالا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ کے ایک ساتھی نے فرمایا: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَيَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا۔ خدا ان کو مارے انہوں نے علم کو کیا بگاڑا ہے۔ (۲۴)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مغیرہ اس روایت کو قبول نہ فرماتے جو حضرت علی المرتضیٰ سے کی جاتی جب تک کہ حضرت ابن مسعود کا کوئی ساتھی اس روایت کی تصدیق نہ کرتا۔ (۲۵) تو معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا روایت کا یہ معنی کرنا کہ حضرت علی المرتضیٰ کے فیصلوں میں غلطی تھی۔ بذات خود معنی کرنے والے کی اپنی غلطی ہے جیسا کہ وحید الزمان صاحب نے سمجھا۔ (دیکھئے ترجمہ صحیح مسلم مع شرح نووی ص ۳۲، حاشیہ ف ۱۶)

✱ بے دینوں سے دین سیکھنا، حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں:

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ (۲۶)

بے شک یہ علم دین ہے پس اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ کس سے دین حاصل کر رہے ہو یعنی جو خود بے دین ہے وہ تمہیں کیا دین سکھائے گا لہٰذا سچے صحیح العقیدہ دیندار سے ہی علم دین حاصل کیا جائے۔

انہی سے ہے کہ پہلے زمانے میں کوئی حدیث بیان کرتا تو اس سے سند نہ پوچھی جاتی پھر جب (بے دینی کا) فتنہ پھیلا تو پوچھا جاتا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ۔ ہمارے سامنے اس حدیث کے رجال کا نام لو (سند بیان کرو) اگر تو وہ اہل سنت ہوں گے تو حدیث مقبول ہے ورنہ نہیں۔ (۲۷)

ابوالزناد کہتے ہیں: اس سلسلہ میں اس قدر احتیاط سے کام لیا جاتا کہ مدینہ شریف

Scanned with CamScanner

میں سو افراد کو میں نے ایسا پایا جو نیک سیرت اور پاکباز تھے مگر انہیں حدیث کی روایت کا اہل نہ سمجھا جاتا تھا۔(۳۰)

✱ اَلْاِسْنَادُ مِنَ الدِّیْنِ وَلَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ (۳۲)

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: حدیث کی سند دین سے ہے۔
اگر سند نہ ہوتی تو ہر شخص جو چاہتا کہہ دیتا (اور اپنی بات چلا کر دین میں
من مانی کرتا پھرتا)

اسی روایت میں ابن مبارک کا قول ہے کہ جو سلف کو گالی دے اس کی روایت ترک کر دو اور آپ نے فرمایا: دَعُوْا حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَاِنَّهٗ کَانَ یَسُبُّ السَّلَفَ. عمرو بن ثابت سے حدیث نہ بیان کیا کرو کیونکہ وہ اگلے بزرگوں کو برا کہتا تھا۔

مسئلہ صحیح ہے مگر روایت منقطع ہے

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ یَعْنِی الْاِسْنَادَ۔ ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان سند حدیث کے ستون حائل ہیں۔ (اس پر دو واقعات صحیح مسلم سے ملاحظہ ہوں)۔

نمبر۱- ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن یہ حدیث کیسی ہے جو حضور علیہ السلام سے روایت کی گئی کہ نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ اپنے والدین کے لئے روزے رکھے۔ انہوں نے مجھے فرمایا: اے ابو اسحاق یہ حدیث کس نے روایت کی ہے؟ میں نے شہاب بن خراش کا نام لیا تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہ تو ثقہ راوی ہیں۔ اچھا یہ بتاؤ کہ شہاب نے کس سے روایت کی؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے۔ فرمایا: حجاج بھی ثقہ ہے لیکن اس نے کس سے روایت لی؟ میں نے کہا: حضور علیہ السلام سے' اس پر انہوں نے

فرمایا:

اِنَّ بَیْنَ الْحَجَّاجِ ابْنِ دِیْنَارٍ وَبَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِیْهَا اَعْنَاقُ الْمَطِیِّ وَلٰکِنْ لَیْسَ فِی الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ

(والدین کی طرف سے ایصال ثواب کے طور پر) صدقہ کرنے میں تو کوئی اختلاف نہیں' البتہ حجاج اور نبی اکرم علیہ السلام کے درمیان اتنے بڑے بڑے جنگل ہیں کہ اونٹوں کی گردنیں تھک جائیں۔ (یعنی حجاج تو تبع تابعین میں سے ہے اس کے اور حضور علیہ السلام کے درمیان دو راوی ہوں گے صحابی و تابعی لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے لیکن مسئلہ اپنی جگہ حق ہے کہ ایصال ثواب اور اپنے والدین کی طرف سے صدقہ و خیرات کے طور پر کچھ خرچ کرنے سے بالاتفاق ثواب پہنچتا ہے۔ اگرچہ عبادات بدنیہ میں شافعیہ کا اختلاف ہے)۔

نمبر۲- ابو عقیل (جن کا نام یحییٰ بن متوکل ضریر ہے) کہتے ہیں کہ میں قاسم بن عبیداللہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہاں یحییٰ بن سعید بھی تھے تو یحییٰ نے قاسم سے کہا:

یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَبِیْحٌ عَلٰی مِثْلِكَ عَظِیْمٌ اَنْ تُسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ هٰذَا الدِّیْنِ فَلَا یُوْجَدُ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ اَوْ عِلْمٌ وَّلَا مَخْرَجٌ

اے ابو محمد! آپ جیسے شخص سے یہ بات بہت قبیح (باعث ننگ و عار) ہے کہ آپ سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا جائے تو آپ کو اس کا علم نہ ہو (کیونکہ آپ دو بڑے رہنماؤں کے بیٹے ابو بکر صدیق کے نواسے اور عمر فاروق کے پوتے) ہیں' اس پر حضرت قاسم نے جواب دیا:

اَقْبَحُ مِنْ ذَالِكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اَنْ اَقُوْلَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ آخُذَ عَنْ غَیْرِ ثِقَةٍ

Scanned with CamScanner

اس سے زیادہ قبیح بات یہ ہے لیکن اس شخص کے لئے جس کو خدا نے عقل دی ہے کہ میں بغیر علم کے مسئلہ بتادوں یا غیر معتبر شخص سے روایت کردوں۔

فَسَكَتَ فَمَا اَجَابَهٗ . یہ بات سن کر یحییٰ نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی اختیار کرلی۔(۳۴)

یعنی یحییٰ نے تو امام قاسم کو غیرت دلائی کہ اتنے بڑے بزرگوں کی اولاد ہو کر تم نے علم حاصل نہیں کیا کہ آپ سے کوئی مسئلہ ہی پوچھ لیا جائے لیکن حضرت قاسم نے ایسا جواب دیا کہ یحییٰ سن کر خاموش ہو گئے۔ مطلب یہ تھا کہ تھوڑا علم جو ضبط اور اتقان کے ساتھ ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو خرابی پیدا کرے باقی رہا ہر سوال کا جواب تو یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ بڑے بڑے مجتہدین اور علماء نے کئی مسائل پوچھنے پر سکوت فرمایا ہے۔

حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں: جب کسی مجلس میں عباد بن کثیر کا ذکر ہوتا تو میں ان کی عبادت و ریاضت کی تو تعریف کرتا۔ وَاَقُوْلُ لَا تَاْخُذُوْا عَنْهُ۔ اور ساتھ یہ بھی کہتا کہ اس سے حدیث کو روایت کرنے سے بچو(۳۸)

حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں: ''درہم سے کم خون معاف ہے''۔ حدیث کے راوی روح بن غطیف ؒ کے پاس ایک جگہ پہ میں بیٹھ گیا۔ چونکہ اس کی یہ روایت کمزور یا نا قابل قبول سمجھی جاتی تھی۔

فَجَعَلْتُ اَسْتَحْيِ مِنْ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرَوْنِيْ جَالِسًا مَّعَهٗ

تو میں شرمانے لگا کہ میری ساتھی کیا کہیں گے۔ ادھر اس کی روایت کردہ حدیث کو اچھا نہیں سمجھتا اور ادھر اس کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔(۴۲)

آپ ؒ کا ارشاد ہے: بَقِيَّةُ صَدُوْقُ اللِّسَانِ وَلٰكِنَّهٗ يَاْخُذُ مَنْ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ۔ بقیہ ا بن ولید بن صائد) اچھا آدمی ہے لیکن ہر طرح کے لوگوں سے روایت کرتا ہے۔ (یہ اس کی بات اچھی نہیں اور اسی وجہ سے روایت حدیث کے میدان میں

وہ کمزور وضعیف ہے)(۴۳)

✸ قرآن کو یاد کر لینا آسان ہے حدیث کا یاد کرنا مشکل ہے۔ حضرت علقمہ نے فرمایا: قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ فِيْ سَنَتَيْنِ۔ میں نے قرآن مجید دو سالوں میں یاد کرلیا۔

حارث نے کہا: اَلْقُرْاٰنُ هَيِّنٌ وَّالْوَحْيُ اَشَدُّ قرآن کا یاد کرنا آسان ہے اور حدیث کو یاد کرنا بہت مشکل ہے۔ (اگر وحی سے مراد وحی غیر متلو ہے تو فبہا ورنہ حارث کی بدمذہبی ہوگی کہ قرآن کے علاوہ کچھ اور بھی وحی مان رہا ہے جس طرح شیعہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی کو دین کی کوئی خاص باتیں بتائیں جو دوسروں کو نہ بتائیں اور حضرت علی المرتضیٰ نے اس عقیدے کی تردید بھی فرمائی) (۴۶) اس وجہ سے ابراہیم نے کہا: اَنَّ الْحَارِثَ اُتُّهِمَ۔ حارث (کذب یا رفض کے ساتھ) متہم تھا۔(۴۸)

(مقدمہ صحیح مسلم کے منتخب حوالہ جات مکمل ہوئے۔ اب سابقہ نمبرز کی ترتیب کے مطابق ہی کتاب الایمان سے احادیث مبارکہ کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ)

یاد رہے کہ جن احادیث پر بخاری شریف کی منتخب احادیث کے تحت لکھا جا چکا ہے اور جن احادیث کی نشاندہی بخاری شریف کے حوالے سے ہو چکی۔ ان کا حوالہ لکھنے سے عموماً پرہیز ہی کیا جائیگا تاکہ طوالت سے بچا جا سکے۔ الا یہ کہ بڑا اہم حوالہ ہو تو اس کی صرف نشاندہی کردی جائیگی یا پھر نئے عنوان کے ساتھ کچھ لکھا جائے گا۔

حدیث جبریل علیہ السلام:

فَاِنَّهٗ جِبْرَائِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ (۹۳)

(یہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے یہاں ''دین اللہ'' نہیں کہا کہ اللہ کا دین سکھانے آئے تھے حالانکہ مراد اللہ کا ہی دین ہے۔ قرآن پاک میں بھی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ہے تو معلوم ہوا کسی چیز کی نسبت اللہ کی طرف اور بندے کی طرف ہو سکتی ہے۔ بعض مناظروں میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے

Scanned with CamScanner

وصیت نامے سے ''میرے دین پر قائم رہو'' کے الفاظ پہ بڑا اعتراض کیا جاتا ہے کہ دیکھو اللہ کے دین پر قائم رہنے کی بجائے اپنے دین کی بات ہو رہی ہے۔ یہ معترضین کا بغض ہے جس کا اظہار وہ اس طرح کرتے ہیں۔ **قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر** ۔ جو سینوں میں چھپا ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو زبان سے ظاہر ہوتا ہے۔ قبر میں ہر قبر والے کی طرف دین کی نسبت کی جائے گی اور سوال کیا جائیگا: **ما دینك**' تیرا دین کون سا ہے؟ قرآن پاک میں ہے دین اللہ اور دین الناس۔ **لکم دینکم ولی دین**۔ تمہارے لیے تمہارا دین میرے لیے میرا دین۔

افلح ان صدق۔ اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہے

حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سن رہے تھے مگر سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ وہ حضور علیہ السلام کے نزدیک ہو گیا۔ تب پتہ چلا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو دن رات میں پانچ نمازیں ادا کرے' اس نے عرض کیا ان پانچ نمازوں کے علاوہ کوئی اور نماز تو میرے اوپر لازم نہیں؟ فرمایا: نہیں الا یہ کہ تو نفل ادا کرے۔ پھر آپ نے اس کو ماہ رمضان کے روزوں کے بارے میں بتایا' اس نے عرض کیا: اس کے علاوہ تو میرے اوپر روزے لازم نہیں؟ فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھے پھر اس طرح زکوٰۃ کے بارے میں بتایا اس کی فرضیت اور نفلی صدقہ کا ذکر فرمایا: راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص واپس جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ

اللہ کی قسم! نہ تو میں ان احکام میں اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اَنْ صَدَقَ (١٠٠)

پس حضور علیہ السلام نے (اس کے یہ الفاظ سن کر) فرمایا: اگر سچ کہہ رہا ہے تو

کامیاب ہو گیا۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس کو دین کے دیگر احکام بھی بتائے۔ جس پر اس نے کہا قسم بخدا! جو جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پہ فرض فرمایا ہے اس میں کمی بیشی نہ کروں گا لہٰذا یہ اعتراض نہ رہا کہ مذکورہ احکام کے علاوہ بھی تو کئی چیزیں ضروری ہیں مثلاً جہاد ہے' حج ہے وغیرہ۔

مسلم شریف کی اگلی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا: دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ ۔ جنت میں داخل ہو گا اس کے باپ کی قسم' اگر سچا ہے (١٠١)

اس کے باپ کی قسم! فرمانا بطور عادت اور عرف و تکیہ کلام کے تھا اس میں قسم کا ارادہ شامل نہ تھا اور غیر خدا کی قسم سے جو منع فرمایا ہے وہ ارادۂ قسم اٹھانے سے منع کیا ہے یا کسی کی تعظیم کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے ساتھ مشابہ کر کے قسم اٹھانا مراد ہے یا یہ عمل ممانعت سے پہلے کا ہو سکتا ہے۔ بعض نے یہ جواب دیا کہ حانث ہونے کے ارادے سے غیر اللہ کی قسم کھانا منع ہے ورنہ جائز ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

جو کسی جنتی کو دیکھنے کا خواہش مند ہے وہ اس کو دیکھ لے۔ (١٠٧)

✱ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالْاَنَاةُ (١١٧)

(حضور علیہ السلام نے ایک شخص جو وفد عبدالقیس کا سردار تھا' کو فرمایا) تیرے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے۔ ایک سمجھ و عقلمندی اور دوسری بردباری و جلد بازی نہ کرنا۔

دین سکھانے میں سہولت اور وقفہ کا خیال رکھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور علیہ السلام نے یمن

Scanned with CamScanner

کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو ارشاد فرمایا:

إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ
اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ
أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ
مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ
وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
اللّٰهِ حِجَابٌ

تم اہل کتاب کے کچھ لوگوں سے ملو گے تو ان کو اس بات کی طرف بلانا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں' پھر اگر وہ اس بات کو مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازوں کو فرض فرمایا ہے۔ پھر وہ اگر یہ بھی مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ کو فرض فرمایا ہے: جو ان کے امیروں سے لے کر انہی کے فقیروں میں بانٹ دی جائیگی۔ اگر وہ اتنی بات تسلیم کر لیں تو خبردار (زکوٰۃ میں) عمدہ مال لینے سے بچنا (بلکہ متوسط لینا) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کی بارگاہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

اس حدیث میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ کسی پر دین کو پیش کرنا ہو تو یکدم ہی تمام کا تمام دین اس پر لاگو کرنے کی بجائے آہستہ آہستہ' تدریجاً' وقفہ کے ساتھ بسہولت اس کو دین کی دعوت دی جائے تاکہ وہ ساتھ ہی ساتھ ذہنی طور پر دین قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا جائے اور اس کو بوجھ محسوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا تو اس انداز سے کہ پہلے فرمایا: قل فیهما اثم کبیر ۔ فرما دیں کہ شراب اور جوئے میں بڑا گناہ و منافع للناس ۔ اور لوگوں کے لئے منافع بھی

ہیں۔ واثمهما اکبر من نفعهما ۔ اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔ پھر (شراب پی کر) نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ اس کے علاوہ کی ممانعت نہ تھی۔ پھر جا کر کہیں حتمی حرمت کی آیت نازل فرمائی۔ رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه۔

نماز و زکوٰۃ میں فرق کرنے والے کے لیے صدیق اکبر کا فیصلہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ
وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ

اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ (کی فرضیت) میں فرق سمجھے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ قسم بخدا! اگر وہ لوگ زکوٰۃ کے طور پر حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک رسی بھی دیا کرتے تھے اور اب انہوں نے (اتنی سی زکوٰۃ بھی) دینے سے انکار کیا تو اس پر میں ان سے لڑوں گا۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر صدیق کو مانعین زکوٰۃ کے ساتھ لڑنے سے منع کر رہے تھے' حضور علیہ السلام کے اس حکم کی وجہ سے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں' یہاں تک کہ وہ کہہ دیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جب وہ یہ کہہ دیں تو ان کا مال' جان مجھ سے محفوظ ہو گیا مگر کسی حق کے بدلے مثلاً کسی کو قتل کر دیا یا شادی شدہ ہو کر بدکاری کر بیٹھا۔ پھر اس کا حساب اللہ پر ہے۔ اب حضرت عمر کہنے لگے فواللّٰه ما هو الا رایت اللّٰه قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انه الحق۔ اللہ کی قسم! میں نے یقین کر لیا کہ ان مانعین زکوٰۃ کے ساتھ لڑائی کرنے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو انشراح صدر عطا فرما دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ ابوبکر کا فیصلہ حق ہے)(۱۲۴)

Scanned with CamScanner

✸ ماکان للنبی والذین امنوا ان یستغفر واللمشرکین...... اور انك لا تھدی من احببت...... کا نزول ابوطالب کے ملت عبدالمطلب کے اقرار اور کلمہ طیبہ کے انکار پر ہوا۔ (۱۳۴)

جنت میں جانے کے لیے پورے دین پہ ایمان لانا ضروری ہے

مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

جو شخص یہ جانتے ہوئے مرگیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ جنتی ہے۔ (۱۳۹)

ایک حدیث میں ہے جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی بندی کے بیٹے اور کلمۃ اللہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بی بی مریم کی طرف القاء کیا اور اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ روح ہیں اور بے شک آگ حق ہے۔ ادخله الله من ای ابواب الجنة الثمانية شاء۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل فرمائے (یعنی اس کے جنت کو جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں) (۱۴۰)

ایک روایت میں توحید و رسالت کی گواہی دینے والے پہ آگ کا حرام ہونا بیان ہوا (۱۴۲) اور یہ حدیث حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت سنائی (بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان ایسی احادیث عوام الناس کو اس لیے نہیں سنایا کرتے تھے کہ کہیں لوگ انہی خوشخبریوں پہ ہی بھروسہ نہ کر بیٹھیں اور اعمال صالحہ سے کنارہ کشی کر لیں جیسا کہ حضور علیہ السلام نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اللہ کا حق بندوں پہ یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب نہ دے۔ حضرت معاذ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا: افلا ابشر الناس۔ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا: لا تبشرھم فیتکلوا۔ تاں' تاں

کہیں اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ (۱۴۴) حدیث نمبر ۱۴۷ میں بھی اسی طرح کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان ہوا ہے اور حدیث ۵۴۲ بھی ملاحظہ ہو۔

اور یہ خوشخبری حضرت معاذ نے بھی اپنی موت کے وقت سنائی تاکہ علم کی بات چھپانے پہ گناہگار نہ ہوں۔ (۱۴۸) ایسی ہی خوشخبریوں کے بارے میں بعض صحابہ کرام کا ذوق یہ تھا کہ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام کا یہ فرمان کہ جو اللہ کے ایک ہونے کی اور میری رسالت کی گواہی دے وہ دوزخ میں نہ جائیگا اور اس کو جہنم کی آگ کے انگارے نہ کھائیں گے۔

فاعجبنی ھذا الحدیث فقلت لا بنی اکتبه فکتبه۔ مجھے یہ فرمان بہت اچھا لگتا ہے اور میں نے اپنے بیٹے سے کہا' اسے لکھ لے۔ پس اس نے لکھ لیا (یا قطعہ لکھوا کر اپنے سامنے لگوا لیا ہوگا) (۱۴۹)

ان روایات اور اس طرح کی دیگر تمام روایات میں یہی حکمت کارفرما ہے جو عنوان نمبر ۵ میں بیان ہوئی کہ بتدریج لوگوں کو دین کی تعلیمات سے نوازا گیا تاکہ سہولت رہے اور بوجھ نہ بنے ورنہ تمام ضروریات دین پہ ایمان لانا ہر شخص کے لئے لازم و واجب ہے۔ اس طرح تو مرزائی صرف ختم نبوت کا ہی انکار کرتے ہیں دیگر تمام باتوں کو مانتے ہیں حالانکہ تمام امت کے نزدیک کافر و مرتد ہیں۔ لہٰذا ایک حدیث کو لے کر باقی تمام کو نظر انداز کر دینا قابل قبول نہیں ہے۔ جنتی ہونے کے لئے پورے دین پر ایمان لانا ضروری ہے۔

معجزہ اور اختیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ سفر (تبوک) میں تھے کہ لوگوں کے پاس کھانے پینے کا سامان ختم ہوگیا۔ حضور علیہ السلام نے کچھ اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کیا: کاش آپ جس کے پاس جو (کھانا) بچا ہے وہ جمع کر کے دعا برکت فرمائیں (تو سب کے لئے

Scanned with CamScanner

کافی ہو جائے) چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جس کے پاس جو تھا وہ لے آیا۔ گندم، کھجور، گٹھلی۔ پوچھا گیا گٹھلی کو کیا کرتے تھے، جواب ملا کہ اس کو چوس کر پانی (تھوک) نگلتے رہتے اور گزارا کر لیتے تھے۔ چنانچہ ان ساری چیزوں کو جمع کیا گیا۔ فَدَعَا عَلَيْهَا قَالَ حَتّٰى مَلَاءَ الْقَوْمُ اَزْوِدَتَهُمْ۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دعا فرمائی تو اس قدر برکت ہوگئی کہ تمام لشکر نے اپنے برتن بھر لیے۔ تب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ (۱۳۸)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ ان دونوں باتوں (شہادتین) میں اس کو شک نہ ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

اگلی روایت میں ہے سب نے کھانا کھا بھی لیا، برتن بھی بھر لیے پھر بھی کھانا بچ گیا۔ (۱۳۹)

اس سے معجزہ کے بارے میں حضور علیہ السلام کے اختیار کا عقیدہ ملتا ہے کہ حضرت عمر کے عرض کرنے پہ حضور علیہ السلام نے معجزے کا اظہار فرما دیا۔ (مولانا محمود الحسن نے ادلہ کاملہ میں لکھا کہ معجزہ مثل پروانے نبی علیہ السلام کے اختیار میں ہوتا ہے۔ بروایت استاذ محترم)

ایک حدیث سے پچیس مسائل کا حسین استنباط

حضرت عتبان بن مالک فرماتے ہیں، جب میری نظر کمزور ہوگئی تو میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میری خواہش ہے آپ میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو مصلیٰ (جائے نماز) بنالوں (اور ہمیشہ

وہاں نماز ادا کیا کروں) چنانچہ حضور علیہ السلام تشریف لائے اور ساتھ آپ کے اصحاب تھے جنہیں اللہ نے چاہا (اپنے نبی کے ساتھ میرے گھر کے لئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں نماز ادا فرمائی...... (الی اخر الحدیث ۱۴۹)۔ اس حدیث سے شارحین حدیث نے پچیس مسائل کا استنباط فرمایا ہے جنہیں یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔

۱- جب کوئی شخص مسجد میں جانے سے معذور ہو تو گھر میں کسی جگہ کو نماز کے لئے مخصوص کر دینا مستحب ہے۔

۲- (بغیر تداعی کے) نوافل کی جماعت جائز ہے۔

۳- رئیس کا اپنے ماننے والوں کے گھر جانا جائز ہے۔

۴- اس حدیث میں نبی علیہ السلام کے حسن خلق اور تواضع کا بھی بیان ہے۔

۵- نابینا شخص کی امامت جائز ہے۔

۶- بارش، اندھیرے یا جان کے خوف کے عذر کی وجہ سے جماعت سے نماز پڑھنے کو ترک کرنا جائز ہے۔

۷- کسی شخص کا اپنی بیماری یا اور کسی مصیبت کی خبر دینا، شکایت ہے نہ صبر کے خلاف ہے۔

۸- اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ مہمان گھر والوں کو نماز کی امامت کرا سکتا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ صاحب خانہ مہمان کی بہ نسبت امامت کرانے کا زیادہ حقدار ہے اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ صاحب خانہ کی اجازت سے مہمان جماعت کرا سکتا ہے۔ امام مالک نے کہا ہے کہ صاحب خانہ کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب اس سے افضل شخص اس کے گھر آئے تو اس کو نماز کے لئے مقدم کرے اور اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ صاحب خانہ کی اجازت سے مہمان کا نماز پڑھانا جائز ہے۔

۹- مکان میں جس جگہ کو مسجد بنالیا جائے وہ مالک مکان کی ملکیت سے خارج

Scanned with CamScanner

نہیں ہوتی اس کے برخلاف محلّہ میں جو مسجد بنائی جائے وہ بنانے والے کی ملکیت سے خارج ہو جاتی ہے۔

۱۰- نیک لوگوں کے نماز پڑھنے اور فضیلت والے لوگوں کے سجدہ کرنے کی جگہ سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔

۱۱- جب کسی نیک شخص کو کوئی آدمی اس سے تبرک حاصل کرنے کے لئے بلائے تو اس کو جانا چاہئے بہ شرطیکہ اس سے تکبر پیدا نہ ہو۔

۱۲- جب کہیں جانے کا وعدہ کیا جائے تو اس کو پورا کرے۔

۱۳- دن میں نوافل کی جماعت جائز ہے۔

۱۴- علماء کی ضیافت کر کے ان کی تعظیم کرنا چاہئے۔

۱۵- امام کو فساق اور منافقوں پر متنبہ کرنا چاہئے۔

۱۶- اگر لوگ کسی شخص پر فسق کی تہمت لگائیں اور وہ فاسق نہ ہو تو امام پر لازم ہے کہ اس کی برات بیان کرے۔

۱۷- اگر کوئی شخص بغیر عذر کے جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بدگمانی کے محل میں ہے۔

۱۸- دن کے نوافل دو دو کر کے پڑھنے چاہئیں۔

۱۹- اگر کسی شخص کو دعوت دی ہو پھر بھی اس کو میزبان کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہئے۔

۲۰- جب کوئی نیک شخص کسی کے گھر جائے تو اہل محلّہ کو بھی اس کی زیارت اور اس سے استفادہ کے لئے جانا چاہئے۔

۲۱- جو شخص توحید پر مرے اس کو دوزخ میں دائمی عذاب نہیں ہوگا۔

۲۲- بعض صحابہ نے حضرت مالک بن دخشم کے متعلق یہ گمان کیا تھا کہ وہ دل سے کلمہ نہیں پڑھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا رد کیا اس سے معلوم ہوا کہ نبی

کریم علیہ السلام دلوں کے حال پر مطلع ہیں۔

۲۳- اس حدیث کے آخر میں ہے، حضرت انس نے اپنے بیٹے سے کہا اس حدیث کو لکھ لو۔ اس میں احادیث کے لکھنے کا ثبوت ہے اور جس حدیث میں حدیث کو لکھنے کی ممانعت ہے وہ ابتداء امر پر محمول ہے۔

۲۴- اس حدیث میں ہے پہلے آپ نے نماز پڑھائی اور پھر کھانا کھایا کیونکہ حضرت عتبان نے آپ کو نماز پڑھنے کے لئے بلایا تھا اور حضرت ام سلیم کی حدیث میں ہے پہلے آپ نے کھانا کھایا پھر آپ نے نماز پڑھائی کیونکہ انہوں نے آپ کو کھانا کھانے کے لئے بلایا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ دونوں جگہ آپ نے تقاضائے حال کے لحاظ سے ترتیب رکھی۔

۲۵- اگر نمازی بیٹھے ہوئے لوگوں کی باتیں نماز میں سن لے تو اس سے نماز کے خشوع میں فرق نہیں آتا کیونکہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کی باتیں سنیں اور ان پر تبصرہ فرمایا۔ (یہ حدیث بخاری شریف اور دیگر کتابوں میں زیادہ تفصیل سے آئی ہے اور مندرجہ بالا فوائد و مسائل اس حدیث کی تمام روایات کے اعتبار سے ہیں۔ شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۴۱۲ از علامہ غلام رسول سعیدی زید مجدہ)

✸ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا (۱۵۱)

اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو خدا کی خدائی پر اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہو گیا۔

✸ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ اور شرم و حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (۱۵۲، حدیث ۱۵۳) میں ہے سب سے افضل (شاخ) لا الہ الا اللہ ہے اور سب کم درجہ (کی شاخ) ایذاء دینے والی چیز کو راستے سے ہٹا دینا ہے۔

✹ اسلام میں اٹل اور فیصلہ کن بات یہ ہے۔ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہ۔ (۱۵۹) (قرآن مجید میں ہے ایسے لوگوں پہ فرشتے اترتے ہیں جو انہیں کہتے ہیں نہ ڈرو نہ غم کرو تمہیں بشارت ہو اس جنت کی جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا۔ ہم دنیا و آخرت میں تمہارے مددگار ہیں اور تمہیں جنت میں جو چاہو گے ملے گا اور جو مانگو گے ملے گا' یہ مہمانی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ (حم السجدہ: ۳۰-۳۱-۳۲)

✹ سب سے بہترین اسلام یہ ہے تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔ تو (بھوکوں اور مہمانوں کو) کھانا کھلائے اور السلام علیکم کہے خواہ تو اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ (۱۶۰) لہٰذا یہ عادت بنا لینا کہ صرف پہچان والے کو ہی سلام کیا جائے' اچھی عادت نہیں ہے۔

✹ سب سے بہترین مسلمان وہ ہے مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔ (۱۶۱)

✹ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ (وفی روایۃ الرجل) حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (۱۶۸)

کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو میری محبت اس کے گھر والوں' اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔ ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد' والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ (۱۶۹)

✹ مَنْ رَّاٰی مِنْكُمْ مُّنْكَرًا...... جو تم میں سے برائی دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے ختم کرے۔ اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے اس کو برا سمجھے۔ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (۱۷۷) وَفِیْ رِوَايَةٍ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ اس کے بعد

ایمان کا کوئی درجہ نہیں (رائی کے دانے کے برابر بھی)۔ (۱۷۹)

✹ اپنا نسب' قومیت بدلنا اور اپنے باپ کے علاوہ اپنے آپ کو کسی کی طرف منسوب کرنا اپنے آپ کو کافر اور جہنمی بنانا ہے۔ (۲۱۷)

✹ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ (۲۲۱) کفر سے مراد ناشکری ہے نہ کہ کفر شرعی یا معنی یہ ہے کہ یہ کافروں کا کام ہے یا مطلب ہے کہ اس کا انجام کفر ہے یا یہ کہ حلال جان کر اس سے لڑنا یا اس کو قتل کرنا۔ قرآن حکیم میں ہے: ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جھنم۔ یہی تاویلات اگلی حدیث میں بھی ہوں گی۔

✹ لوگوں میں کفر کی دو باتیں موجود رہیں گی۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔ نسب میں طعن کرنا اور میت پہ نوحہ کرنا۔ (۲۲۸)

✹ ستاروں کو مؤثر (حقیقی) ماننا کفر ہے۔ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ (۲۳۱)

✹ انصار اور علی المرتضیٰ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی نفاق کی علامت ہے۔ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْاَنْصَارِ (۲۳۵) حضرت علی فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور جان بنائی' حضور علیہ السلام نے مجھ سے عہد فرمایا تھا: لَا يُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ (۲۳۹)

✹ عورتیں خاوند کی ناشکری کی وجہ سے جہنم میں زیادہ ہوں گی نیز ان کا ناقصات العقل والدین ہونا۔ (۲۴۱) اس حدیث سے شارحین نے دس مسائل اخذ فرمائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اس حدیث میں کفران نعمت اور خاوند کی ناشکری پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

۲- اس حدیث سے ایمان کی کمی اور زیادتی کا استدلال کیا گیا ہے۔

۳- امام اور علماء کا رعایا اور عوام کو وعظ کرنا' ان کو نیکی پر برانگیختہ کرنا اور گناہوں سے منع کرنا۔

۴- اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ متعلم کو اگر عالم کی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو وہ عالم سے سوال کرے اور وضاحت طلب کرے۔

۵- شوہر کی اطاعت اور اس کے انعام کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

۶- ناشکری اور لعن طعن کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۷- صدقہ کرنے اور استغفار سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۸- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے کوئی چیز مخفی نہیں حتیٰ کہ آپ زمین پر کھڑے ہو کر جہنم کو دیکھ لیتے تھے کیونکہ آپ نے فرمایا: میں نے عورتوں کو بکثرت جہنم میں دیکھا۔

۹- ناشکری پر بھی کفر کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کی ناشکری کو کفر سے تعبیر فرمایا ہے۔

۱۰- چونکہ ابھی تک جنت اور جہنم میں جزا اور سزا کا سلسلہ شروع نہیں ہوا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو دیکھا'' کے تین مطلب ہیں۔ اول یہ کہ دیکھنے سے مراد علم ہو اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جنتیوں اور جہنمیوں کا علم عطا فرمایا تھا۔ دوم یہ کہ نبی کریم علیہ السلام نے برزخ میں جہنم کے عذاب میں مبتلا ہونے والوں میں بکثرت عورتیں دیکھیں۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عالم مثال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مستقبل میں ہونیوالے واقعات دکھا دیئے ہوں۔ (شرح صحیح مسلم' ص ۵۲۷ ج نمبر۱)

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے:

يَا وَيْلَتٰى اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ (٢٤٤)

ہائے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر کے جنت حاصل کر لی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر کے دوزخ کمالی۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

✷ اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (٢٤٦)
بے شک انسان اور اس کے کفر وشرک کے درمیان نماز ترک کر دینے کا ہی فرق ہے۔

✷ ہلاک کر دینے والے سات گناہ (۲۶۲)

✷ اپنے والدین کو گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی کے والدین کو گالی دو گے تو وہ تمہارے والدین کو گالی دے گا۔ اس طرح گویا تم نے خود اپنے والدین کو گالی دی۔ (۲۶۳)

✷ لباس اچھا پہن لینا تکبر نہیں بلکہ تکبر یہ ہے کہ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ۔ حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ (٢٦٥)

✷ کلمہ پڑھنے والے کو قتل کرنے والے نے کہا اس نے ڈر کر کلمہ پڑھا تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعْلَمَ اَقَالَهَا اَمْ لَا

تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا ہے کہ زبان سے۔ (۲۷۷)

Scanned with CamScanner

٭ حدیث بیان کرتے ہوئے صحابی کا ٹوپی اتارنا (۲۷۹)

٭ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

جو ہم پہ ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (۲۸۰)

٭ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲۸۳)

٭ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ اَوْ شَقَّ الْجُيُوْبَ اَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (۲۸۵) جو رخساروں پہ طمانچے مارے گا یا گریبان پھاڑے (ماتم کرے) یا جاہلیت کی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٭ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ (۲۸۸) میں اس سے بیزار ہوں جو (غم میں) بال منڈائے اور چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔

چغل خور جنت میں نہ جائے گا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ (۲۹۰) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (۲۹۱)

چغل خور جنت میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

فساد بپا کرنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔ (لہٰذا رفع فساد کے لئے بات پہچانا جائز ہوا) (نووی)

امام غزالی علیہ الرحمۃ نے ہر بری بات بیان کرنے کو چغلی قرار دیا ہے خواہ اس بات سے کسی کو ہی تکلیف پہنچے۔

پھر یہ بات خواہ اشارے اور کنائے سے ہی کیوں نہ کی جائے۔ امام غزالی فرماتے ہیں جس شخص کے پاس کوئی چغلی کھائے اس پر چھ امور لازم ہیں۔

۱- اس کی بات کی تصدیق نہ کی جائے کیونکہ وہ فاسق ہے۔

۲- اس کو اس برائی سے منع کرے اور چغلی کی قباحت بیان کر کے اس کو سمجھائے۔

۳- اس کو برا سمجھے کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے۔

۴- جس کی اس نے چغلی کھائی ہے اس کے بارے میں اپنے ذہن میں بدگمانی پیدا نہ کرے۔

۵- اس تجسس میں نہ پڑے کہ واقعی اس کے اندر یہ عیب ہے یا نہیں ورنہ خود اس عیب میں مبتلا ہو جائے گا۔

۶- اس چغلی کو آگے نہ پہنچائے کہ لوگوں سے بیان کرتا پھرے کہ فلاں شخص فلاں کے بارے میں یوں کہہ رہا تھا۔ اس طرح یہ خود بھی چغل خور قرار پائے گا۔

چغل خور کے جنت میں اخل نہ ہونے کا مطلب یہ ہے ابتداءً جنت میں نہ جائے گا یا اچھے لوگوں کے ساتھ جنت کا داخلہ نہ ملے گا یا چغل خوری کو حرام نہ سمجھنے والا اور اس کو اپنا مرغوب مشغلہ بنا لینے والا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جیسے شراب کے عادی کے بارے میں فرمایا گیا کہ اس کو معاف نہ کیا جائیگا یا پھر خلود فی النار سے مدت طویل مراد ہے۔

ایک حکیمانہ بات

ایک بڑی بابرکت جگہ پہ بیٹھ کر کچھ لوگ دوسروں کی چغلی کر رہے تھے تو ایک سمجھدار بندے نے کہا: امام غزالی نے چغلی کو زنا سے بڑا گناہ لکھا ہے اور ایک بدکارہ عورت صبح سے شام تک اتنی بار بدکاری نہیں کرواتی جتنی بار تم نے چغلی کر کے گناہوں کے انبار اپنے نامہ اعمال میں لگا دیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس لعنت سے بچائے۔ اب تو مسجدوں میں نماز پڑھ کر جب تک کسی کی غیبت کر کے نماز کا ثواب ضائع نہ کرلیا جائے اس وقت تک نماز ہضم ہی نہیں ہوتا گویا کہ نمازی نہیں بلکہ خرابی معدہ کا مریض ہے جس کو ہر کھانے کے بعد کوئی نہ کوئی گولی لینی پڑتی ہے۔

Scanned with CamScanner

اس نمازی کو بھی نماز کے فوراً بعد چغلی کی پڑیا کھانی پڑتی ہے تاکہ نقد و نقد نماز کا ثواب ضائع کر کے جس طرح گھر سے چلا تھا تو دامن میں نماز نہ تھی' جب واپس جائے تو بھی نامۂ اعمال میں نماز کا ثواب ندارد۔ کیونکہ اتنے ثواب کو گھر والے کہاں سنبھالیں گے۔ دنیا کی دولت و نعمتیں جتنی بھی ہوں ان کے لئے گھر میں گنجائش ہے مگر قرآن پاک ہو یا دینی کتاب ہو تو وہ اٹھا کر مسجد میں رکھوا دی جاتی ہے تاکہ پڑھنی نہ پڑے۔

جب میں کہتا ہوں کہ اے اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامۂ اعمال دیکھ

✵ خودکشی کرنے والے کی سزا۔ جیسے اپنے آپ کو مارا تھا دوزخ میں اسی سزا کے اندر مبتلا رہے گا۔ (۳۰۰'۳۱۱)

✵ جس شخص کی جرات پہ میدان جنگ میں رشک کیا جا رہا تھا' حضور علیہ السلام نے فرمادیا: وہ دوزخی ہے چنانچہ یہی ہوا کہ اس نے خودکشی کر لی تو آپ نے فرمایا: اس دین کی مدد اللہ تعالیٰ فاسق و فاجر سے بھی کروادے گا۔ (۳۰۵)

✵ یمن سے ہوا چلے گی جو کسی ایماندار کو زندہ نہ چھوڑے گی۔ (۳۱۲)

احادیث دجال میں امام مسلم نے یمن کی بجائے شام کا ذکر فرمایا ہے۔ ہوسکتا ہے دو ہوائیں چلیں' ایک شام سے دوسری یمن سے یا ان کا مبداء تو ایک ہو اور منتشر ہو کر دوسرے ملک میں پہنچے۔

✵ فتنوں کے دور میں بندہ دن کو مومن ہوگا اور شام کو کافر و بالعکس۔ دین کو دنیا کے بدلے بیچے گا۔ (۳۱۳)

سماع موتیٰ اور پیشوائے وہابیہ

✵ صحابی رسول حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے اعزہ کو وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میری قبر پہ اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر اونٹ ذبح کر

کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ تاکہ میں تمہارے قرب سے انس حاصل کروں اور دیکھوں کہ فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (۳۳۱)

امام نووی نے لکھا اور پیشوائے غیر مقلدین علامہ وحید الزمان نے ترجمہ کیا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ اپنی قبر پر حاضر ہونے والوں کی آواز سنتا ہے۔
(ترجمہ صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی مترجم ص ۲۱۳' ج ۱)

✵ آیۃ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کا شان نزول۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام کا نام لے کر آپ کا ذکر کیا بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے۔ (۳۲۲)

✵ اسلام لانے سے پہلے کیے جانے والے نیک کاموں کا فائدہ۔ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَیْرٍ۔ انہی نیکیوں کی وجہ سے تجھے اسلام کی نعمت ملی۔ (۳۲۳)

✵ صحابہ کرام کی تکلیف دیکھ کر اللہ نے فوراً آسانی پیدا فرما دی۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیات کا شان نزول (۳۲۹)

✵ دل میں آنے والے خیالات پہ پکڑ نہیں۔ مَالَمْ تَعْمَلْ اَوْ نَتَکَلَّمْ بِهٖ۔ جب تک ان پہ عمل نہ کرے یا ان کو زبان پہ نہ لائے۔ (۳۳۲)

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے خصوصی رعایت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے: ''میرا بندہ دل میں نیکی کرنے کا ارادہ ہی کرتا ہے تو میں اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھ دیتا ہوں۔ پھر اگر اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا کر نیکی کر لیتا ہے تو دس نیکیوں کا ثواب لکھتا ہوں اور اگر دل میں برائی کا ارادہ کرے تو جب تک برائی کرتا نہیں اس کا گناہ نہیں لکھتا اور اگر کر لے تو صرف ایک ہی گناہ لکھتا ہوں پھر اگر وہ اپنے ارادے سے رک جائے اور برائی نہ کرے تو بھی اس کو

Scanned with CamScanner

ایک نیکی کا ثواب دے دیا جاتا ہے کیونکہ اس نے میرے ڈر سے برائی نہ کی' اس پر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا اسلام عمدہ ہوتا ہے پھر وہ نیکی کرتا ہے۔ تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ تو ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو تک کا ثواب عطا کیا جاتا ہے جبکہ برائی کا گناہ پھر بھی اتنا ہی رہتا ہے (یعنی ایک برائی پر ایک گناہ) حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملے (۳۳۶) (یعنی موت آنے تک یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے)۔

اس لیے بزرگ فرماتے ہیں کہ جس کی عمر تم سے زیادہ ہے اس کا اس لیے بھی احترام کرو کہ عمر زیادہ ہے تو نیکیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی عمر تھوڑی ہے اس کو اس لیے اپنے آپ سے بہتر سمجھو کہ اس کی عمر تھوڑی ہے تو گناہ بھی تھوڑے ہی ہوں گے۔ الغرض بدنصیب ہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی اتنی مہربانیوں کے ہوتے ہوئے نہ بخشا جائے۔ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ (۳۳۹) خدا کے ہاں کوئی تباہ نہ ہوگا مگر وہ جس کی قسمت میں ہی تباہی ہے۔

✱ دل میں وسوسوں کے آنے کی بات پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ یہی تو اصل ایمان ہے (۳۴۵) وَفِيْ رِوَايَةٍ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ۔ یہ تو عین (بڑا) ایمان ہے۔ (۳۴۲)

✱ دور صحابہ میں ہی حالات ایسے ہو گئے تھے کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا: پہلے میں ہر شخص یہاں تک کہ یہودی وعیسائی کے ساتھ بھی لین دین کر لیتا تھا اب صرف فلاں فلاں سے کروں گا (اور یہ حکام کی وجہ سے ہوا) (۳۶۷) واما الیوم فما کنت لا بایع الافلانا فلانا۔

✱ بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدء غریبا فطوبیٰ للغرباء (۳۷۲) اسلام غریب (غریبوں) سے شروع ہوا پھر ایسے ہی لوٹ آئے گا جیسے پہلے تھا پس غرباء کو (جنت کی) مبارک ہو۔

ذکر الٰہی کی برکت

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ (۳۷۵)

جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا قیامت قائم نہ ہوگی۔

دوسری روایت میں ہے لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ۔ قیامت اس شخص پہ قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔ (۳۷۶) (بلکہ اس کی موت کے بعد ہی قیامت قائم ہوگی تو گویا ذکر الٰہی قیامت کو روکے ہوئے ہیں' اس لیے ذکر الٰہی کی محافل کا اہتمام کرنا چاہئے)۔

✱ مسلم اور مومن میں فرق' ظاہری احکام بجالانے والا مسلم ہے اور دل سے ایمان لانے والا مومن۔ (۳۷۸) (قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ الحجرات سے بھی یہ فرق معلوم ہو رہا ہے)

✱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو بوجہ رغبت عبادت اور مال کی نفرت کے ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر سمجھا جائے گا۔

حتی تکون السجدة الواحدة خیرامن الدنیا ومافیھا (۳۹۰)

✱ عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم (ص ۸۷) آخری سطر یعنی حضور علیہ السلام کے علاوہ دوسری نبیوں کے لئے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے درود وسلام بھیجا جا سکتا ہے۔ (مودودی صاحب نے رسالہ درود وسلام میں لکھا ہے کہ باقی نبیوں کے لئے علیہ السلام کہا جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے صلوٰۃ اور سلام دونوں لفظوں کو ملایا جائے۔ اسی طرح مسلم شریف ص ۸۸' ج ۱ آخر سے پہلی سطر پہ انزل علی موسیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ بھی ہیں۔ مزید دیکھیں ص ۹۱)

✱ سورہ اقراء کا نزول اور حضور علیہ السلام کا ورقہ بن نوفل کے پاس جانا (۴۰۳)

✱ حدیث معراج (۴۱۱) اس حدیث میں اس بات کی بھی صراحت ہے کہ

بیت المعمور ساتویں آسمان سے اوپر ہے اور سدرۃ المنتہیٰ اس سے بھی آگے ہے' ص ۹۱' ج ا س ۹-۱۰-۱۱' حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام کو اپنے سے آگے گزرتے ہوئے دیکھ کر رونے لگے۔ (ص ۹۳' حدیث ۴۱۵)

✱ شق صدر کا ذکر ۴۱۳' ۴۱۵

✱ دریائے نیل اور نہر فرات سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی ہیں۔ (۴۱۶' ص ۹۴)

✱ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ حضرت دحیہ کلبی کی جبرئیل علیہ السلام سے اور حضور علیہ السلام کی شکل مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔ (۴۲۳)

جبرئیل علیہ السلام معراج کی رات چھت کھول کر حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نماز کا تذکرہ (۴۳۰)

✱ معراج کی رات کے تین تحفے: پانچ نمازیں' سورہ بقرہ کی آخری آیات اور شرک کے سوا ہر گناہ کی معافی (۴۳۱) اسی روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پہ ہے۔ ہوسکتا ہے جڑ چھٹے آسمان میں ہو اور شاخیں ساتویں آسمان کے اوپر تک ہوں۔ (ص ۹۷)

✱ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: رَاَیْتُ نُوْرًا۔ میں نے نور دیکھا اور نور انی اراہ کے بارے میں تفصیلی بحث. ص ۹۹ بمعہ حاشیہ' حدیث ۴۴۔ نمبر ۴۴۳۔

✱ پل صراط تلوار سے تیز بال سے باریک اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّیْفِ (۴۵۵) (اس کے بعد احادیث شفاعت ہیں)

✱ وَلٰکِنِّیْ عَلٰی مَا اَشَاءُ قَادِرٌ۔ اور لیکن میں جو چاہتا ہوں اس پر قدرت رکھتا ہوں (اور اللہ تعالیٰ جھوٹ کو چاہتا ہی نہیں) (۴۶۳)

بندے کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کا ضحک فرمانا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا

میں البتہ ضرور جانتا ہوں اس شخص کو جو سب سے آخر جنت میں جائے گا اور سب کے بعد دوزخ سے نکلے گا۔

وہ ایسا شخص ہوگا جس کو لایا جائے گا تو حکم ہوگا' اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کرو' بڑے گناہوں کو رہنے دو چنانچہ اس سے ایک ایک گناہ کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ فلاں دن تو نے یہ گناہ کیا اور فلاں دن یہ؟ تو وہ مانتا جائیگا اور انکار نہ کر سکے گا اور ڈرتا رہے گا کہ ابھی بڑے گناہوں کی باری بھی آئیگی' حکم ہوگا تیرے ایک ایک گناہ کے بدلے تجھے ایک ایک نیکی دی جاتی ہے۔ اس پر وہ کہے گا اے میرے پالنے والے قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَآءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا ۔

میں نے تو اور بھی (گناہ کے) کام کیے ہیں جو مجھے یہاں نظر نہیں آ رہے (مطلب یہ ہوگا کہ میرے بڑے گناہوں کے بدلے بڑی نیکیاں عطا کی جائیں)۔

حضرت ابوذر فرماتے ہیں' میں نے دیکھا یہ فرما کر حضور علیہ السلام اتنا ہنسے حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ آپ کی داڑھیں نظر آ گئیں۔ (۴۶۷)

✱ اللہ تعالیٰ دوزخ سے نکلنے والوں (جھنمیین) میں سے ہر ایک کو پوری دنیا اور اس سے دس حصے زائد عطا فرمائے گا۔ (۴۶۹) (معلوم ہوا اللہ تعالیٰ بھی گیارہ کے عدد کو پسند فرماتا ہے' ایک دیوانہ کہہ رہا تھا یہ وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں صرف گیارھویں شریف پہ ہی اکتفاء کیا کرتے تھے ان کو گیارھویں والے کے وسیلے سے گیارہ گنا سے نواز دیا گیا کیونکہ یہ وہ لوگ ہوں گے من قال لا الہ الا اللہ وکان

Scanned with CamScanner

فی قلبه من الخیر ما یزن شعیرة. جنہوں نے صرف لا الٰہ الا اللہ پڑھا اور ان کے دل میں جو کے دانے برابر نیکی اور بہتری ہوگی)۔

✱ حضرت نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں ولٰکن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله (۴۸۰، ص ۱۰۸)

✱ حضور علیہ السلام کی اپنی امت کے لئے آہ و بکا (۴۹۹)

✱ ایک شخص کو آپ نے فرمایا: اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ فِی النَّارِ. بے شک میرا باپ (یعنی چچا) اور تیرا باپ آگ میں ہیں۔ (۵۰۰، ص ۴۱۱)

✱ سورۃ اللہب کے شان نزول کا واقعہ (۵۰۸)

فتنے کا اندیشہ ہو تو نام لیے بغیر بات کی جا سکتی ہے

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ چپکے سے نہیں بلکہ باآواز بلند پکار کر فرما رہے ہیں:

اَلَا اِنَّ آلَ اَبِیْ یَعْنِیْ فُلَانًا لَیْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ (۵۲۰)

سن لو! فلاں خاندان میرا رشتے دار نہیں ہے۔ میرا دوست تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک ایماندار ہیں۔

اس حدیث سے جہاں غیر مسلموں اور بدمذہبوں سے قطع تعلق کا ثبوت ملتا ہے جو کہ کئی قرآنی آیات میں بھی بیان ہوا وہاں یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اگر شر اور فتنے کا اندیشہ ہو تو شریر اور فتنہ باز کا نام نہ لے کر بھی پوری بات کرنے کی اجازت ہے جس طرح کہ حضور علیہ السلام نے تو ''فلاں'' کا نام لیا لیکن راوی نے نام لیے بغیر پوری وضاحت سے بات کر دی تا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔

✱ جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی اتنی ہوگی کہ ستر ہزار یا سات لاکھ افراد صف بنا کر داخل ہو سکیں گے۔ (۵۳۶) (اس کے بعد کتاب طہارت کا آغاز ہو رہا

ہے اور آج سترہ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ یوم بدر اور یوم الفرقان کا بابرکت دن ہے۔ روزے کی وجہ سے باطنی طہارت کے ساتھ ساتھ ظاہری طہارت کے حصول کی دعا کرتے ہوئے پہلی حدیث کو عنوان کے ساتھ لکھا جا رہا ہے۔ ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین)

طہارت نصف ایمان ہے اور......

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا (حدیث کے الفاظ اتنے پیارے اور جاندار ہیں کہ حفظ کرنے کو دل چاہ رہا ہے اس لیے علیحدہ علیحدہ جملہ بمعہ ترجمہ لکھ رہا ہوں)۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ پاکیزگی آدھے ایمان کے برابر ہے (اگر اس کا جسم فرض کیا جائے)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ. اور الحمد للہ میزان کو بھر دے گا۔

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ یعنی حمد و تسبیح بھر دیتی ہیں (ثواب سے) آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کو

وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ۔ اور نماز ایک نور ہے۔

وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ. اور صدقہ ایک روشن دلیل ہے۔

وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ اور صبر ایک روشنی ہے۔

وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ۔ قرآن تیرے موافق دلیل ہے (اگر تو اس کے مطابق عمل کرے) یا تیرے خلاف دلیل ہے (اگر اس کے خلاف کرے گا)۔ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔ ہر شخص صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) آزاد کرنے والا ہوتا ہے اور یا (برے کام کر کے) اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا۔ (۵۳۴)

Scanned with CamScanner

علامہ یحییٰ بن شرف نووی نے فرمایا:

اس حدیث کا ایک معنی یہ ہے کہ طہارت کا اجر بڑھ کر نصف ایمان تک پہنچ جاتا ہے اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ ایمان لانے سے پہلے کے گناہ ایمان کی برکت سے مٹ جاتے ہیں اسی طرح وضو سے پہلے کے گناہ وضو سے مٹ جاتے ہیں لیکن ایمان کے بغیر وضو نہیں ہوتا اس لیے فرمایا: طہور نصف ایمان ہے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایمان سے مراد نماز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (بقرہ:۱۴۳) اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ تمہارے ایمان یعنی نمازوں کو ضائع کر دے۔

اور چونکہ صحت نماز کے لئے طہارت شرط ہے اس لیے طہارت نماز کے لئے بہ منزلہ جز ہے اس لئے فرمایا طہور نصف ایمان ہے یعنی نماز کا جز ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تصدیق بالقلب اور اطاعت ظاہرہ دونوں ایمان کا جز ہیں اور طہارت نماز کو متضمن ہے جو کہ اطاعت ظاہرہ ہے اس اعتبار سے آپ نے فرمایا: طہور نصف ایمان ہے۔

"الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمدللہ آسمان اور زمین یا ان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں" سے معلوم ہوا کہ اعمال کو وزن کیا جاتا ہے اور اعمال کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اگر سبحان اللہ اور الحمدللہ کے ثواب کو مجسم کیا جائے تو ان کی جسامت آسمان اور زمین کو بھر دے گی اور ان کے ثواب کے زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سبحان اللہ کا کلمہ اللہ تعالیٰ کے منزہ ہونے اور ہر نقص اور عیب سے بری ہونے کے معنی پر مشتمل ہے اور الحمدللہ کا کلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف مفتقر ہونے، اس کی حمد وثناء اور اس کا شکر بجالانے پر مشتمل ہے۔ نماز نور ہے کا معنی یہ ہے کہ نماز معصیت اور بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور نیکی اور اچھے کاموں کی ہدایت دیتی ہے جس طرح نور اندھیرے کو دور کرتا ہے اور روشنی پھیلاتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ نماز کی وجہ سے نمازی کا چہرہ قیامت کے دن منور ہوگا اور دنیا میں

بھی نمازی کے چہرے پر تروتازگی ہوگی۔

اور صدقہ برہان ہے کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن جب انسان سے یہ سوال کیا جائیگا کہ اس نے مال کو کہاں صرف کیا؟ تو اس کے صدقات اس کے جواب پر براہین بن جائیں گے۔ اس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ مال انسان کو طبعاً عزیز ہوتا ہے اور جب وہ اللہ کی راہ میں مال کو خرچ کرتا ہے اور صدقہ دیتا ہے تو یہ صدقہ کرنا اس کے دعویٰ ایمان کی صداقت پر دلیل بن جاتا ہے۔ (ج ا، ص ۱۱۸)

✱ وضو کے بعد دوسرا کلمہ پڑھنے کی فضیلت۔ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يُدْخِلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔ جنت کے آٹھ دروازے اس کے لئے کھلے ہیں جس میں سے چاہے جنت کے اندر داخل ہو جائے۔ (۵۵۳)

✱ شیطان ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيَاشِيْمِهٖ۔ لہٰذا نیند سے بیدار ہو کر وضو کرو اور ناک کی اچھی طرح (تین مرتبہ) جھاڑ کر صفائی کرو۔ (۵۶۴)

✱ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ خرابی ہے، وضو میں ایڑیوں کو خشک رکھنے والوں کے لئے آگ سے، وضو اچھی طرح کرو۔ (۵۷۰)

وضو کرنے سے تمام اعضاء کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ (۵۷۷) (جب تک کبیرہ گناہ سے بچا رہے۔ مَالَمْ يُؤتِ كبيرة ۵۴۳)

✱ قیامت کے دن اعضائے وضو چمکیں گے۔ (۵۷۹)

✱ موئے زیر ناف کی آخری حد چالیس دن ہے۔ ان لانترك اكثر من اربعين ليلة (۵۹۹) و حاشیہ ص ۱۲۹ - داڑھی کو بڑھانا۔ اعفاء اللحی، مونچھوں کو پست کرانا اور اس سلسلہ میں تفصیل اسی صفحہ کے حاشیہ پہ ملاحظہ ہو۔

✱ بنی اسرائیل میں سے کسی کے بدن پہ پیشاب لگ جاتا تو قینچی سے بدن کا وہ حصہ کاٹ دیتے تھے۔ (۶۲۵)

Scanned with CamScanner

٭ وضو کرنے میں دوسرے سے مدد لینے کی اجازت۔(۶۲۹)

٭ حضور علیہ السلام نے سفر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔(۶۳۳)

مسجد میں پیشاب کرنے والے اعرابی کے ساتھ حضور علیہ السلام کا حسن سلوک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام نے اس کو روکنا چاہا مگر آپ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا۔ پھر آپ نے اس کو بلا کر فرمایا:

اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ (٦٦١)

یہ مسجدیں پیشاب، پاخانے کے لئے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لئے ہوتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور پیشاب پہ پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔ (حدیث میں ذکر سے مراد ہر طرح کا ذکر ہے۔ تلاوت قرآن ہو، محفل ذکر ہو، مجلس وعظ ہو یا علوم دینیہ کی تعلیم ہو۔ علاوہ ازیں امام نووی علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل کا استنباط فرمایا ہے جو شرح مسلم کے حوالے سے لکھے جا رہے ہیں)۔

۱- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سبقت کرنی چاہئے۔

۲- صحابہ کرام کا نبی کریم علیہ السلام کے سامنے اعرابی کو منع کرنے کے لئے آپ سے پوچھے بغیر دوڑنا، آپ پر سبقت نہیں تھا کیونکہ شارع علیہ السلام کی طرف سے ان کو برائی مٹانے کی عام اجازت تھی اور اب الگ اجازت لینے کی ضرورت نہ تھی۔

۳- اس حدیث میں اھون البلیتین پر عمل ہے، مسجد کو پیشاب سے نجس کرنا بھی

ایک بلاء ہے اور کسی شخص کا پیشاب منقطع کر دینا جس میں اس کے بیمار ہونے کا خدشہ ہو اس سے بڑی بلا ہے اس لیے بڑی بلا کے مقابلے میں چھوٹی بلا کو برداشت کرنے کا حکم دیا اور پیشاب سوکھنے کے انتظار کی بجائے مسجد کو دھونے کا حکم دیا تا کہ فوری اور قوی طہارت حاصل ہو۔

۴- جاہل شخص کو آسانی کے ساتھ احکام کی تعلیم دینی چاہئے اور شفقت سے پیش آنا ۵- مانع کے زوال کے بعد ازالہ فساد میں جلدی کرنی چاہیے کیونکہ جیسے ہی اعرابی پیشاب سے فارغ ہوا، آپ نے مسجد کے دھونے کا حکم دیا۔

۶- مسجد میں وضو کرنا مکروہ ہے البتہ وضو کیلئے مسجد میں کوئی الگ جگہ بنالی جائے تو صحیح ہے۔

۷- مسجد میں جانوروں، پاگلوں اور ناسمجھ بچوں کو بغیر کسی اہم مقصد کے داخل کرنا مکروہ ہے کیونکہ ان کی وجہ سے مسجد کی پاکیزگی کا برقرار رہنا مشکل ہے۔ البتہ یہ حرام نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا ہے اور آپ کا یہ فعل بیان جواز اور حصول اقتداء کے لئے تھا۔

۸- مسجد میں نجاست کو داخل کرنا حرام ہے اور جس شخص کے بدن پر نجاست ہو اور اس نجاست سے مسجد کے متلوث ہونے کا خدشہ ہو اس کا مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں ہے اور مسجد میں بغیر کسی برتن کے فصد لگوانا حرام ہے اور برتن میں فصد لگوانا مکروہ ہے چونکہ مسجد میں جنازے کو داخل کرنے سے مسجد کے متلوث بالنجاست ہونے کا خدشہ ہے اس لئے فقہاء احناف نے مسجد میں جنازہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے۔

۹- مسجد میں لیٹنا، پیر پھیلانا، انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا جائز ہے کیونکہ یہ تمام امور احادیث صحیحہ مشہورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے ثابت ہیں۔

۱۰- مسجد کو نجاست، گھناؤنی چیزوں مثلاً ناک، تھوک وغیرہ اور تکلیف دہ چیزوں مثلاً کانٹے، شیشے کے ٹکڑوں وغیرہ سے پاک صاف رکھنا چاہئے۔ بلند آواز سے باتیں

Scanned with CamScanner

کرنے' خرید وفروخت اور دیگر دنیاوی کاموں سے مسجد کو بچانا چاہئے۔
(ج ا ص ۹۶۴' ۹۶۵)

✵ حیض کی حالت میں مباشرت فرمانا سے مراد جماع کرنا نہیں۔ جیسا کہ منکرین حدیث نے سمجھ رکھا ہے اور یباشرھا کے الفاظ سے لوگوں کو حدیث سے بدظن کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے بعد فوق الازار میں خود بخود مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ مباشرت کا یہاں لغوی معنی مراد ہے لپٹنا' بوس وکنار اور مساس کرنا۔
(۶۷۹ تا ۶۸۱ وص ۱۴۱ بمعہ حاشیہ)

✵ حضرت علی فرماتے ہیں: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً (۲۹۵) مجھے مذی بہت آتی تھی اور میں حضور علیہ السلام سے اس بارے میں مسئلہ پوچھتے ہوئے شرماتا تھا کیوں کہ میرے نکاح میں حضور علیہ السلام کی صاحبزادی تھی۔ پھر میں نے حضرت مقداد کے ذریعے مذی کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اس سے صرف وضو ٹوٹتا ہے' غسل کی حاجت نہیں ہوتی۔ اس سے معلوم ہوا فتویٰ لینے کے لئے کسی کو نائب بنایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یقینی اور قطعی خبر کے لئے بذات خود پوچھنا ضروری ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ شرم وحیا کا ایسا معاملہ قائم رہنا چاہئے کہ ان کے سامنے اپنی بیوی سے متعلقہ باتیں جن سے ذہن استمتاع کی طرف جاتا ہو نہ کی جائیں۔

صحابی نے یہودی کو دھکا دیا کہ تو یا محمد کی بجائے یارسول اللہ کیوں نہیں کہتا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور علیہ السلام کے آزاد شدہ غلام تھے' فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے پاس کھڑا تھا کہ علماء یہود میں سے ایک عالم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے اس طرح سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا۔ میں نے اس کو اتنا زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے مجھ سے کہا: لِمَ تَدْفَعُنِیْ۔ مجھے کیوں دھکے دیتا ہے' میرا جرم کیا ہے؟ میں نے اَلَا تَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ (تیرا جرم یہ ہے

کہ) تو میرے آقا علیہ السلام کا نام لینے کی بجائے یارسول اللہ کیوں نہیں کہتا.....(۷۱۶)

یارسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اس کا بیڑا پار ہے

عامیانہ انداز میں حضور علیہ السلام کا اسم گرامی لینا بھی بے ادبی ہے اور اگر احترام کے انداز میں سرکار کا نام لیا جائے تو اس میں کوئی بے ادبی نہیں کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ہی یہ ہے کہ جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضٰی کے پیچھے نماز ادا کی اور حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَوْ قَالَ)
قَدْ ذَكَّرَنِیْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۸۷۳)

انہوں نے ہماری حضور علیہ السلام کی طرح نماز پڑھائی ہے (یا فرمایا) انہوں نے حضور علیہ السلام کی نماز یاد دلا دی ہے۔

✵ حضور علیہ السلام کی ازواج کے بال کٹوانے کا ذکر (۷۲۸) یا تو اتنی مقدار کٹوائے کہ مردوں سے مشابہت نہ ہوئی یا حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد اپنے اجتہاد سے ترک زینت کے لئے کیونکہ فیشن اور حصول زینت کے لئے عورت کو بال کٹوانا ممنوع ہے۔ امام بخاری نے اس روایت کو عبداللہ بن محمد سے بیان کیا ہے جس میں بال کٹوانے کا ذکر نہیں ہے۔ (بخاری ج ۲' ص ۳۹)

حضور علیہ السلام کے بال مبارک تیرے بالوں سے زیادہ بھی تھے اور پاکیزہ تر بھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام غسل جنابت فرماتے تو اپنے سر انور پہ تین چلو پانی ڈالتے۔ یہ بات سن کر حضرت حسن بن محمد نے

Scanned with CamScanner

کہا: ان شعری کثیر ۔ میرے بال تو بہت زیادہ ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَا ابْنَ اَخِيْ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَاَطْيَبَ (۷۴۳)

اے میرے بھتیجے تیرے بالوں سے حضور علیہ السلام کے بال مبارک زیادہ بھی تھے اور بہت پاکیزہ بھی تھے۔ (اس کے بعد کتاب الصلوٰۃ کی احادیث شروع ہو رہی ہیں)

✱ اذان سن کر حضور علیہ السلام پہ درود بھیجو۔ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ. ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ۔ پھر میرے لیے وسیلہ مانگو۔ جو میرے لیے اللہ سے وسیلہ طلب کرے گا حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ (۸۴۹)

✱ اذان کا جواب دینے کی فضیلت ۔دخل الجنة۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔ (۸۵۰)

✱ اذان سن کر دوسرا کلمہ اور رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا...... پڑھنے سے غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

✱ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (۸۵۲)

قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے (سردار) ہوں گے۔

✱ سورۃ فاتحہ بندے اور رب کے درمیان تقسیم کردی گئی۔ نیز سورۃ فاتحہ کو صلوٰۃ کہا گیا۔ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ (۸۷۸)

✱ سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں کیا جائے۔

سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ (۸۹۷)

✱ درود اور ہے سلام اور ہے (لہٰذا نماز کے علاوہ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا پہ عمل کرنا ہو تو درود ابراہیمی پڑھنے سے عمل نہ ہو سکے گا) (۹۰۸)

✱ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ جو مجھ پہ ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا (ترجمہ علامہ وحید الزمان) (۹۱۲)

✱ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی۔ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. اس کے اگلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (۳۴-915) (اونچی آمین کہنے کی یہ فضیلت کہیں نہیں ہے اور موافقت تبھی ہوگی کہ جس طرح فرشتوں کی آواز نہیں سنی جاتی آپ کی بھی نہ سنی جائے)۔

✱ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ۔ امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (۹۲۱)

✱ دو آدمیوں کا سہارا لے کر حضور علیہ السلام مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ (۹۳۶)

✱ صحابہ کرام عبادت خدا (نماز) میں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کر لیتے تھے۔ (آج کل تو صرف حضور علیہ السلام کا خیال آنے سے لوگوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔ ببیں تفاوت از کجا تا بکجا است) (۹۴۴)

✱ اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ (۹۵۴) (نماز میں امام کو اطلاع کرنی ہو تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پہ ہاتھ ماریں)

✱ جو امام سے پہلے (سجدے سے) سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے ڈرے۔ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کی طرح کر دے۔ (۹۶۳)

اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتا رہتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ لَا

Scanned with CamScanner

تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ (٩٦٦)

لوگ نماز میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی آنکھیں سلامت نہ رہیں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ورنہ ان کی قوت بینائی سلب کر لی جائے گی۔ (٩٦٧)

شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی اپنی تقاریر میں فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے لیے تو یہ حکم ہے کہ اگر تم نے نماز کی حالت میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو تمہیں اندھا کر دیا جائے گا لیکن نماز ہی ہیں اگر حضور علیہ السلام آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو فرمایا جاتا ہے۔ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ۔ پیارے آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ (اور نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ ویکھو محبوباں دی مرضی تے قبلے بدلائے جاندے نیں)

قرآن مجید میں ہے انك باعيننا. آپ ہر وقت ہماری نگاہوں میں ہیں۔

✱ فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بنا کر بیٹھتے ہیں۔ (٩٦٨) (اسی حدیث میں ہے مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوٰة. تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (نماز میں) رفع یدین کرتے ہو گویا کہ وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز میں سکون سے رہا کرو)۔

✱ امام کے قریب (پہلی صف میں) عقل و شعور والے لوگ کھڑے ہوا کریں۔ (٩٧٤)

✱ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ (٩٧٥)

✱ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ (٩٧٧)

صف سیدھی کرنا نماز کی تکمیل اور اس کے حسن میں سے ہے۔

✱ صف اول کی فضیلت اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو قرعہ اندازی کریں۔

(٩٨١) پیچھے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ پیچھے ہی کر دے گا۔ (٩٨٢)

✱ امام مسلم نے باب باندھا اور علامہ وحید الزمان نے ترجمہ کیا کہ ''بزمانہ امن خواتین کو مسجد میں جانے کی اجازت''۔ (صحیح مسلم شرح نووی ج ۲، ص ۵۴)

✱ حضور علیہ السلام کی حدیث کے مقابلہ میں اپنی بات کرنے پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال بن عبداللہ کو ایسی سنگین بات کی (گالی دی) کہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی نہ سنی (فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَاسَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ، ٩٨٩)

✱ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا۔ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی کہ جب حضور علیہ السلام خوف کی وجہ سے ایک گھر میں پوشیدہ تھے اور حال یہ تھا کہ مشرکین قرآن سن کر قرآن اور صاحب قرآن علیہ السلام کو گالی دیتے تھے اس لیے نماز میں درمیانی آواز سے قرات کرنے کا حکم دیا گیا۔ (١٠٠١)

✱ جنوں نے قرآن سنا اور ایمان لے آئے۔ فانزل الله على محمد نبيه صلى الله عليه وسلم قل اوحي الى انه استمع من الجن (١٠٠٦)

✱ حضور علیہ السلام نے جنوں کی خوراک متعین فرمائی، فرمایا: ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو، یہ تمہارے بھائیوں (جنوں) کی خوراک ہے۔ جو جانور مذبوح نہ ہو اس کی ہڈی جنوں کی خوراک نہیں ہے بلکہ كُلّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ (١٠٠٧)

✱ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کا ذکر ہے جبکہ دوسری دو رکعتوں میں ذکر نہیں۔ (1012-13)

✱ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات پڑھنا۔ (١٠٣١)

✱ نماز مغرب میں سورۃ مرسلات اور سورۃ طور کی قرات کرنا۔ (١٠٣٣-٣٥)

✱ حضور علیہ السلام سب سے زیادہ خوش الحان تھے۔ (١٠٣٩)

✱ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ۔ اے معاذ کیا تو فسادی ہے (کہ نماز باجماعت میں لمبی قرات کرتا ہے) (١٠٤٠)

Scanned with CamScanner

حضور علیہ السلام نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر قوم کا امام بنا دیا

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا: أُمَّ قَوْمَكَ۔ اپنی قوم کی امامت کیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اپنے دل میں کچھ (خوف سا) پاتا ہوں (وسوسوں کا خوف یا یہ کہ امام بن کر کہیں مجھ میں تکبر نہ آ جائے کہ میں قوم کا امام بن گیا ہوں یا یہ کہ شاید میں امامت کے قابل ہوں کہ نہیں) اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے قریب ہو جا اور مجھے اپنے سامنے بٹھایا ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ۔ پھر اپنا دست کرم میرے سینے کے درمیان میں رکھا اور فرمایا: پھر جا اور پشت میری طرف کر پھر اپنی مبارک ہتھیلی میری پشت پہ میرے کندھوں کے درمیان میں رکھی اور فرمایا: أُمَّ قَوْمَكَ۔ جا اپنی قوم کی امامت کرا (اب تو امامت کے قابل ہو گیا ہے) اور مسئلہ بھی سن لے کہ جو کسی قوم کی امامت کرائے تو اس کو چاہئے کہ نماز مختصر پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بوڑھے، کمزور اور بیمار و حاجت مند بھی ہوتے ہیں اور اگر کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔ (۱۰۵۰)

✱ رکوع سے فارغ ہو کر جب حضور علیہ السلام سجدے میں پیشانی زمین پر رکھتے تب صحابہ کرام سجدے میں جاتے اتنی دیر تک کھڑے رہتے۔ (۱۰۶۴)

✱ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے۔ (۱۰۷۶)

✱ سجدے میں دعا کرنے کا حکم (مگر نفلی نماز کے سجدے میں) (۱۰۸۳)

صحابی نے حضور علیہ السلام سے جنت بھی مانگ لی اور......

✱ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ۔ مانگ، میں نے عرض کیا: جنت میں آپ کا قرب مانگتا ہوں (اور آپ سے مانگتا ہوں) فرمایا: أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ۔ یہ تو ہو گیا کچھ اور بھی مانگ لے قُلْتُ هُوَ ذَاكَ میں نے عرض کیا (یہ ہو گیا تو سب کچھ ہو گیا) بس یہی کافی ہے (۱۰۹۴) یعنی جنت بھی مل گئی اور جنت میں آپ کی رفاقت بھی مل گئی اس کے علاوہ

اور کیا چاہئے...... اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد۔

مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہئے
حاضری کا صلہ اور کیا چاہئے

✱ نماز میں کپڑوں کو سمیٹنا ممنوع ہے۔ (۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸)

✱ حضور علیہ السلام اتنا کھلا سجدہ کرتے کہ بکری کا بچہ اگر چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ (۱۱۰۷)

اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کا عالم کیا ہوگا؟

حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام چمڑے کے سرخ شامیانے میں تشریف فرما ہیں اور میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے وضو کا بچا ہوا پانی لیا تو لوگ اس کو حاصل کرنے کے لئے جھپٹنے لگے (ترجمہ وحید الزمان، علامہ) پھر جس کو پانی مل گیا اس نے جسم پہ مل لیا اور جس کو نہ مل سکا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ تر کیا (اور جسم پہ مل لیا) پھر حضرت بلال نے برچھا نکالا، اس کو گاڑا جبکہ حضور علیہ السلام سرخ لباس (جلہ) زیب تن کیے ہوئے تھے اور اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔ (پنڈلیوں تک) اور برچھے کی طرف کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔ میں نے انسانوں اور جانوروں کو برچھے کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔ (۱۱۲۰)

✱ نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے۔ (۱۱۲۹)

✱ سیاہ کتا شیطان ہے۔ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ (۱۱۳۷)

✱ حضور علیہ السلام تشریف لے گئے اور تم زمین سے خزانے نکال رہے ہو (۱۱۶۸) حضرت ابو ہریرہ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جو حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں تو حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد وہ خزانے ہمیں دے دیئے گئے اور یہ

Scanned with CamScanner

خوشحالی اس کا نتیجہ ہے۔

✳ مسجد نبوی میں تبدیلی (توسیع) کو لوگوں نے پسند نہ کیا لیکن حضرت عثمان نے کر دی۔ (۱۱۹۰) (بدعت حسنہ یہی تو ہے)

تصور شیخ کا مسئلہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے عرصہ بعد فرمایا: فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَاهُمْ۔ گویا میں اس وقت بھی حضور علیہ السلام کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں (۱۱۹۱) (ترجمہ علامہ وحید الزمان صحیح مسلم شرح نووی ج ۲، ص ۱۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تھوک کو کپڑے میں ملنے کا طریقہ کچھ اس انداز سے ہمیں سمجھایا۔

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ (۱۲۲۹) گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ حضور علیہ السلام اپنے کپڑے کو الٹ پلٹ کر (کے ہاتھوں میں مل) رہے ہیں (یہ مسئلہ بخاری کی منتخب احادیث میں "وہ تصور میں رہتے ہیں میرے" کے عنوان سے ہم نے تفصیل سے لکھ دیا ہے)

✳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات ہم آدھی رات تک حضور علیہ السلام کی انتظار کرتے رہے۔ آپ تشریف لائے، ہمیں نماز پڑھائی اور اپنے چہرۂ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے (اور منظر اتنا حسین تھا کہ) فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ فِىْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ (۱۴۴۹) گویا کہ میں اب بھی آپ کے دست کرم میں چاندی کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

✳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور علیہ السلام کا عید کے دن خطبہ ارشاد فرمانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ (۳۰۴۴) گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

لوگوں کو اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بٹھا رہے ہیں۔

✳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ (۲۸۳۳ تا ۲۸۳۹) گویا کہ میں آج بھی دیکھ رہی ہوں کہ حضور علیہ السلام کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکار رہے ہیں۔

✳ حضرت ابوموسیٰ نے حضور علیہ السلام کو مسواک کرتے دیکھ کر یہ منظر ہمیشہ یاد رکھا اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ عَلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ وَقَدْ قَلَصَتْ گویا میں اب بھی آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہونٹ کے نیچے ٹھہری ہوئی تھی۔ (۴۷۱۸)

✳ حضور علیہ السلام نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تا کہ شاہ روم کو خط لکھ کر اس پہ انگوٹھی سے (جس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ نقش تھے) مہر لگائیں کیونکہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِىْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ گویا میں آج بھی حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں اس انگوٹھی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ (۵۴۸۰)

تعلیم نبوی کا قابل رشک انداز

حضرت معاویہ بن حکم سلمی روایت کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر رہا تھا کہ دوران نماز کسی نمازی کو چھینک آ گئی۔ میں نے جواب میں: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَانُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَىَّ۔ کاش میری ماں مجھے رو چکی ہوتی (یعنی یہ دن دیکھنے سے پہلے میں مر چکا ہوتا' افسوس مع التعجب کے موقع پر یہ لفظ بولا جاتا ہے) تم لوگ کیوں مجھے گھور رہے ہو؟ (میں نے یرحمک اللہ ہی تو کہا ہے) یہ سن کر لوگوں نے (مجھے خاموش کرانے کے لئے) اپنے رانوں پہ ہاتھ مارنے شروع کر

Scanned with CamScanner

دیئے۔ بہرحال میں چپ تو ہو گیا (لیکن مجھے غصہ بہت آ رہا تھا) جب حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمالی۔

فَبِاَبِیْ ھُوَ وَاُمِّیْ مَا رَاَیْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ اَحْسَنَ تَعْلِیْمًا مِنْہُ فَوَاللّٰہِ مَا کَھَرَنِیْ وَلَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھُوَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (۱۱۹۹)

میرے ماں باپ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ قربان ہو جائیں۔ میں نے نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی کو ایسا دیکھا کہ آپ سے زیادہ اچھے طریقے سے تعلیم دینے والا ہو' اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے جھڑکا' نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ (بڑے پیار سے) فرمایا: دیکھو! نماز میں ایسا کلام نہیں کرنا چاہئے جو لوگوں کے کلام کے مشابہ ہو بلکہ نماز تو تسبیح' تکبیر اور تلاوت قرآن کا نام ہے یا جس طرح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا
تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

✷ اللہ کے بارے میں اشارہ کرنا ہو تو آسمان کی طرف کیا جائیگا۔ (ایضاً)

✷ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ سے نماز میں کلام کو منع فرمایا گیا۔ (۱۲۰۳)

✷ حضور علیہ السلام نے شیطان پہ قابو پالیا۔ (۱۲۰۹'۱۲۱۱)

✷ حضور علیہ السلام اپنی نواسی کو اٹھا کر نماز ادا فرمانا۔ (۱۲۱۲)

✷ منبر پہ قیام و رکوع کرنا۔ (۱۲۱۶)

✷ کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف نہ آؤ۔ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَاءِ کُمْ (۱۲۴۲)

✷ خواب میں مرغی ٹھونگ مارے تو تعبیر موت ہے۔ (۱۲۵۸)

✷ باتیں کرنے سے (اور گھر چلے جانے سے) نہ حضور علیہ السلام کی نماز ٹوٹی نہ صحابہ کرام کی (۹۳-۱۲۸۸)

✷ سورۂ نجم میں سجدے کی آیت میں غلطی سے حضور علیہ السلام کی زبان سے بتوں کی تعریف کے الفاظ نکلنے کا قول بالکل جھوٹ اور بے اصل ہے۔
(حاشیہ نووی بر صحیح مسلم ص ۲۱۵)

✷ رفع سبابہ در تشہد کی احادیث (۱۳۰۷ تا ۱۳۱۱)

زلف و رخسار کی بات

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتا کہ آپ (نماز کے اختتام پر) دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّہٖ (۱۳۱۵)

یہاں تک کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رخسار انور کی سفیدی (چمک) کو دیکھتا تھا۔

امام نووی نے تو اس حدیث سے امام شافعی اور جمہور سلف و خلف کا یہ فقہی استدلال نقل فرمایا ہے کہ نماز کے بعد دونوں طرف سلام پھیرنا چاہئے۔ یہ تو بڑا واضح استدلال ہے کیونکہ یمین و یسار کا صراحت کے ساتھ ذکر آ گیا۔ لیکن اہل محبت کو اس حدیث میں ایک عاشقانہ استدلال دکھائی دیا تو انہوں نے فرمایا: اگر حدیث سے دونوں طرف سلام پھیرنا ہی بیان کرنا مقصود ہوتا تو بات عن یمینہ و عن یسارہٖ پر ختم ہو جاتی۔ آگے رخسار کی سفیدی دیکھنے کی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ فرمایا: اس لئے کہ صحابہ کرام جہاں عبادت خدا میں مستغرق رہتے تھے وہاں زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی منہمک رہا کرتے تھے کیونکہ اس وقت ابھی یہ عقیدہ ایجاد نہیں ہوا تھا کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال آنے سے نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ کہاں خیال اور کہاں زیارت اور یہ عقیدہ بھی بیان کرنا مقصود ہے کہ جو لوگ قرآن میں والضحی

Scanned with CamScanner

والیل اذا سجٰی پڑھ کر بھی کہتے ہیں' صرف سیرت کی بات کرو یہ حسن و جمال کے تذکروں سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ ان کو بتانا تھا کہ ہم تو نماز میں بھی زلف و رخسار کی بات نہ کریں تو ہمارا گزارا نہیں ہوتا۔ تم کون ہوتے ہو عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدس مشن سے روکنے والے۔

منشا یہی ہے سلسلۂ قیل و قال کی
ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

بدعت کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص' جس کی سانس پھولی ہوئی تھی' مسجد میں آیا اور صف میں شامل ہو گیا اور اس نے یہ الفاظ کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں بہت زیادہ پاک اور بابرکت

نبی کریم علیہ السلام نے نماز مکمل فرمائی اور پوچھا: اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ۔ یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟

لوگ (ڈر کے مارے) خاموش ہو رہے۔ آپ نے پھر یہی سوال فرمایا اور ارشاد فرمایا: فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا۔ اس نے کوئی ناجائز الفاظ نہیں بولے۔ تب اس شخص نے کہا: حضور میں نے یہ الفاظ بولے ہیں۔ فرمایا: میں اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ میں نے دیکھا تیرے یہ الفاظ لینے کے لئے بارہ فرشتے ایک پر ایک آ رہے تھے کہ کون ان الفاظ کو (اللہ کی بارگاہ میں) لے کر جائے۔ (۱۳۵۷)۔ اس حدیث سے اگلی حدیث میں بھی ایک ایسے ہی واقعہ کا ذکر ہے۔ اس میں الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ اور فرشتوں کا ذکر نہیں بلکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔ مجھے تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے

الغرض جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ کام حضور نے نہ کیا لہٰذا بدعت ہے وہ بات حضور نے نہ فرمائی لہٰذا بدعت ہے تو کیا حضور علیہ السلام نے ان دونوں شخصوں کو فرمایا تھا کہ یہ الفاظ پڑھا کرو۔ جب نہیں فرمایا تھا تو انہوں نے اپنی طرف سے یہ الفاظ کہے اور حضور علیہ السلام نے منع نہ فرمایا کہ تم اپنی طرف سے دین میں اضافہ کر رہے ہو بلکہ ان کی تعریف فرمائی لہٰذا اچھا کام اگرچہ حضور علیہ السلام نے نہ بھی فرمایا ہو اس کے کرنے میں حرج نہیں ہے۔

✱ ذکر بالجہر نماز کے فوراً بعد حضور علیہ السلام کے دور میں معمول تھا۔ (۱۳۱۸)

✱ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔ نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو' جب تک کہ مجھے دیکھ نہ لو۔ (۱۳۶۵)

✱ حضور علیہ السلام حجرۂ انور سے نکلتے تو حضرت بلال اقامت کہتے۔
(۱۳۷۰)

✱ آرام طلبی کے ساتھ علم نصیب نہیں ہوتا۔

لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ (یحییٰ بن ابی کثیر ۱۳۹۰)

✱ گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم (۱۳۹۶)

✱ گرمی اور سردی دوزخ کے دو سانس ہیں (۱۴۰۱)

✱ ران پر ہاتھ مارنے کی حدیث (ہر راوی نے ران پہ ہاتھ مار کر حدیث بیان کی) (۱۴۶۹'۱۴۷۱)

✱ لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ۔ اگر تم نے اپنے نبی علیہ السلام کے طریقے کو چھوڑ دیا تو البتہ تم گمراہ ہو گئے۔ (۱۴۸۸) (صحابہ نماز باجماعت کا کس قدر اہتمام کرتے)

✱ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت پڑھنے والا ساری رات گویا نماز میں ہی گزارتا ہے۔ (۱۴۹۱)

Scanned with CamScanner

✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے مال و اولاد کے لئے حضور علیہ السلام کی دعائے برکت (۱۵۰۱)

میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر حضور علیہ السلام کے گھر کیساتھ ہومگر کیوں؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص کا گھر مدینہ شریف میں تمام گھروں سے دور تھا لیکن اس کی کوئی نماز جماعت سے مس نہیں ہوتی تھی' ہم لوگوں کو اس پر ترس آیا تو میں نے اس سے کہا! کاش تو ایک گدھا خرید لے (تاکہ اس پہ سوار ہو کر مسجد میں آجایا کرے اور) وہ تمہیں گرمی اور راستے کے کیڑے مکوڑوں سے بھی بچائے' اس نے کہا: وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِيْ مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سنو! میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ ہو۔

(حضرت ابی فرماتے ہیں) اس کی یہ بات مجھ پہ بڑی گراں گزری چنانچہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اس کی یہ بات حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو بلایا (اور پوچھا کہ یہ بات تو نے کیسے کہہ دی) تو اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ (دور سے چل کر مسجد میں آؤں اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کروں اور) اپنے قدموں کا اجر پاؤں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ۔ بیشک تمہیں اجر ملے گا تیری نیت کے مطابق (۱۵۱۶)

ایک روایت میں ہے کہ بعض لوگ جو مسجد سے دور رہتے تھے۔ انہوں نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں تو حضور علیہ السلام نے انہیں روک دیا اور فرمایا: اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً (دور سے چل کر آنے پر) تمہیں ہر قدم پہ ایک فضیلت ملتی ہے۔ (۱۵۱۸)

صحابہ کرام کہتے ہیں' آپ کا یہ فرمان سن کر ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ مَا كَانَ يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا (مسجد نبوی شریف کے) قریب آنے پہ اتنی خوشی نہ ہوتی۔

(۱۵۲۰)

✱ حضور علیہ السلام کے سامنے بعد نماز فجر صحابہ کرام کا زمانۂ جاہلیت کی باتیں کر کے ہنسنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکراتے رہنا۔ (۱۵۲۵)

✱ سب سے اچھی جگہ مسجد اور سب سے بری جگہ بازار (۱۵۲۸)

✱ امامت کا زیادہ حقدار بڑا قاری پھر بڑا عالم (۱۵۳۲)

وکان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) رَحِيْمًا رَّفِيْقًا

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیس دن تک رہے جبکہ ہم سب لوگ جوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نے حضور علیہ السلام کو بہت مہربان اور نرم (مزاج) پایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا کہ ہم واپس اپنے وطن جانا چاہتے ہیں تو آپ نے ہم سے پوچھا: تم کن لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ ہم نے عرض کیا اپنے اعزہ و اقرباء کو۔ پھر آپ نے فرمایا: اچھا جاؤ' ان کو دین سکھاؤ' جب نماز کا وقت ہو تو ایک شخص اذان دے دیا کرے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ نماز پڑھا دیا کرے۔ (کیونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے اس لیے زیادہ عمر والا ہی احق بالامامت تھا) (۱۵۳۵)

اس حدیث میں ہے: فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا (ہم نے نہیں بتایا بلکہ) خود حضور علیہ السلام نے محسوس فرمایا کہ ہم واپس جانا چاہتے ہیں' اس پر کسی نے کیا خوب کہا:

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے
بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے

✱ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ۔ نیند کرنے میں قصور نہیں۔ (قصور تو یہ ہے کہ بندہ جاگتے ہوئے جان بوجھ کر نماز قضا کر دے) رات کو جو کچھ ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ بتا دیا پانی کا ایک پیالا پورے لشکر کو کافی ہو گیا۔ آخر میں آپ نے خود پیا اور فرمایا: اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا۔ قوم کو پلانے والا خود آخر میں

Scanned with CamScanner

پڑتا ہے۔ (یہ سب کچھ حدیث نمبر ۱۵۶۲ میں دیکھئے)

* قضا ہو جانے والی نماز کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آئے اس کو ادا کرو۔ (۱۵۶۶)

* ابتداء ہر نماز کی دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئیں پھر سفر میں دو ہی رہیں اور حضر میں بڑھادی گئیں (۱۵۷۰)

* سفر پُرامن بھی ہو تو بھی نماز قصر ہی کرو۔ صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته۔ یہ اللہ نے تمہیں صدقہ (تحفہ) دیا ہے اس کو قبول کرو۔ (۱۵۷۳)

* سفر میں سنت ونفل ادا نہ کرنے کی چھوٹ ہے۔ (۱۵۷۹) (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں نے سفر میں سنتیں پڑھنی ہوتیں تو فرض ہی کیوں نہ پورے پڑھ لیتا)۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور......

سردی اور بارش کی رات گھر میں نماز پڑھ لینے کی رخصت (۱۶۰۰) (اہل حدیث حضرات کو سپیکر میں ضرور اعلان کرنا چاہئے) الا صلوا في الرحال حضرات۔ آج نماز گھروں میں ہی ادا کرلو اور اذان میں شہادتین کے بعد یہ اعلان ہونا چاہئے۔ چاہے نماز جمعہ ہی کی ہو (۱۶۰۴) کیونکہ اہل حدیث تو تبھی بن سکیں گے کہ ہر حدیث پہ عمل کریں ہم تو اہل سنت ہیں اور

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عزت رسول اللہ کا

دو نمازوں کو جمع کرنے کا مسئلہ

بغیر خوف اور سفر کے دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کا یہی معنی ہو سکتا ہے کہ یہ جمع صوری تھا کہ پہلی نماز کو آخری وقت میں اور دوسری کو ابتدائی وقت میں پڑھا گیا۔

(۱۶۲۸) ورنہ جو خرابیاں لازم آئیں گی ان کے تصور سے روح کانپ اٹھتی ہے۔

یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور خود آپ سے حضرت ابوالشعثاء نے عرض کیا: اظنه اخر الظهر و عجل العصر۔ میرا خیال ہے حضور علیہ السلام نے ظہر کو آخر وقت میں تاخیر کے ساتھ اور عصر کو اوّل وقت میں جلدی پڑھا ہوگا۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ کیا ہوگا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ وانا اظن ذلك۔ میرا بھی یہی خیال ہے (۱۶۳۴)۔ اب وہ لوگ بتائیں جو عرفات و مزدلفہ کے علاوہ ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں ادا کرتے ہیں۔ ان کا کیا خیال ہے اور ان الصلوة كانت على المؤمنين كتابًا موقوتًا۔ نماز اہل ایمان پہ وقت باندھا فرض ہے۔ اس آیت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

* امام کو نماز پڑھا کر دائیں بائیں مڑ کر بیٹھنے کی اجازت ہے۔ (۱۶۳۸)
حضور علیہ السلام کا اکثر دائیں جانب مڑ کر بیٹھنا۔ (۱۶۴۰)

جماعت کھڑی ہو تو فجر کی سنتوں کا کیا کیا جائے؟

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ (۱۶۴۴) (جب اقامت ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض کے۔ فجر کی سنتوں کی اہمیت کے پیش نظر بہت سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان جماعت کھڑی ہوتی اور اس کو پا لینے کی امید پہ) مسجد کے کسی کونے میں ادا کرلیا کرتے تھے جیسا کہ معجم طبرانی کبیر ج ۹، ص ۲۷۷ پہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ جاء ابن مسعود والامام يصلي الصبح فصلي ركعتين الي سارية ولم يكن صلي ركعتي الفجر۔ وہ اس وقت مسجد میں تشریف لائے جبکہ فجر کی جماعت ہو رہی تھی تو آپ نے ایک ستون کی اوٹ میں فجر کی سنتیں ادا فرمائیں جو آپ پہلے ادا نہ کر سکے تھے اور آپ کا یہ معمول مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲، ص ۲۵۱ میں بھی بیان ہوا۔

Scanned with CamScanner

حضرت سعید بن جبیر علیہ الرحمۃ کے بارے میں ہے کہ وہ اس وقت مسجد میں تشریف لائے کہ جب صبح کی جماعت کھڑی تھی۔ فصلی قبل ان یلج المسجد عند باب المسجد تو آپ نے مسجد کے دروازے کے پاس پہلے سنتیں ادا کیں پھر جماعت کے ساتھ شامل ہو گئے۔ مصنف ج ۲' ص ۲۵۱' مسند احمد ج ۱' ص ۷۷ پہ حضرت علی المرتضیٰ کا بھی یہی طریقہ نقل کیا گیا ہے۔

مؤطا امام مالک میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ رات کو وتر نہ پڑھ سکے اور صبح کی جماعت کھڑی ہو گئی تھی۔ آپ نے پہلے وتر ادا فرمائے پھر صبح کی جماعت میں شامل ہوئے۔ (ص ۱۱۱) السنن الکبریٰ بیہقی میں تو معنون حدیث کے آخر میں یہ الفاظ موجود ہیں (جب اقامت ہو جائے تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض کے) الا رکعتی الفجر سوائے فجر کی دو رکعت (سنتوں) کے۔ (ج ۲' ص ۴۸۳) لہٰذا غیر مقلدین کا اس مسئلہ کی وجہ سے احناف کو کوسنا اور نعوذ باللہ جہنمی قرار دینا جیسا کہ حکیم صادق سیالکوٹی نے صلوٰۃ الرسول ص ۴۲ پہ اور جماعت غرباء اہل حدیث کے مفتی عبدالستار نے فتاویٰ ستاریہ ج ۳' ص ۴۰ پہ لکھا' زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یہ فتوے صرف احناف پہ نہیں لگ رہے بلکہ براہ راست صحابہ کرام پہ بھی لگ رہے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی

کیا یہ بدعت ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں نے حضور علیہ السلام کو کبھی نماز چاشت ادا کرتے ہوئے نہ دیکھا۔ وانی لا سبحها۔ اور میں ضرور پڑھتی ہوں کیونکہ حضور علیہ السلام کبھی ایک کام پسند فرماتے مگر اس خوف سے نہ کرتے کہ لوگ بھی کرنے لگیں گے تو کہیں فرض نہ ہو جائے۔ (۱۶۶۲) (اس سے اوپر والی روایت میں حضرت عائشہ ہی سے ہے کہ حضور علیہ السلام سفر سے تشریف لاتے تو نماز چاشت ادا فرماتے لیکن اس سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ ایک کام حضور علیہ السلام نے کبھی کبھار کیا ہو تو اس کو اگر کوئی

ہمیشہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور اس پہ یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ جب حضور علیہ السلام نے یہ کام ہمیشہ نہیں کیا تو تو کیوں کرتا ہے؟ اور یہ بھی ایک طرح کا نیا کام ہے اور کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ جس طرح بعض لوگوں کی عادت سی بن گئی ہے کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں) بر سبیل تذکرہ یہ روایت بھی پیش نظر رہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اتنی زبردست مصروفیت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح بن کر مکہ میں داخل ہو رہے ہیں' لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امّ ہانی بنت عبدالمطلب کے ہاں تشریف لے گئے۔ غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز چاشت ادا فرمائی۔ (۱۶۶۸-۶۹)

* انسان کے ہر جوڑ پہ جو ہر صبح صدقہ لازم ہوتا ہے وہ اس طرح اترتا ہے کہ ایک بار الحمدللہ کہنا یا سبحان اللہ کہنا یا اللہ اکبر کہنا' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر الگ الگ صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب پہ حاوی ہیں۔ (۱۶۷۱)
* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا حدیث کی روایت میں ایک انداز اوصانی خلیلی میرے پیارے محبوب نے مجھے یوں فرمایا۔ (۱۶۷۲)
* حضور علیہ السلام نے صبح کی سنتیں ہمیشہ بہت ہلکی پھلکی ادا فرمائی ہیں۔ (۱۶۸۴)
* روزانہ بارہ رکعت نماز (نوافل و سنتیں) پڑھنے والے کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (۱۶۹۴-۹۵)
* صحابی نے حضور علیہ السلام کے سر انور پہ ہاتھ رکھ کر بات کی۔ (۱۷۱۵)
* مرغ کی آواز پر حضور علیہ السلام رات کو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ (۱۷۳۰)
* حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ فان خلق نبی اللہ کان القرآن۔ اللہ کے نبی علیہ السلام کا خلق قرآن ہی تو تھا۔ (یعنی قرآن کی

Scanned with CamScanner

مکمل تفسیر کہ جس چیز کا حکم قرآن میں ہے' آپ کا اخلاق اس کا آئینہ دار تھا)۔ (۱۷۳۹)

✷ حضور علیہ السلام تہجد کی بھی قضا فرماتے۔ (۴۳-۴۴-۱۷۴۴)

✷ رات کا وظیفہ رہ جائے اور اس کو فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو گویا رات کو ہی پڑھا ہے۔ (كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ الَّيْلِ) (۱۷۴۵)

✷ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر بندوں کو اپنی بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ (۱۷۷۲ تا ۱۷۷۷)

✷ شب قدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی صبح سورج بغیر شعاع کے نکلتا ہے۔ (۱۷۸۵)

✷ دعائے نور کا حوالہ (۱۷۸۸'۱۷۹۴'۱۷۹۹)

✷ حضور علیہ السلام کا نیند میں خراٹے لینا (۱۷۹۲)

✷ نبی علیہ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ (۱۷۹۳)

✷ تہجد کی ایک ہی رکعت میں سورۃ بقرہ' آل عمران دو مرتبہ اور سورۃ نساء کی تلاوت وہ بھی ٹھہر ٹھہر کر (۱۸۱۴)

✷ تہجد کے لئے نہ اٹھنے والے کے کانوں میں شیطان کا بول کرنا (۱۸۱۷)

✷ حضرت علی المرتضٰی کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خفگی کا معاملہ (۱۸۱۸)

✷ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ نماز کا کچھ حصہ (نوافل وسنن) گھروں میں ادا کیا کرو۔ (۱۸۲۰) اس سے گھر میں بہتری ہوگی۔ (۱۸۲۲)

✷ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (۱۸۲۴)

✷ سب سے پسندیدہ کام ہمیشگی والا ہے۔ (۱۸۳۴'۱۸۳۰)

(احب الاعمال الی اللہ ادومها)

(اس کے بعد کتاب فضائل القرآن کا آغاز ہو رہا ہے)

✷ قرآن تیزی کے ساتھ سینوں سے نکلتا ہے (یعنی جو اس کو پڑھنے سے اعراض کرتا ہے یہ بھی اس کے سینے میں نہیں ٹھہرنا چاہتا کیونکہ بے نیاز کا کلام ہے اگر تو نہیں پڑھتا تو اس کو لاکھوں پڑھنے کے لئے بے تاب بیٹھے ہیں) (۱۸۴۱)

✷ جو قرآن پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے اس کو دوہرا اجر ملتا ہے۔ (۱۸۶۳)

اللہ تعالیٰ نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر ان کو یاد فرمایا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خوبصورت آواز عطا فرما رکھی تھی کہ حضور علیہ السلام نے ان کی قرات سن کر انہیں فرمایا:

لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ (۵۲-۱۸۵۱)

(اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور خلافت میں نماز تراویح کے لئے انہی کو امام مقرر فرمایا)

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے انہیں قرآن سنانے کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کی: اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ۔ حضور! میں آپ کو سناؤں؟ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے۔ فرمایا: میرا دل چاہ رہا ہے اپنے علاوہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں' انہوں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی اور جب فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ...... کی آیت پر پہنچے (سر جھکا کر بڑی کیفیت میں پڑھ رہے تھے) کسی نے چٹکی کاٹی' سر اٹھایا' دیکھا تو حضور علیہ السلام کے آنسو بہہ رہے تھے۔ (۱۸۶۷)

(کیونکہ اس آیت میں حضور علیہ السلام کی علوشان کا ذکر ہے کہ ہر نبی اپنی امت کا گواہ ہوگا اور حضور علیہ السلام ساری کائنات پر گواہ ہوں گے تو یہ رونا خوشی کا رونا تھا)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابی سے فرمایا:

اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ

مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن مجید (سورۃ البینہ) کی تلاوت کروں۔ انہوں نے عرض کیا: اَللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اَللّٰہُ سَمَّاكَ لِیْ۔ ہاں ہاں اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ تیرا نام لیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابی نے (خوشی کی انتہا میں) رونا شروع کر دیا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کا رب الافلاک نے نام لیا اور یہ نتیجہ تھا محبت قرآن اور اتباع صاحب قرآن کا) (۶۵-۱۸۶۴)

✸ نماز میں تین آیات پڑھنا تین حاملہ اونٹیاں پانے کے برابر ہے۔ (۱۸۷۲)

✸ سورۃ اخلاص ثلث قرآن ہے۔ (۱۸۸۶) اس سے جو محبت کرتا ہے وہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ (۱۸۹۰) اَنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہٗ۔

✸ قرآن کو زیادہ جاننے والے آزاد کردہ غلام کو گورنر مکہ بنا دیا گیا۔ ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ اخرین۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب کئی اقوام کو (جو اس پر عمل کریں گی) بلند کرے گا اور کئی قوموں کو (جو اس سے منہ موڑیں گی) پست فرمادے گا۔ (۱۸۹۷)

✸ سات قرات (سبعة احرف) کا ذکر (۱۸۹۹) (اس سے مراد سات مضامین بھی ہو سکتے ہیں۔ وعدہ، وعید، محکم، متشابہ، حلال، حرام، قصص، امثال، سات قواعد تجوید بھی جیسے ادغام، اظہار، تفخیم، ترقیق، امالہ، مد، قصر۔ کیونکہ اہل عرب کا ان قواعد میں اختلاف تھا۔ مثلاً اگر کسی لفظ میں کسی کے لئے ادغام کرنا آسان ہے تو وہ ادغام کر لے دوسرا نہ کرنے میں آسانی سمجھے تو نہ کرے۔ سات قرات مراد ہوں تو بھی اجازت ضرورت کی بنا پر تھی۔ لہٰذا اب سات قرات میں پڑھنے سے پرہیز کیا جائے بالخصوص مجمع عام میں۔ اس کی تفصیل اسی حدیث کے تحت نووی شرح مسلم میں دیکھی جا سکتی

ہے۔ (۲۷۳،۲۷۲)

خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے قرآن پاک کی تلاوت کے سلسلہ میں اپنی امت کے لئے آسانی پیدا کرنے کی تین بار دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے سات قرات پہ قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا: اب تین دعائیں بھی کر لیں (جو بہر صورت مقبول ہی مقبول ہیں) میں نے دو دعائیں اپنی امت کی بخشش کے لئے کیں۔

وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ (١٩٠٤)

اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے سنبھال رکھی ہے جس دن تمام مخلوق کو میری ضرورت ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ (علیٰ نبینا وعلیہ السلام) بھی میری طرف ہی رغبت کریں گے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس موقع کے لئے ہی کہا۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

اس میں اس عقیدے کا زبردست رد ہے کہ حضور علیہ السلام ایک چٹھی رساں کی طرح ہمیں قرآن دے کر چلے گئے۔ اب ہمیں آپ کی ضرورت نہیں۔ نعوذ باللہ۔

جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت ہے اور حضور علیہ السلام کے بغیر ان کا گزارہ نہیں تو تو کس کھیت کی مولی ہے۔ کہیں حضور علیہ السلام تیرا یہ گستاخانہ عقیدہ دیکھ کر یہ نہ فرمادیں کہ اگر تجھے میری ضرورت نہیں تو جا دفع ہو جا مجھے بھی تیری ضرورت نہیں۔ پھر

Scanned with CamScanner

اس دن آ کڑ تے مغروری نکل جاوے گی تیری
جس دن کہیا سرور عالم ایہہ نیں امت میری

✷ نماز کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کا جواز (لیکن یہاں فرضی نماز کا ذکر نہیں ہے) (۱۹۰۸، ص د ۳۷)

✷ استواء (زوال) کے وقت نماز جنازہ بالاجماع مکروہ نہیں ہے۔

لان صلوٰۃ الجنازہ لاتکرہ فی ھذا الوقت بالاجماع۔ (حاشیہ ص ۲۷۶)

زیر حدیث: کان رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ینھانا ان نصلی فیھن وان نقبر فیھن موتانا

✷ ایک فرمان کو حضور علیہ السلام سات مرتبہ سے زیادہ بھی (مختلف مواقع میں) دہراتے تھے۔ (حدیث نمبر ۱۹۳۰) کے آخری الفاظ۔

✷ حضور علیہ السلام عصر سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے تھے (ظہر کی بعد والی دو سنتیں۔ قاضی عیاض بحوالہ صحیح مسلم شرح نووی علامہ وحید الزمان) جو اگر کبھی رہ جاتیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) عصر کے بعد ان کی قضا فرماتے۔ (۱۹۳۴)

✷ اذان مغرب کے بعد اور نماز سے پہلے والی دو رکعت کو خلفائے راشدین مستحب نہ جانتے تھے۔ (صحیح مسلم شرح نووی۔ علامہ وحید الزمان، اس کے بعد کتاب الجمعہ کا آغاز ہو رہا ہے)

✷ حضرت عمر فاروق نے ایک صحابی (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو جمعہ کے دن مسجد میں دیر سے آنے پر غصے میں آ کر فرمایا:

ایۃ ساعۃ ھذا۔ یہ کون سا وقت ہے آنے کا؟ (۵۶-۱۹۵۵)

✷ جمعہ کو جلدی مسجد میں آنے کا ثواب (اونٹ، گائے، دنبہ، مرغی اور انڈے) کے برابر (۸۴-۱۹۶۳)

معلم علم و حکمت ﷺ کا علاج کرنے والا اپنا علاج کروا بیٹھا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص ضماد نامی مکہ میں آیا جس کا تعلق قبیلۂ ازدشنوءہ سے تھا اور وہ آسیب وغیرہ کا علاج کرتا تھا، اس نے مکہ کے کچھ بے وقوف لوگوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم، نعوذ باللہ) مجنون ہیں تو اس نے کہا میں انہیں دیکھتا ہوں شاید اللہ انہیں میرے ذریعے شفا دے دے۔ چنانچہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں جنون وغیرہ کا علاج کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے میرے ہاتھ پر شفا دے دیتا ہے۔ کیا آپ خواہش رکھتے ہیں کہ میں آپ کا علاج کروں؟ حضور علیہ السلام نے یہ خطبہ پڑھا:

ان الحمدللہ نحمدہ و نستعینہ من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلاھادی لہ واشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ امابعد

اس نے یہ خطبہ سنا اور عرض کیا: اَعِدْ عَلَیَّ کَلِمَاتِکَ ھٰٓؤُلَآءِ یہ کلمات دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ آپ نے دوبارہ یہ الفاظ ادا کئے پھر سہ بارہ۔ تو اس نے کہا: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ وَقَوْلَ السَّحَرَۃِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ کَلِمَاتِکَ ھٰٓؤُلَآءِ۔ میں نے کاہنوں، جادوگروں کی باتیں سنی ہیں۔ شعراء کے اشعار سنے ہیں لیکن ایسا کلام کبھی سننے کو نہیں ملا۔

وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ۔ آپ کے کلمات تو بلاغت کے سمندر کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ھَاتِ یَدَکَ اُبَایِعْکَ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ اپنا ہاتھ آگے کیجئے میں اسلام پہ آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، فَبَایَعَہٗ۔ پس حضور علیہ السلام نے اس کو بیعت فرمایا۔ دائرہ اسلام میں داخل فرما دیا بلکہ اس نے اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کی (کہ اپنی قوم کو بھی اسلام میں لائے گا) الغرض! جو ہمارے حضور کا علاج کرنے کی بات کر رہا تھا وہ اپنے کفر کا علاج کروا بیٹھا۔ (۲۰۰۸) اور

۔ گر کر قدموں پہ قربان ہو گیا
پڑھ کر کلمہ مسلمان ہو گیا

٭ خطبہ مختصر (اور نماز لمبی) عقلمند ہونے کی نشانی ہے۔ (۲۰۰۹)

٭ بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ۔ تو بہت بُرا خطیب ہے (حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو فرمایا: جس نے خطبہ پڑھا اور من یعص اللہ ورسولہ کی بجائے من یعصھما پڑھا) (۲۰۱۰)

ہمارا اور حضور علیہ السلام کا ایک ہی تنور تھا

حارثہ کی بیٹی فرماتی ہیں کہ میں نے سورۃ قاف حضور علیہ السلام کے منہ مبارک سے سُن کر یاد کی ہے۔ (مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعۃ المبارک کو منبر پر جلوہ گر ہو کر لوگوں کے سامنے خطبہ میں یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔ (بنت حارثہ یعنی ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے پوچھا گیا ہوگا کہ آپ نے کس طرح حضور علیہ السلام کی زبان سے اس سورۃ کو سن کر یاد کرلیا تو انہوں نے فرمایا: وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا (۱۵-۲۰۱۴)

ہمارا اور حضور علیہ السلام کا تنور ایک ہی تھا۔ سبحان اللہ! حضور علیہ السلام کے ساتھ اپنا قرب بیان کرنے کا کیسا پیارا انداز ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب رہا کرتے تھے کہ ہمارا تنور بھی ایک ہی تھا جس پر ہم بھی روٹیاں پکایا کرتے اور حضور علیہ السلام کے گھر والے بھی۔ کاش یہ عاجز اس تندور پر نوکر و خادم ہوتا۔

قریب مصطفیٰ ہے کوئی کوئی
مزے یہ لوٹتا ہے کوئی کوئی

٭ حضور علیہ السلام خطاب فرماتے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے، اس سے زیادہ ہاتھوں کو حرکت نہ دیتے تھے۔ (۲۰۱۶)

٭ جمعہ کے فرضوں کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ذکر (۲۰۳۷) اور دو رکعتیں

پڑھنے کا ذکر (۲۰۴۱) (لہٰذا چار بھی پڑھ لو اور دو بھی یہی مذہب حنفی ہے۔ کتاب الجمعہ کی احادیث تمام ہوئیں اس کے بعد کتاب صلوٰۃ العیدین کا آغاز ہوتا ہے)۔

٭ حضور علیہ السلام نے چندہ دینے والی عورتوں کو فرمایا: هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ أَبِيْ وَأُمِّيْ. لاؤ (چندہ) میرے ماں باپ تم پہ قربان (۲۰۴۴)

٭ حضور علیہ السلام استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ (نمبر ۲۰۷۶) (کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر مبالغہ کے ساتھ نہ اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جائے ورنہ تو تیس احادیث میں دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔)
(صحیح مسلم شرح نووی)

٭ حضور علیہ السلام کی دعا سے پورا ہفتہ بارش ہوتی رہی (۲۰۷۸) وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ۔ (یہاں تک کہ مدینہ کے) باہر سے جو بھی آیا اس نے خیر وارزانی کی خبر دی۔ (۲۰۷۹)

قربِ خدا کی لذت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا ہٹا (کر گریبان کھول) دیا یہاں تک کہ آپ (کے جسم انور) پر بارش ہوتی رہی۔ ہم نے عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا۔ حضور! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ فرمایا: اس لیے کہ یہ (مینہ) ابھی میرے رب کے پاس سے آ رہا ہے۔ (۲۰۸۳)

غازی عبدالرشید علیہ الرحمۃ نے جب ایک گستاخ کو واصل فی النار کیا اور اس کے بدلے ان کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ جب تختۂ دار پہ چڑھایا گیا اور پھانسی کا پھندا لٹکایا گیا تو آپ نے پھانسی کے پھندے کو چوم کر خود ہی گلے میں ڈال لیا اور فرمایا: اے مجھے میرے رب سے ملانے والے تو نے اتنی دیر کہاں لگا دی۔

مزے یہ لوٹتا ہے کوئی کوئی

خوفِ خدا کا عالم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بادل یا آندھی آتی یا بجلی کڑکتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک بدل جاتا، کبھی باہر تشریف لے جاتے کبھی اندر آتے، کبھی آگے کو چلتے کبھی پیچھے کو۔ پھر اگر بارش ہو جاتی تو آپ کی گھبراہٹ ختم ہو جاتی، خوف جاتا رہتا اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پہ ظاہر ہو جاتے۔ اس موقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَ خَیْرَمَا فِیْهَا وَ خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بہتری کا طالب ہوں اور جو اس میں ہے اس کی بہتری اور پناہ طلب کرتا ہوں اس کے شر سے اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں پانی ہوگا جبکہ آپ کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے) فرمایا: اے عائشہ! اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّكُوْنَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰی اُمَّتِیْ۔ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب نہ ہو جو میری امت پہ بھیجا گیا ہو۔ (۲۰۸۴) دوسری روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: کہیں ایسا نہ ہو جیسے قوم عاد نے بادل دیکھ کر کہا تھا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ یہ بادل ہم پر برسے گا (لیکن وہ تو عذاب الٰہی تھا) (۲۰۸۵)

خوف خدا کی انتہا ہے باوجود یکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا: مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ۔ آپ کے ہوتے ہوئے عذاب نہیں آسکتا۔ سچ کہا کسی نے:

نزدیک آں را بیش بود حیرانی

جب امام الانبیاء اور سید المعصومین اپنے رب سے اس قدر ڈرتے ہیں تو ہم جو

کہ سراپا گناہ ہیں، ہمیں کتنا ڈرنا چاہئے اور کتنا ڈرتے ہیں۔ کوئی بندہ کسی بڑے سے بڑے درجے میں جا کر بھی خوف خدا سے بے نیاز نہیں ہو سکتا بلکہ جتنا درجہ بلند ہوتا جاتا ہے اتنا ہی خوف الٰہی بڑھتا جاتا ہے۔ ضروری ہے کہ ہر بندہ ہر وقت اپنے رب کے عذاب سے ڈرتا رہے اور ہر آن صفات باری تعالیٰ میں مراقبہ کرتا رہے اور اللہ کی پناہ میں رہنے کی دعا کرتا رہے۔

عاشقاں راسہ علامت اے پسر
رنگ زردو آہ سر دو چشم تر

✱ حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا (۲۰۸۹)۔ جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو بہت روتے اور کم ہنستے (اس کے بعد کتاب الجنائز کا آغاز ہو رہا ہے)

✱ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اپنے مرنے والوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔ (۲۱۲۳)

ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا تھا، کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا

ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں، اے اللہ مجھے اس مصیبت کا ثواب عطا فرما اور اس (نعمت کے بدلے جو مجھ سے لے لی گئی) اچھی (نعمت) عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز اس کو عطا فرمائے گا''۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابو سلمہ کا وصال

Scanned with CamScanner

ہوگیا۔ میں نے یہی دعا پڑھی اور (ساتھ ساتھ دل ہی دل میں) کہتی: اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ بھلا ابوسلمہ سے بہتر کون ہوسکتا ہے کیونکہ ان کا گھر وہ پہلا گھر ہے جس نے حضور علیہ السلام کی طرف ہجرت کی۔ (میں دعا پڑھتی رہی تا آنکہ) اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہ کے بدلے (اپنا محبوب عطا فرما دیا اور) مجھے حضور علیہ السلام جیسا شوہر دے دیا۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کو حضور علیہ السلام نے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا تو حضرت ام سلمہ نے کہا: میری ایک بیٹی بھی ہے اور مجھ میں غصہ بھی ہے۔ حضور علیہ السلام نے کہلا بھیجا:

اَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُوا اللّٰهَ اَنْ یُّغْنِیَهَا عَنْهَا وَادْعُو اللّٰهَ اَنْ یَّذْهَبَ بِالْغَیْرَةِ (۲۱۲۶)

ہم اس کی بیٹی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بیٹی کے فکر سے بے غم کر دے گا اور اس کے غصے کے لئے بھی دعا کروں گا' اللہ تعالیٰ اس کو ختم فرما دے گا۔ دوسری روایت میں بجائے مندرجہ بالا دعا کے مندرجہ ذیل دعا کا ذکر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً (۲۱۲۸)

اے اللہ! مجھے اور اس (میرے شوہر) کو بخش دے اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

اپنے نواسے کی وفات پہ امام الانبیاء کا رونا

✷ اپنے نواسے کی وفات پر حضور علیہ السلام کی چشمان مقدس آنسوؤں سے بہنے لگیں اور فرمایا: هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ (۲۱۳۵) (پوچھا گیا یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا) یہ (رونا جس میں بے صبری اور چیخنا چلانا نہیں ہے) رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس پہ رحم فرماتا

ہے جو دوسروں پہ رحمت کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت تھا تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کے ساتھ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام کی حالت یہ تھی کہ وہ خود فرماتے ہیں: مَا عَلَیْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ۔ نہ ہمارے پاؤں میں جوتے تھے نہ موزے' نہ جسموں پہ قمیص تھی' نہ سر پر ٹوپیاں اور ہم دس سے زیادہ لوگ تھے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ حضرت سعد کی حالت دیکھ کر حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام بہت روئے۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ یُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ اَوْ یَرْحَمُ (۲۱۳۷-۳۸)

اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسوؤں اور دل کے غم پہ عذاب نہیں فرماتا وہ تو اس پر عذاب فرماتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا اور اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی زبان سے اچھی بات نکلے تو رحم کرتا ہے اور اگر بُری بات نکالی جائے تو عذاب کرتا ہے)۔

✷ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔ صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔ (۲۱۳۹) (جب رونا صبر کے خلاف نہیں ہے تو جن احادیث میں یہ ہے۔ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَیِّ۔ زندہ کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔ (۲۱۴۵) اس سے وہ رونا مراد ہے جو جزع وفزع والا ہو اور ایسے رونے سے میت نے یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ میرے مرنے پہ بھی یہ ایسا ہی کریں گے۔ مرتے وقت منع نہ کیا ہو یا ایسا رونا رونے کی وصیت کر گیا ہو یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کے مطابق یہ فرمان یہودیوں کے بارے میں ہے۔ (۲۱۴۷' ۲۱۵۳)

✷ حضور علیہ السلام نے نوحہ کو حرام فرمایا لیکن ایک عورت کو ایک قبیلے میں جا کر نوحہ کرنے کی اجازت دی۔ (۲۱۶۵) اس پہ علامہ وحید الزماں لکھتے ہیں "شارع

(علیہ السلام) کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں کسی کو خاص کر دیں۔ (صحیح مسلم شرح نووی)

✷ حضور علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو اپنی تہبند کا کفن پہنایا۔ (۲۱۶۸) یعنی برکت کے لئے (صحیح مسلم شرح نووی از علامہ وحید الزمان' ص ۳۷۹ یعنی بدن سے لگا رہے تاکہ برکت کا موجب ہو۔ (ص ۳۸۰)

✷ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے کفن کے لئے رکھا ہوا کپڑا یہ کہہ کر بیچ دیا اور قیمت خیرات کر دی۔ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا۔ اگر اللہ تعالیٰ کو یہ کپڑا (اتنا ہی) پسند ہوتا تو اس میں اس کے نبی کو کفن دے دیا جاتا۔ (۲۱۷۹) (کیونکہ یہ حلہ یا چادر ان کپڑوں میں آیا تھا جو حضور علیہ السلام کے کفن کے لئے منگوائے گئے تھے)۔

✷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بہت روایتیں کرنے کی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو شبہ ہوا تو حضرت عائشہ سے تصدیق چاہی اور انہوں نے تصدیق فرما دی۔ قَالَتْ صَدَقَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ۔ ابوہریرہ نے جو کہا ہے سچ کہا ہے۔ (۹۵-۲۱۹۴)

✷ جنازے میں چالیس آدمی ہوں جو شرک نہ کرتے ہوں تو مردے کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ (۲۱۹۹)

✷ حضور علیہ السلام نے دو جنازوں کو دیکھ کر وَجَبَتْ فرمایا۔ جس کی تعریف کی گئی اس کے لئے جنت واجب دوسرے کے لئے جہنم واجب کیونکہ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ (تین بار فرمایا) تم زمین پہ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ (زبان خلق نقارہ خدا است) (۲۲۰۰)

عظیم الشان معجزہ

✷ حضور علیہ السلام نے نجاشی (اصحمہ شاہ حبش) کی موت کی اسی دن خبر دے دی جس دن اس کا وصال ہوا (نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ) (۲۲۰۴) و فیه معجزة ظاهرة لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا

علامه بموت النجاشي وهو في الحبشة في اليوم الذي مات فيه۔

(نووی حاشیہ صحیح مسلم ۳۰۹)

وحید الزمان صاحب نے اس حدیث کے تحت غائبانہ نمازِ جنازہ کی آڑ میں حنفیوں کیخلاف تو اپنے بغض کا اظہار کر دیا ہے لیکن حضور علیہ السلام کے اس ظاہر و باہر معجزے کو بیان کرنے کی توفیق نہیں ہوئی حالانکہ جس نووی کی شرح کر رہے ہیں انہوں نے بڑے اہتمام سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا ذکر فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "اس میں حضور علیہ السلام کا واضح معجزہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سینکڑوں میل دور) اس دن نجاشی کی موت کی لوگوں کو خبر دے رہے ہیں جس دن اس کا حبشہ میں انتقال ہوا۔ (اس حدیث میں اور حدیث ۲۲۱۱ میں صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ حضور علیہ السلام نے چار تکبیرات کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی اور علامہ وحید الزمان نے بھی لکھا کہ اس سے تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے۔ (صحیح مسلم شرح نووی ج ۲' ص ۳۸۸' حاشیہ ۲۲ و ص ۳۹۰' حاشیہ ۲۴)

✷ حضور علیہ السلام کی نماز یا دعا سے تمام قبریں روشن ہو گئیں جو کہ پہلے اندھیرے سے بھری ہوئی تھیں۔ (۲۲۱۵)

✷ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا (۲۱۸) (اختلاف کی تفصیل نووی میں دیکھئے حاشیہ ص ۳۱۰)

✷ احادیث کو یاد کرنے والا طالب علم مجلس صحابہ میں بیٹھ کر بات نہ کرنا۔ ادب و احترام کی وجہ سے کہ مجھ سے بزرگ حضرات تشریف فرما ہیں۔ (۲۲۳۷)

✷ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت فرماتی کہ میری قبر بھی حضور علیہ السلام کی قبر انور کی طرح (لحد یعنی سامی والی) بنانا اور کچی اینٹیں لگانا۔ (۲۲۴۰)

✷ صحابہ کرام نے حضرت سعد کے جنازے کو مسجد میں لانے پہ اعتراض کیا۔

اس سے فقہ حنفی کی تائید ہوتی ہے کہ اکثریت مسجد میں جنازہ پڑھنے کی قائل نہ تھی۔
(۲۲۵۳)

✱ حضرت عائشہ صدیقہ کو حضور علیہ السلام نے محبت سے سینہ میں مکہ مارا کیوں؟ ایمان افروز واقعہ کے لئے پڑھئے حدیث نمبر ۲۲۵۶)

✱ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب زیارت کیا کرو۔ (۲۲۶۰) (نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔ یہاں کتاب الجنائز مکمل ہوئی اور اس کے بعد کتاب الزکاۃ کا آغاز ہوتا ہے)

✱ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ (۲۲۷۷) چچا باپ ہی کے برابر ہوتا ہے (ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اس لیے کہ وہ فقیر تھا فاغناہ اللہ۔ پس اللہ نے اس کو غنی کر دیا)

✱ سورۃ زلزال کی آخری دو آیات جامع اور بے مثل ہیں (۲۲۹۰) کا آخری حصہ۔

✱ احد برابر سونا بھی میرے پاس ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تین دن میرے پاس رہے مگر وہ دینار جو قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں باقی سب کچھ ایسے ایسے (ہاتھوں ہاتھ) لوگوں میں بانٹ دوں۔ (۲۳۰۴)

✱ اگر حکمرانوں کی طرف سے ملنے والی مراعاتِ دین پہ اثر انداز ہوں تو دین بچاؤ اور مال چھوڑ دو (فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ (۲۳۰۷)

✱ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے جو دن رات خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا (۲۳۰۸)

✱ بہترین مال وہ ہے جو اپنے گھر والوں پہ خرچ کیا جائے۔ (۲۳۱۰)

✱ حضرت ابوطلحہ انصاری نے اپنا باغ (بیرحاء) راہ خدا میں تقسیم کر دیا۔
(۲۳۱۵)

✱ اگر تنگدستی ہے تو خاوند بیوی کو اور بیوی خاوند کو صدقہ دے سکتے ہیں۔

(۲۳۱۸)

ہر نیکی صدقہ ہے كُلُّ مَعْرُوْفَةٍ صَدَقَةٌ

اس حدیث کا نمبر ۲۳۲۸ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس کے بعد صدقہ کی بہت ساری انواع کو احادیث میں بیان فرمایا گیا۔ مثلاً یہ کہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں غرباء صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: مال و دولت والے تمام کا تمام اجر لے گئے کہ ہماری طرح نماز روزے کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ بھی دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ کا انتظام اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے بھی فرما دیا ہے اور وہ اس طرح کہ ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اچھی بات سکھانا صدقہ ہے' بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ (خلاصہ حدیث ۲۳۲۹)

پیچھے چاشت کی نماز کے بارے میں حدیث ۱۶۷۱ گزر چکی کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ پہ صدقہ لازم ہے (اور یہ وجوب اس طرح ادا ہوتا ہے کہ) ہر حمد و تکبیر و تسبیح و تھلیل پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ یہاں حدیث ۲۳۳۰ میں یہ بھی ہے کہ راستے سے پتھر' کانٹے یا ہڈی کو دور کر دینے پر بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور ایسا بندہ اس دن (جس دن وہ یہ صدقات مکمل کر لیتا ہے) دوزخ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ (۲۳۳۰)

✱ شر سے باز رہنا (یا کسی کو شر سے باز رکھنا) بھی صدقہ ہے۔
يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ (۲۳۳۳)

✱ جب زمین اپنے خزانے اگلے گی تو چور' ڈاکو اور قاتل پچھتائیں گے کہ اس دولت کی خاطر (جس کی طرف آج کوئی دیکھتا تک نہیں) ہم چوری کرتے رہے' ڈاکے مارتے رہے اور قتل کرتے رہے۔ (۲۳۳۱)

✱ صدقہ اگرچہ ایک کھجور کا ہی ہو اللہ کے دائیں ہاتھ میں جاتا ہے پھر وہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ (۲۳۴۲)

✱ کھانا پینا پہننا حرام ہو تو دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ (۲۳۴۶)

✱ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ بچو آگ سے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کو صدقہ میں دے کر کے ہی سہی۔ (۲۳۵۰) (اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات کر کے بھی دوزخ سے بچ سکتے ہو)

دین میں اچھا طریقہ رائج کرنے پر ثواب ملتا ہے

کچھ لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن، چمڑے کی عبائیں پہن کر تلواریں لٹکا کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے اکثر لوگ قبیلہ مضر کے تھے۔ حضور علیہ السلام سے ان کی غربت دیکھی نہ گئی، بے چینی کے عالم میں اندر باہر تشریف لے جانا اور واپس تشریف لانا ہوا، حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا۔ اذان ہوئی، نماز پڑھائی، خطبہ ارشاد فرمایا، لوگوں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب دی یہاں تک کہ کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ چہرۂ انور سونے کی طرح چمکنے لگا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ

جو اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرے (تا قیامت) جتنے لوگ اس پہ عمل کریں گے ان کے ثواب میں کمی کیے بغیر طریقہ رائج کرنے والے کو سب کے برابر اجر ملے گا (لہٰذا کوئی ہسپتال بنوائے، مدرسہ چلائے، مسجد میں ایسا کام کروائے جس کا رواج حضور علیہ السلام کے دور اقدس میں نہ تھا یا وہ چیز ہی سرے سے موجود نہ تھی جیسے قالین دریاں، سپیکر اور دیگر جدید مصنوعات سے متعلقہ سامان تو اس بنا پر اس کو بدعت کہہ کر گمراہی کے کھاتے میں نہیں ڈالا جائیگا کہ یہ چیز حضور علیہ السلام کے دور میں نہ تھی۔ اسی طرح محافل میلاد، محافل نعت، ایصال ثواب کی مجلسیں، درود و سلام قبل الاذان ہو یا

بعد الاذان والجمعہ، کسی زبان میں ہو کوئی الفاظ ہوں ان سب پہ ثواب ہے۔ جس طرح کہ ان کاموں کو بدعت کہنے والے خود بے شمار کام ایسے کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام کے دور میں نہیں تھے اور ان کو کار ثواب سمجھتے ہیں پھر بتائیں کہ وہ کس اصول کے تحت ثواب ہو گئے اور معمولات اہل سنت کس قاعدے کے تحت بدعت قرار پائے۔ پیمانہ ایک رکھو یا سب کو ثواب کہو یا پھر سب کو بدعت کہو۔)

وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

اور جو اسلام میں برا طریقہ رائج کرے گا جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے (گناہ کے) بوجھ میں کمی کئے بغیر طریقہ رائج کرنے والے پر ان سب کے برابر (گناہ کا) بوجھ ہوگا۔ (۲۳۵۱)

✱ مزدوری کرنے والے بھی صدقہ و خیرات کرتے تھے اور ان پر ریاکاری کا الزام لگانے والے منافقین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

(الذین یلمزون المطوعین فی الصدقت.....التوبہ) (۲۳۵۵)

✱ بھولے سے زانیہ اور چور کو صدقہ دینے والے کا صدقہ ادا ہو گیا۔ ہوسکتا ہے اس کے صدقے کی برکت سے وہ زنا سے اور یہ چوری سے باز آ جائے۔

(۲۳۶۲)

✱ شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲۳۷۱-۷۴ (ابوبکر کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائیگا جو صفات ابوبکر میں ہیں اگر یہ کسی میں ہوں تو وہ ضرور جنت میں جائے گا)

✱ جو گن گن کر رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو گن گن کر دے گا۔ جو بے حساب خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو بے حساب دے گا۔ (۲۳۷۵-۷۶-۷۷)

✱ قیامت کے دن سات افراد اللہ کے (عرش کے) سائے میں ہوں گے

Scanned with CamScanner

جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔(۲۳۸۰)

✵ اَلْیَدُ الْعُلْیَا (المنفقه) خَیْرٌ مِّنْ یَدِالسُّفْلٰی (السائله) اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے۔(۲۳۸۵)

✵ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ یُعْطِیْ (۲۳۹۲)

✵ قبولیت اسلام اور جہاد کے علاوہ بھی بیعت ہو سکتی ہے۔(۲۴۰۳)

۴۳-مرد چوں پیر شود حرص جواں گردد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

قَلْبُ الشَّیْخِ شَابٌّ عَلٰی حُبِّ اثْنَتَیْنِ حُبِّ الْعَیْشِ وَالْمَالِ (۲۴۱۰)

بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کی محبت کے سلسلے میں جوان ہوتا ہے۔ایک زندگی (دراز) کی محبت اور دوسری (لمبے) مال کی محبت۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی حدیث میں ہے' انسان خود تو بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہیں' مال کی حرص اور زندگی کی حرص۔
(۲۴۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لَوْ کَانَ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَّلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ (۲۴۱۵)

اگر انسان کو (مال و دولت کے) دو جنگل بھر کر دیئے جائیں (اور پوچھا جائے کہ کافی ہے؟ تو) تیسرے کی چاہت کرے گا۔اس کے پیٹ کو (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی۔اللہ تعالیٰ اس پہ توجہ فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے (یعنی جو دنیا کا لالچ نہ رکھے اس کو اللہ تعالیٰ صبر و قناعت کی دولت سے مالا مال فرما دیتا ہے) کسی

نے کیا خوب فرمایا ہے۔

چشم تنگ کور دنیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

دنیادار اندھے کی آنکھ کو یا تو قناعت بھر سکتی ہے یا پھر قبر کی مٹی۔

نبی اکرم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے جو مانگنے سے بچنے کا ارادہ کرلے' اللہ تعالیٰ اس کو بچا لیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈال لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس پر صبر (کی راہیں) آسان کر دیتا ہے اور صبر سے زیادہ کوئی بھی عطاء الٰہی بہتر اور کشادگی والی نہیں ہے۔(۲۴۲۴) مزید فرمایا:قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کِفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ (۲۴۲۶) وہ شخص مراد کو پہنچ گیا اور سلامتی پا گیا جو اسلام لایا اور ضرورت کے موافق رزق سے نوازا گیا اور اس کو جو دیا گیا اس پر قناعت کی نعمت بھی بخشی گئی اسی لیے حضور علیہ السلام نے اپنے گھر والوں کے لئے یہی دعا مانگی ہے:اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْتًا۔اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو ضرورت کے مطابق ہی رزق عطا فرما۔(۲۴۲۷)

✵ جاہلوں' مفسدوں اور سخت دل لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان سے ارلت کی اجازت ہے۔حضور علیہ السلام نے صدقہ کا مال مؤلفۂ قلوب (ضعیف الایمان) لوگوں کو دیا۔عرض کیا گیا: زیادہ حق دار تو دوسرے لوگ تھے۔فرمایا: انہوں نے مجھے مجبور کیا دو باتوں میں یا تو بے حیائی سے تقاضا کریں یا میں ان کے آگے بخیل ٹھہروں۔فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ۔بخیل تو میں ہوں نہیں (۲۴۲۸) ایک مقام پہ فرمایا (میں نے ایسا اس لیے کیا کہ) کہیں وہ (ایمان سے پھر کر) دوزخ میں نہ چلے جائیں۔
(۲۴۳۳)

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (شہر) کی بنی ہوئی ایک موٹے

کنارے والی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ ایک دیہاتی آیا اور اس نے اس زور سے چادر کو کھینچا کہ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کے موہرے پہ چادر کا نشان پڑ گیا۔ (اس سے اگلی روایت میں ہے کہ چادر پھٹ گئی اور اس کا ایک کنارہ حضور علیہ السلام کے گلے میں رہا اور اتنا شدید جھٹکا لگا کہ حضور علیہ السلام کا سینہ اور اس اعرابی کا سینہ آپس میں مل گیا) دیہاتی نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مُرْلِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْ عِنْدَکَ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مال اللہ نے آپ کو دیا ہے اس سے میرا بھی حصہ نکلواؤ۔ (حضور علیہ السلام نے اس کی دست اندازی کے بارے میں ایک لفظ بھی ارشاد نہیں فرمایا کہ اتنا ہی کہہ دیا جاتا بھئی یہ کوئی طریقہ ہے چیز لینے کا آخر تو اور طریقے سے بھی بات کر سکتا تھا بلکہ) فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِعَطَاءٍ (۲۴۲۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف توجہ فرما کر ہنسنے لگے اور حکم دیا کہ اس کو کچھ دے دیا جائے۔

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

خدا تعالیٰ ہمیں بھی ایسے لوگوں کے ساتھ حلم وصبر کا مظاہرہ کر کے اپنے آقا علیہ السلام کی اس سنت کو بھی زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور بد اخلاق لوگوں کے ساتھ مروت کر کے سو شہیدوں کا ثواب لینے کی توفیق دے یعنی حلوہ کھانے کی سنت کے ساتھ ساتھ پتھر کھانے کی سنت کو بھی اپنانے کی توفیق مل جائے۔

✳ ذوالخویصرہ والی حدیث (۲۴۴۷ تا ۲۴۷۲) (خوارج کی تفصیلی علامات)

✳ خارجیوں کو اقرب الی الحق اور ادنی الطائفتین الی الحق گروہ مارے گا جو حضرت علی کا گروہ تھا۔ (۲۴۵۷، ۲۴۶۰)

✳ حدیث پڑھ کر صَدَقَ اللّٰہُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهٗ کہنا جائز ہے (کیونکہ ان ھو

الا وحی یوحی۔ ۲۴۶۷)

✳ جب حروریہ (خارجیوں) نے ثالث مقرر کرنے پر کہا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ۔ ہم کسی کو اللہ کے سوا حکم نہیں مانتے تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

کَلِمَةُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِهَا بَاطِلٌ۔

بات سچی ہے مگر اس سے ان کا ارادہ باطل کا ہے۔ (۲۴۶۸)

✳ حضور علیہ السلام حکم فرماتے کہ تم اپنی لڑکی فلاں سے بیاہ دو اور تم فلاں سے (۲۴۸۱) (کتاب الصیام کا آغاز ہو رہا ہے)

✳ حضور علیہ السلام کے سمجھانے کا انداز ایسا تھا کہ سادہ سے سادہ لوگ بھی سمجھ جاتے۔ جیسے مہینے کے بارے میں انگلیاں بند کر کے اور کھول کر سمجھایا کہ مہینہ یا انتیس دنوں کا ہوتا ہے یا تیس دنوں کا۔ (۲۵۰۸-۱۰) صبح وصادق کا معنی بھی اسی طرح سمجھایا۔ (۲۵۴۲)

✳ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ نہ رکھا جائے الا یہ کہ کسی کا معمول ہو (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا کہ اسی دن شعبان کی آخری تاریخ آ گئی (۲۵۱۸)

✳ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا گیا۔ (۲۵۲۸)

✳ عیدین کے مہینے ناقص نہیں ہوتے (یعنی ان کا ثواب گھٹتا نہیں) (۲۵۳۱)

✳ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود کا مفہوم جو صحابی نے سمجھا اور حضور علیہ السلام کا مزاح فرمانا ان وسادك لعریض۔ تب تو تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے (کہ مشرق ومغرب اس میں سما گئے) (۲۵۳۳)

✳ سحری ختم ہونے سے نماز فجر تک پچاس آیات پڑھنے کے برابر وقفہ۔ (۲۵۵۲)

✳ معلوم وصال سے منع فرمانا (۲۵۶۳ تا ۲۵۷۲)

✳ روزے کی حالت میں بوس وکنار کی اجازت مگر بہتر رک جانا ہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۲۵۷۶)

✵ جنابت کی حالت میں روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ (۲۵۸۹)

✵ روزہ توڑنے والے کو کھجوروں کا ٹوکرا مل گیا۔ (۲۵۹۵)

✵ بعض سفر ایسے ہیں کہ جن میں روزہ رکھنا گناہ و نافرمانی ہے۔ (۲۶۱۰)

✵ وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين. منسوخ ہے۔ (۲۶۸۵)

✵ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے ہوسکتی ہے۔ (۲۷۱۴)

✵ صوم دھر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت (۲۷۲۹)

لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ (۲۷۳۶)

✵ تین دنوں سے کم مدت میں قرآن پاک نہ ختم کیا جائے۔ (۲۷۳۰) (اس کے بعد کتاب الحج کا آغاز ہورہا ہے)

نہ یہ بدعت ہے نہ دین میں اضافہ ہوا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر جو تلبیہ کے الفاظ ارشاد فرمائے وہ تو صرف اتنے ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں (تیرے دربار میں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں''۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور خود حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ. (ایک روایت میں وسعدیک سے پہلے تین مرتبہ لبیک کا لفظ ہے جبکہ ایک اور روایت میں

لبیک کے بعد اللھم کا لفظ ہے پھر دو مرتبہ یا تین مرتبہ لبیک کا لفظ آیا ہے اور یہ تمام روایات صحیح مسلم کی ہیں نیچے نمبر دے دیئے ہیں' ترجمہ یہ ہے ''میں حاضر ہوں تیرے دربار میں' میں حاضر ہوں نیک بختی تیری ہی طرف سے ہے اور بھلائی تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے سامنے اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔ (۲۸۱۲ تا ۲۸۱۴)

کسی نے آج تک نہ تو اس کو دین میں اضافہ قرار دیا ہے اور نہ ہی ان الفاظ کے بدعت ہونے کا قول کیا ہے حالانکہ کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ان بزرگوں نے پہلے حضور علیہ السلام سے ان الفاظ کو تلبیہ میں بڑھانے کی اجازت لی ہو تو ثابت ہوا کہ جہاں دعاؤں اور وظائف میں اچھے لفظوں کا اضافہ کیا جا سکتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اچھا کام اگر نیا بھی ہو تو اس کی ممانعت نہیں ہے چاہے وہ جمعہ کے دن نبی اکرم علیہ السلام کی بارگاہ میں درود وسلام کی شکل میں ہو یا محفل میلاد کی شکل میں' اس میں یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ کام حضور علیہ السلام یا صحابہ کرام نے کیا ہے یا نہیں کیا۔ اس میں شک نہیں کہ ذہن میں فوراً یہ پہلو آتا ہے کہ جو کام حضور علیہ السلام نے نہ کیا ہم کیوں کریں جیسا کہ جمع قرآن کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر فاروق جیسے صحابی جن کی رائے کے مطابق قرآن مجید کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہہ دیا۔ آپ وہ کام (جمع قرآن کا) کیوں کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام نے نہ کیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق یہی کہتے رہے کہ اگرچہ حضور علیہ السلام نے یہ کام نہیں کیا مگر اللہ کی قسم کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر کی سمجھ میں بات آ گئی اور قرآن جمع ہو گیا۔ ثابت ہوا کہ حق وصواب جو ہے وہ یہی ہے کہ بہتر کام کر لینے میں ہی امت کی بھلائی ہے چاہے وہ پہلے ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

✵ جو احرام باندھے فوت ہو گیا قیامت کے دن لبیک اللھم لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ (۲۸۹۱)

✱ حضرت عائشہ نے عرض کیا، حضور آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے خدا اس کو دوزخ میں ڈالے۔(۲۹۳۱)

میری وہی نیت ہے جو میرے نبی کی نیت ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک روایت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ایسی ہی ہے چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء' مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے اور مجھ سے پوچھا: اَحَجَجْتَ؟ کیا تو نے حج کی نیت کی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا: بِمَا اَهْلَلْتَ؟ کیا احرام باندھا؟ میں نے عرض کیا؟ یوں کہ لَبَّیْکَ بِاِهْلَالٍ کَاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میں حاضر ہوں اسی نیت احرام کے ساتھ جو میرے نبی علیہ السلام نے احرام سے نیت فرمائی ہے۔ یہ سن کر حضور علیہ السلام نے (یہ نہیں فرمایا تو نے عبادت کی نیت میں مجھے کیوں شامل کرلیا بلکہ فرمایا: اَحْسَنْتَ۔ تو نے بہت اچھا کیا۔(۲۹۵۷)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع میں اس طرح نیت فرمائی کہ جو نیت حضور پاک کی وہی میری بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (۲۹۴۳)

✱ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کے کہنے پر حج کو عمرہ میں بدل دیا۔
(۲۹۴۶)

حجۃ الوداع کی مفصل حدیث سے ڈیڑھ سو فوائد (حدیث نمبر ۲۹۴۶)

اس حدیث کے بارے میں امام نووی فرماتے ہیں:

وهو حديث عظيم مشتمل على جمل من الفوائد و نفائس من مهمات القواعد وهو من افراد مسلم لم يروه البخاري في صحيحه ورواه ابوداؤد كرواية مسلم.

یہ حدیث (الفاظ کے اعتبار سے طویل ہونے کے ساتھ ساتھ) عظیم الشان اس

لیے بھی ہے کہ اس میں بہت سارے فقہی مسائل وفوائد اور اسلام کے قوائد بیان ہوئے ہیں اور یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری کے اندر بیان نہیں فرمائی لہٰذا یہ امام مسلم کی (افراد) اکیلی احادیث میں سے ہے جبکہ ابوداؤد نے امام مسلم کی طرح اس حدیث کو روایت فرمایا ہے اور ابوبکر بن منذر نے اس حدیث سے حاصل ہونے والے ڈیڑھ سو سے زائد فوائد ومسائل پر پوری ایک کتاب لکھی ہے۔

ان میں سے کئی مسائل کو امام نووی نے بھی صحیح مسلم کے حاشیہ پر لکھا ہے جو کہ ص ۳۹۴ سے لے کر ص ۴۰۰ تک پھیلے ہوئے ہیں جن میں سے پچھتر مسائل کو یہاں (ضروری کمی بیشی کے ساتھ صحیح مسلم شرح نووی کے حوالے سے) درج کیا جا رہا ہے۔

یادرہے کہ اس حدیث کو امام جعفر صادق نے اپنے باپ امام محمد باقر سے روایت فرمایا ہے جو کہ امام زین العابدین کے فرزند ارجمند ہیں اور امام زین العابدین امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیر خدا کے نور نظر اور نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جگر گوشۂ بتول رضی اللہ عنہا اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔ (بہرحال اب مسائل وفوائد ملاحظہ فرمائیں)

یادرہے ان مسائل میں بہت سارے مسائل کا استنباط امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مذہب کے مطابق ہے کیونکہ امام نووی خود شافعی المذہب ہیں لہٰذا احناف ان مسائل میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کے مطابق عمل کریں گے۔ احناف کے دلائل ان میں سے ہر مسئلہ پہ کتب احناف میں مذکور ہیں۔

۱- امام جعفر صادق اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہم سب لوگوں کا حال پوچھا، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے مرتبے ومقام کے مطابق ان کی خاطرداری کی جائے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لوگوں کے مرتبے کا خیال رکھا کرو)

۲- امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اپنا تعارف کروایا کہ میں زین العابدین بن امام حسین کا پوتا ہوں تو انہوں نے میری طرف شفقت کا ہاتھ بڑھایا۔ اس سے اہل بیت نبوت کی خاص تعظیم خاطر داری اور دلجوئی کرنے کا مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔

۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَلْ مَا شِئْتَ. مرحبا، خوش رہو شاباش اے میرے بھتیجے پوچھو جو چاہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو ملاقات کو آئے کشادہ دل کے ساتھ اس کو ملنا چاہئے تا کہ اس کا دل خوش ہو اور وہ اپنے مافی الضمیر کو بلا تکلف آپ کے سامنے بیان کر سکے۔

۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پہ ہاتھ رکھا اور بلا جھجک مسائل پوچھنے کا اذن دیا۔ تو معلوم ہوا کہ اپنے ملاقاتیوں کو نرمی اور اخلاق سے ڈیل کرنا چاہیے تا کہ ان کو آپ کے ساتھ انس پیدا ہو اور ان کا خوف ختم ہو اور بات کرنے کا حوصلہ اور جرات پیدا ہو اور ان کے آنے کا مقصد پورا ہو سکے۔ کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بے کار ہو جائے۔

(ثم وضع کفه بين ثديي وانا يومئذ غلام شاب)

۵- امام جعفر صادق نے جو یہ فرمایا کہ میں ان دنوں جوان تھا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جابر کی ان کے ساتھ زیادہ محبت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ چھوٹی عمر کے تھے تا کہ ایک جذبے کے ساتھ اس عظیم الشان حدیث کو یاد رکھیں۔

۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت نابینا کی جائز ہے اور اس کے جائز ہونے میں اختلاف نہیں مگر افضل ہونے میں تین قول ہیں۔ شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندھے کا آنکھ والے سے افضل ہے اس لئے کہ اس کی نگاہ کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں بٹتا۔

دوسرا یہ کہ آنکھ والا افضل ہے اس لئے وہ ناپاکیوں سے خوب بچ سکتا ہے۔

تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

۷- یہ کہ گھر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا بھی ہو۔

۸- یہ کہ (وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر) نماز جائز ہے ایک کپڑے سے اگر چہ اور کپڑے بھی موجود ہوں جیسے ان کی بڑی چادر پاس ہی پڑی تھی۔

۹- تپائی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے۔ پھر نماز پڑھائی' پکار دیا تا کہ لوگ تیاری کریں حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لیں اور آپ کی باتیں اور وصیتیں خوب یاد کریں اور لوگوں کو پہنچا دیں اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جائے۔

۱۰- امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کر دے کہ اس کی سواری کے لئے تیار ہو جائیں۔

۱۱- سب لوگوں نے احرام حج کا باندھا اسی لئے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر جب آپ نے جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے ان کو فسخ حج بعمرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے تامل کیا یہاں تک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے عذر کیا کہ میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ میں بھی احرام کھول ڈالتا اور معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی احرام حج ہی کا باندھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام تھا۔

۱۲- مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی۔

۱۳- نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔

۱۴- وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑھیں اور نووی نے ان کو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے بہت علماء کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سوا

Scanned with CamScanner

حسن بصری وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر کچھ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ وہ گنہگار ہوتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہوگئی اور جن وقتوں میں نماز منع ہے اگر اس وقت احرام باندھے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑھے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑھ لے۔

۱۵- حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور دلائل کتاب وسنت اس میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے: وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ (پارہ ۱۷ سورہ حج) اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ افضل کیا ہے۔ تو امام شافعی اور مالک اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لئے کہ اس میں پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس لئے بھی کہ اس میں مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اس لئے بھی کہ اس میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہو اتنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لئے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے۔

۱۶- یہ جو کہا کہ ان پر قرآن اترتا تھا اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل ان کی طرف سے روایت ہو اسی کو اختیار کرنا ضرور ہے اور وہی دین ہے۔

۱۷- لبیک میں زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا کہ توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے ان کو حضور علیہ السلام نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضور علیہ السلام سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالک شافعی کا۔

۱۸- طواف قدوم میں آپ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

۱۹- طواف سات پھیرے ہے۔

۲۰- یہ کہ رمل تین پھیروں میں اول کے سنت ہے اور رمل اچھل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں

۲۱- مسئلہ اضطباع کا ہے اور وہ یہ ہے کہ چادر کا ایک حصہ داہنی بغل کے نیچے ڈال دے اور دونوں سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لے کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور دایاں کندھا کھلا رہے کہ اس میں ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اسی طواف میں ہے جس میں رمل ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء میں مکہ کو تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے کہا کہ ان کو مدینہ کے بخار نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہوگئے۔ سو آپ نے حکم دیا کہ اس طرح طواف کریں کہ کافروں پر رعب ہو جائے اور بہادری اور قوت مسلمانوں کی ان پر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہو جانے کے بھی یہ حکم حجۃ الوداع میں باقی رہا اب وہ قیامت تک ضروری ہوگیا بخلاف حصہ مؤلفۃ القلوب کے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا اب نہ رہا۔

۲۲- مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت اور شافعیہ کے اس میں تین قول ہیں۔ اول اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ دوسرا یہ کہ واجب ہیں۔ تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتیں بھی واجب ہیں اور اگر طواف سنت ہے تو یہ بھی سنت ہیں اور بہرحال اگر کسی نے ان کو نہ پڑھا تو طواف اس کا باطل نہیں ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ ان کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اور اگر وہاں جگہ نہ ملے تو حجر میں (یعنی حطیم میں پڑھے) اور نہیں تو مسجد میں جہاں ہو سکے پڑھ لے۔

۲۳- مسئلہ یہ ہے کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکافرون

Scanned with CamScanner

اور دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا سنت ہے۔

۲۴- مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسی پر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہیں اور اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔

۲۵- مسئلہ یہ ہے کہ اس روایت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پہلے مذکور ہے اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ بعد میں تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر کر کے سورتیں پڑھنا روا ہے اگرچہ بعض جہاں اس میں تعجب کریں اور بعض روایتوں میں اس کے برعکس بھی آیا ہے

۲۶- سعی صفا سے شروع کرنا چاہئے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور کا۔ نسائی میں آیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہیں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اس کی صحیح ہے۔

۲۷- مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھنا چاہئے اور اس چڑھنے میں اختلاف ہے۔ جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑھنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اس پر نہ چڑھا تو سعی صحیح ہو گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابوحفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضروری ہے کہ صفا کی زمین میں ایڑیاں لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی زمین میں پیر کی انگلیاں لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو۔

۲۸- مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر۔

۲۹- مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی دعائیں پڑھے اور دعا کرے قبلہ رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار

ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑھ آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگا دیا اور یہ جنگ جس کو خندق کہتے ہیں چوتھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقع ہوئی۔

۳۰- یہ کہ وادی کے بیچ میں دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنے کو سعی کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہنچے دوڑ کر چلے اور اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی۔ یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے موافقین کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اس پر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی ان سے آئی ہے۔

۳۱- مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پہنچ کر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔

۳۲- معلوم ہوا کہ سعی آپ کی مروہ پر تمام ہوئی تو صفا سے مروہ پر پہنچنا یہ ایک پھیرا ہوا اور وہاں سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے۔ ایسے ہی سات پھیرے چاہئیں اور یہی مذہب ہے جمہوری سلف وخلف کا۔

۳۳- مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یوں احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے۔

۳۴- مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ انہوں نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کتروانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردوں کو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہاں افضل پر اس لئے عمل نہ کیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اس لئے یہاں تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔

۳۵- مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لئے آٹھویں تاریخ منیٰ کا ارادہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ میں ہو وہ آٹھویں تاریخ احرام باندھے اور یہی مذہب ہے امام

Scanned with CamScanner

شافعی رحمۃ اللہ علیہ اوران کے موافقین کا کہ ان کے نزدیک افضل یہی ہے اس حدیث کی رو سے۔

۳۶- آٹھویں تاریخ سے پہلے منیٰ نہ جائے اور امام مالک نے پہلے اس سے جانے کو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے جائے۔

۳۷- اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوئے۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہ میں سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہوں میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے۔

۳۸- یہ کہ منیٰ میں یہ پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہیں جیسے حضور علیہ السلام نے پڑھیں۔

۳۹- یہ کہ منیٰ میں اس شب یعنی نویں رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہیں نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا تو اس پر دم واجب نہیں ہوتا اور اس پر اجماع ہے۔

۴۰- یہ کہ جو کہا جب آفتاب نکل آیا اس سے ثابت ہوا کہ منیٰ سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو اور یہ سنت ہے باتفاق۔

۴۱- یہ کہ نمرہ میں اترنا مستحب ہے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات میں داخل نہ ہوں جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے۔ پھر جب آفتاب ڈھل جائے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں۔ پھر عرفات میں داخل ہوں اس لئے نمرہ میں اترنا مسنون ہوا۔ پھر جس کا خیمہ ہو لگایا جائے اور زوال کے قبل غسل کریں وقوف عرفات کے لئے پھر جب زوال ہو جائے امام لوگوں کے ساتھ مسجد ابراہیم میں جائے اور وہاں دو چھوٹے چھوٹے خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو۔ پھر اس کے بعد ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر کے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف میں جائے۔

۴۲- یہ بھی معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ میں یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے۔

۴۳- خیموں کا رکھنا روا ہے بالوں کے ہوں خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کے بغل میں اور عرفات میں داخل نہیں۔ قولہٗ قریش یقین کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں۔ ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ حرم میں ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنی پھر لوٹو وہاں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے۔

۴۴- قولہ یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوٰۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہے۔

قولہ آپ وادی کے بیچ میں پہنچے الخ یہ وادی عرنہ ہے جس میں عین کو پیش، رکو زبر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات میں داخل نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ عرفات میں ہے۔

۴۵- قولہ پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہاں مستحب ہے امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس میں مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج میں چار خطبے سنت ہیں۔

ایک تو ساتویں تاریخ ذی الحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے۔

دوسرے یہی جو مذکور ہوا عرنہ میں عرفات کے دن۔

تیسرے یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ۔

چوتھے کوچ کے دن منیٰ سے جس کو یوم نفر اول کہتے ہیں اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنی بارھویں تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہ ایک ہی ایک

Scanned with CamScanner

خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اس میں دو ہیں اور اسی طرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبۂ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروریہ کی تعلیم کرنا ضروری ہیں۔

قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اس میں بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اس دن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا' مال لوٹنا' ایذا دینا اس کو آپ نے حرام فرمایا۔

۴۶- مسئلہ یہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ نے یہاں مال و جان کی حرمت کی تشبیہ دی۔

قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیروں کے نیچے ہے' الخ۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع و شراء اور معاملات ایسے کہ جن میں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جن کا قصاص نہیں لیا گیا اور سود جو وصول نہیں کیا گیا اس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہئے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ کا نام محققوں نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبدالمطلب کا اور بعضوں نے اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھروں میں گھٹنوں کے بل چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی لیث کے بیچ میں لڑائی ہوئی اور اس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا۔

۴۷- اور یہ جو فرمایا ڈرو اللہ سے عورتوں کے بارے میں الخ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے بسر کرنا ضروری ہے اور اس بارے میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ڈرایا ہے آپ نے ان کی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی اس بارے میں ایک کتاب ہے ریاض الصالحین۔ اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تم نے ان کے ستر کو الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ اس حکم خدائے تعالیٰ سے ان کی

شرمگاہیں تم پر حلال ہوئی ہیں تو اس کا خیال رکھو کہ انہیں تکلیف نہ دو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو یا اس سے مراد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ مسلمان عورت غیر مسلمان مرد کو جائز نہیں یا مراد اس سے یہ آیت ہے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ یا مراد کلمہ سے ایجاب وقبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے پر الخ اس سے زنا مراد نہیں اس لئے کہ اس میں تو رجم ہے یعنی پتھراؤ کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ کریں یا کسی کو گھر میں نہ آنے دیں جب تک کہ اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر میں آنے نہ دینا چاہئے پھر خواہ اجازت زبان سے پائی جائے خواہ عرف و عادت سے۔

۴۸- یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کے لئے جائز ہے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جائے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنی اس میں ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی تو اس پر (یعنی زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اس کی ادائیگی واجب ہے اور زوج اپنی مال سے کفارہ دے۔

۴۹- قولہ روٹی ان کی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کھلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔

۵۰- وصیت کی آپ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اس کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور حد بیان کی اس کے تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنی اس کے اوامر پر عمل نہ کیا' نواہی سے نہ بچا' قصص سے عبرت نہ پکڑی خبروں کی تصدیق نہ کی' وعدوں کی امید نہ رکھی' وعیدوں سے خوف نہ کیا' صفات باری پر یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا۔ یہ اس کا حال ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے۔ پھر اس کا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قل ھو اللہ کے معنی بھی نہیں جانتا۔

Scanned with CamScanner

۵۱- جو شخص جمع کرے دو نمازوں کو تو اس کو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی ظہر، عصر اور پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت اور دوسری کے لئے فقط اقامت کہے اور ان کے بیچ میں کچھ نہ پڑھے اور اس میں شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے۔

۵۲- پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ آخر الحدیث۔

قولہ پھر آئے کھڑے ہونے کی جگہ تو مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف میں آجائے۔

۵۳- وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس میں شوافع کے تین قول ہیں۔ اصح ان میں یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے۔ تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں مگر سواری پر فعل نبی علیہ السلام ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے۔

۵۴- ان پتھروں کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتھر بچھے ہوئے ہیں جبل رحمت کے دامن میں اور جبل رحمت زمین عرفات کے بیچ میں واقع ہے۔ غرض موقف مستحب وہی ہے۔

۵۵- آپ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ جمع یہیں مشروع ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہے کسی نے کہا سبب ان کا بجا آوری نسک ہے اور یہ مذہب امام ابوحنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب اس کا سفر ہے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ جو وہیں رہتا ہو یا مکہ میں ہو کہ وہ منزل سے کم ہے تو اس کا جمع روا نہیں جیسے قصر روا نہیں۔

۵۶- قبلہ کی طرف منہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے۔

۵۷- قولہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھا لیا۔ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا درست ہے اگر جانور طاقت رکھتا ہو اور اس باب میں بہت روایتیں آئی ہیں۔

قولہ سر اس کا کجاوہ کے آگے مورک میں لگ گیا۔ مورک وہ جگہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبھی سوار جب تھک جاتا ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہیں تو اٹھا کر وہاں رکھ لیتا ہے اور وہاں ایک چمڑا لگا ہوتا ہے۔

۵۸- سوار کے لیے ضروری ہے کہ پیدلوں کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے بیچ میں سواری دوڑائے نہیں کہ ان میں بھاگڑ پڑے اور گڑبڑ ہو یا ہل چل مچے اس لئے آپ مہار کھینچے رہے۔

۵۹- جب عرفات سے لوٹے تو آہستہ آہستہ چلے جلدی چلنے کی حاجت نہیں کہ خلاف سنت ہے۔

قولہ آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اس کی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منیٰ تین کوس ہے اور منیٰ سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم میں داخل ہے۔

۶۰- شب کو آپ وہاں رہے اور شب کو وہاں رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے۔

۶۱- آپ نے مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھیں جیسے ظہر اور عصر عرفات میں پڑھی تھیں اور یہ مذہب ہے شافعی اور زفر کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ عشاء میں اقامت ضروری نہیں اس لئے کہ وہ اپنے وقت پر ہے بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں تھی۔

۶۲- رات کو مزدلفہ میں رہنا واجب ہے یا سنت ہے صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہاں نہ رہا تو حج اس کا صحیح ہو گیا اور گنہگار ہوا مگر اس پر دم واجب ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کے ترک میں گناہ نہیں اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہاں ٹھہرنا رات کو مستحب ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اس کے حج

Scanned with CamScanner

صحیح ہی نہیں ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہیں ہوتا اور یہ قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ابوبکر بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا۔

۶۳-مزدلفہ میں نماز سویرے پڑھنا چاہئے صبح کی اس لئے کہ آج مناسک بہت ہیں۔

یاد رہے! صبح کی نماز میں اذان اور اقامت دونوں مسنون ہیں اور اسی طرح نمازوں میں مسافر کی اور اس میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بھی اذان دلوائی جیسے حضر میں دلواتے تھے۔

۶۴-قولہ پھر چلے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے اور اس سے معلوم ہوا کہ المشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ المشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے۔

۶۵-معلوم ہوا یہاں بھی وقوف کرنا مناسک حج میں داخل ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں مگر اختلاف اس میں ہے کہ یہاں سے کب چلے سو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور جماہیر علماء کا قول ہے کہ یہاں کھڑا دعا کرتا رہے اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جائے جیسے اس حدیث میں ہے اور امام مالک نے کہا ہے کہ یہاں سے روشنی ہونے سے قبل چل دے۔

۶۶-قولہ فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھ بند کرنا چاہئے۔ اور یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جو قدرت رکھے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتھ سے تو روک دے اپنے ہاتھ سے اسی لئے آپ نے ہاتھ رکھ دیا۔

قولہ بطن محسر میں پہنچے محسر اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ فیل اصحاب فیل کا وہاں رک گیا تھا اور روکنے کو عربی میں حسر کہتے ہیں۔

۶۷-قولہ تب اونٹنی کو ذرا چلایا۔ اس لیے اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گزرنا چاہئے اور یہ سب سنت ہے۔ اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پٹہ تک ہے یا ڈھیلا پہنچنے کی مسافت تک۔

۶۸-قولہ بیچ کی راہ لی اس سے معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے منیٰ میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلیٰ کی اور عیدین میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقاء میں چادر الٹتے۔ غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا۔

۶۹-قولہ جمرہ عقبہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ سے آئے تو منیٰ میں پہنچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اس کی منیٰ میں اترنے سے پہلے ہو۔ غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے۔

۷۰-قولہ اور سات کنکریاں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر اس سے بڑے نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور کے نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں۔ اسی طرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اجزائے ارض میں جو چیز ہو درست ہے۔

۷۱-معلوم ہوا کہ ہر کنکری پر تکبیر کہے یعنی اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری الگ الگ مارے اور یہی ثابت ہے۔ احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو اور بعضوں نے کہا کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یوم النحر میں یہی رمی جمرہ عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اس پر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے یا جماع مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں۔ پھر اگر کسی نے

Scanned with CamScanner

چھوڑ دی یہاں تک کہ ایام رمی نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور امام مالک نے کہا ہے حج فاسد ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھ کافی نہیں ہوتیں۔

قولہ پھر نحر کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کے سو اونٹ ہدی تھے اور پورے ہوئے۔

۷۲- ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے۔

۷۳- مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ جو آپ کے ساتھ آئے وہ تو آپ نے ذبح کئے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تھے وہ ان کو ذبح کے لئے دیئے جو وہ یمن سے لائے تھے۔ غرض یہ سب پورے سو ہو گئے۔

۷۴- پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپ نے یہ ترکیب کی اور اس کے سنت ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

۷۵- معلوم ہوا کہ پانی بھرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ نے اس کی مگر اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن جائے بجا نہ لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اسی سے ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارے میں آئی ہیں اور یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر برہوت۔

* صحابہ کرام علیہم الرضوان کا مسائل حج میں اختلاف (۲۹۵۹ تا ۲۹۷۴)

۴۹- صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری میں فرشتوں کا سلام

حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیغام بھیج کر بلایا جب میں حاضر ہوا تو انہوں نے (دیگر باتوں کے علاوہ بطور خاص) مجھے فرمایا: إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ۔ بے شک مجھ پر سلام بھیجا گیا۔ (۲۹۷۶) نووی شرح مسلم میں ہے۔

ومعني الحديث ان عمران بن الحصين رضي الله عنه كانت به بواسير فكان يصبر على المهمات وكانت الملائكة تسلم عليه فاكتوىٰ فانقطع سلامهم عليه ثم ترك الكي فعاد سلامهم عليه. (مسلم شريف ص ٤٠٢)

حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بواسیر کا مرض تھا۔ اس دوران فرشتے ان کو سلام کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے داغ لیا تو فرشتوں کا سلام موقوف ہو گیا اور پھر جب داغ لینے سے رک گئے تو فرشتے پھر سلام کے لئے حاضر ہونے لگے اور داغے بغیر نہایت تکلیف میں رہتے تھے (لیکن فرشتوں کے سلام سے لذت لیتے رہتے تھے) چنانچہ اسی مرض میں ان کا وصال ہو گیا۔ (۲۹۷۶)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول لینا زیادہ بہتر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سائل کو (جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول پیش کیا کہ جب تک عرفات میں نہ جائے تب تک طواف نہ کرے) فرمایا: حضور علیہ السلام نے عرفات میں جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف فرمایا (اور باقی رہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی بات تو مجھے یہ بتا کہ) فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تَاْخُذَ اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا۔ اگر تو سچا ہے (اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے واقعی یہ کہا ہے) تو حضور علیہ السلام کا قول لینا زیادہ بہتر ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

دورۂ حدیث کے دوران اکثر ایسی باتیں جب سامنے آئیں مثلاً ایک ساتھی نے علامہ اقبال کے حوالے سے کہا کہ ان کی تو داڑھی نہیں تھی۔ استاد محترم نے فوراً جواباً فرمایا: قرآن میں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ہے یا لقد کان لکم فی علامہ اقبال اسوۃ حسنۃ ہے؟

یہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جن کے اسوۂ کاملہ سے زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی لی جاسکتی ہے اور آپ ہی کے طریقۂ زندگی کو اپنا رہنما بنانے کی ضرورت ہے۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو　　چمن دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مئے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو　　بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے　　بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

ہماری ایک بُری عادت

ہماری عادت سی بن گئی ہے کہ بزرگان دین کی زندگی کے بحیثیت انسان کمزور پہلو تو اپنا لیتے ہیں اور ان پہلوؤں کو اپنی بدعملی کے لئے بطور دلیل استعمال کرتے ہیں جبکہ ان کی بابرکت زندگیوں کے مثبت پہلوؤں کی بات آئے تو یہ کہہ کر گلو خلاصی کرانا چاہتے ہیں کہ ہماری کیا مجال کہ ان کا مقابلہ کرسکیں۔ کہاں ہم اور کہاں وہ...... چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ تو کیا تم صرف یہی کر سکتے ہو کہ ان کے کمزور پہلوؤں کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان کو بدنام کرتے پھرو کیا یہی تمہاری بزرگوں سے عقیدت ہے؟ اگر یہ محبت ہے تو پھر عداوت کس بلا کا نام ہے؟

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں نماز چاشت کی ادائیگی کو بدعت کہا کرتے تھے۔ (۳۰۴۷)

✱ رمضان شریف میں عمرہ کرنا، حج کے برابر ہے۔ (۳۰۳۸) (یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (۳۰۳۹)

✱ حضور علیہ السلام کہیں تشریف لے جاتے تو راستہ صاف کرانے کے لئے ہٹو بچو کہنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ (۵۸-۳۰۵۵)

✱ طواف میں رمل کا حکم اس لیے تھا کہ مشرکین نے مشہور کر رکھا تھا کہ مسلمان یہ جا کر کمزور ہو گئے ہیں۔ (۳۰۵۹)

✱ حضرت عمر نے فرمایا: اے حجر اسود اگر میرے نبی نے تجھے نہ چوما ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ چومتا کیونکہ تو ایک پتھر ہی تو ہے۔ (۳۰۷۰)

✱ حضرت عمر کو عبداللہ بن سرجس نے اصلع کہا یعنی گنجا (۳۰۶۹) (اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی برا نہ مانے تو اس کو اس طرح کے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔ جس طرح کہ ایک صحابی جن کا نام عبداللہ تھا اور وہ حضور علیہ السلام کو ہنسایا کرتے تھے۔ لیکن ان کو حمار کہا جاتا۔ مشکوٰۃ ص ۳۱۶ بحوالہ بخاری)

حجر اسود کو چھڑی لگا کر چھڑی کو چومنا حجر اسود کو ہی چومنا ہے

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَیَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَیُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ (۳۰۷۸)

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے ہیں اور رکن (حجر اسود) کو اپنے ہاتھ کی چھڑی کے ساتھ چھو کر چھڑی کو بوسہ دے رہے ہیں۔

شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ اکثر اپنی تقاریر میں یہ مسئلہ بیان کر کے (کہ اگر کوئی شخص حجر اسود کو بوسہ نہ دے سکے تو چھڑی سے یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لے تو یہ حجر اسود کو چومنا ہی ہے) فرمایا کرتے: ہم چونکہ نور

Scanned with CamScanner

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے لہٰذا حضور علیہ السلام کا نام آتا ہے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم لیتے ہیں اس پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آدم علیہ السلام کو تو اپنے انگوٹھوں میں نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نظر آیا اس لیے انہوں نے انگوٹھے چومے۔ تمہیں تو نور نظر نہیں آتا پھر کیوں چومتے ہو؟ تو جس طرح حجر اسود تک نہ پہنچ پانے والا ہاتھ سے یا چھڑی سے اشارہ کر کے ہاتھ اور چھڑی کو چوم لے تو یہ حجر اسود کو ہی چومنا ہے اسی طرح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور تک نہ پہنچ پانے والا اگر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت آدم علیہ السلام کی سنت پہ عمل کرتے ہوئے اپنے انگوٹھوں کو چوم لے تو یہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو چومنا ہے ورنہ تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیطان نظر آیا تو انہوں نے کنکریاں ماریں آج تمہیں شیطان نظر نہیں آتا پھر حج کے موقع پر کنکریاں مارنے کی زحمت کیوں کرتے ہو؟ حضرت ہاجرہ کو اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی ضرورت تھی اس لیے انہوں نے صفا و مروہ کی سعی کی آج تمہیں پانی کی ضرورت نہیں ہوتی پھر کیوں سعی کرتے ہو؟ طواف میں رمل کرنے کی ایک خاص وجہ تھی جواب نہیں رہی لیکن رمل کیا جاتا ہے اس لیے ناں کہ اللہ کے محبوبوں کی یادیں تازہ ہوتی رہیں تو ہم بھی نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اس لیے انگوٹھے چومتے ہیں تاکہ آدم علیہ السلام کی سنت زندہ رہے اور ان کی یاد تازہ ہوتی رہے۔

ایہہ پرانیاں رسماں یاراں دیاں اسیں گل نال لا کے بیٹھے آں

<u>یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا</u>

پھر فرمایا کرتے. آپ لوگ بھی تو بے شمار چیزوں کو چومتے ہیں اور بے دلیل چومتے ہیں۔ ہم نے کبھی تم پر اعتراض کیا ہے کہ کیوں چومتے ہو؟ اپنی اپنی قسمت ہے تم اور بہت ساری چیزوں کو بے دلیل چومتے ہو اور ہم نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالدلیل چومتے ہیں۔ تم قومی ترانے کے احترام میں کھڑے ہوتے ہو اور ہم صلوٰۃ

وسلام کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں

✷ سنت بمعنی واجب (سعی کو حضرت عائشہ نے سنت کیا اور علامہ وحید الزمان نے لکھا کہ یہاں سنت سے مراد واجب ہے۔ (شرح نووی ص ۳۱۴) تو حنفی کہیں اگر واجب سے مراد سنت لیتے ہیں مثلاً جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔ میں واجب بمعنی سنت کیا جائے تو آپ حضرات کا ہاضمہ کیوں خراب ہو جاتا ہے۔ (۳۰۸۱)

✷ سیاہ رنگ کا کان کٹا غلام بھی حاکم ہو تو اس کی اطاعت لازم ہے جب تک وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا رہے۔ (۳۱۳۸)

✷ حضرت ابوطلحہ کو حضور علیہ السلام نے اپنے بال مبارک عطا فرمائے اور حکم دیا: اَقسِمهُ بَینَ النَّاس۔ لوگوں میں (بطور تبرک) تقسیم کر دو۔ (۳۱۵۵)

✷ حج کے موقع پہ مناسک حج کے تقدم و تاخر کے سوال پر آپ نے ہر ایک کو یہ جواب دیا (جس سے حضور علیہ السلام کا اختیار ثابت ہوا)

اِفعَل وَلَا حَرَج۔ اب کر لو کوئی حرج نہیں۔ (۳۱۵۶ تا ۳۱۶۴)

✷ اونٹ کی قربانی میں سات افراد کی شرکت (۳۱۸۵ تا ۳۱۹۰)

✷ عثمان بن طلحہ سے حضور علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی چابی مانگی۔ انہوں نے اپنی ماں سے طلب کی تو ماں نے دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے فرمایا: دے دے ورنہ میں اپنی تلوار اپنی پشت سے پار کر دوں گا تب ماں نے چابی دی۔ (۳۲۳۲)

✷ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کو دیکھنا شروع کیا تو حضور علیہ السلام نے ان کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ (۳۲۵۱)

✷ بچے کے حج کا ثواب اس کی ماں کو ملے گا (۳۲۵۵)

✷ اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جائے۔ (۳۵۵۷)

✱ تین مسجدوں کے علاوہ کجاوے نہ باندھو یعنی سفر نہ کرو۔(۳۲۶۱،۳۳۸۶)
(اس حدیث کا صحیح مطلب و مفہوم ہماری کتاب شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ کے ص ۲۷۴ پر دیکھئے)

✱ سواری پر سوار ہونے کی پوری دعا (۳۲۷۵)

✱ اذخر گھاس کو کاٹنے کی حرم میں اجازت دی (جس سے حضور علیہ السلام کا اختیار ثابت ہوا)(۳۳۰۲)

کتابت حدیث

حضور علیہ السلام نے ابوشاہ یمنی کے لئے اپنا فرمان لکھ کر دینے کا صحابہ کرام حکم دیا (معلوم ہوا کہ کتابت حدیث کا کام حضور علیہ السلام کے حکم سے آپ کے دور میں ہی شروع ہو گیا تھا نہ کہ دو سو سال بعد جیسا کہ منکرین حدیث کہتے ہیں اور نہ آپ نے یہ فرمایا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث کی کیا ضرورت ہے۔(۶-۳۳۰۵)

✱ ابن خطل اگرچہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے تب بھی مار دو (اس سے حضور علیہ السلام کا اختیار ثابت ہوا)(۳۳۰۸)

✱ فتح مکہ کے موقع پر حضور علیہ السلام نے سیاہ عمامہ شریف باندھا ہوا تھا۔ (۱۰-۳۳۰۹)

اے مدینہ تیرا جواب نہیں

جہاں کی دھوپ میں ٹھنڈک ہے جنت کے نظاروں کی
میرے جیسوں کا ان گلیوں میں جانا بھی ہے بے ادبی

(فضائل مدینہ ہم نے اپنی کتاب شان مصطفیٰ میں وجد آفرین انداز میں لکھ دیئے ہیں یہاں صرف حوالۂ حدیث پر ہی اکتفاء کیا جائیگا۔انشاءاللہ)

نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مدینہ کو حرم بنا رہا ہوں (۳۳۱۷)

وہ لوگ جو ہر وقت اللہ اللہ کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور نبیوں کا نام لیا جائے تو ان کو شرک کی بو آنی شروع ہو جاتی ہے جو درحقیقت ان کی اپنی بدعقیدگی کی بدبو ہوتی ہے۔وہ دیکھیں کہ اس حدیث میں مکہ یا مدینہ کو حرم بنانے کے سلسلہ میں کہیں اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے؟ اگر وہ کہیں اصل عربی عبارت پیش کرو پھر دیکھتے ہیں تو اصل عربی عبارت حاضر ہے دیکھ لیں۔

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ

ایک حدیث میں ہے اے اللہ مدینہ میں مکہ سے دو گنا زیادہ برکت ڈال۔(۳۳۲۶)

✱ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ یہ (احد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں (۳۳۲۱)

✱ جو مدینہ شریف کی بھوک (و تکالیف) پہ صبر کرے میں اس (کے ایمان) کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ (۳۳۴۴)

✱ اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ۔ مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے جو میل کو نکال دیتا ہے۔(۳۰۵۲) مدینہ کا نام طابہ ہے طیبہ ہے۔(۵۷-۳۳۵۶)

مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک عظیم الشان باغ ہے۔(۳۳۶۹)

یعنی مسجد نبوی شریف کا اتنا حصہ قیامت کے دن جنت کے اندر جائے گا یا مطلب یہ ہے کہ وہاں بیٹھنے سے ایسے سکون ملتا ہے جس طرح جنت میں یا معنی یہ ہے

Scanned with CamScanner

کہ وہاں عبادت کرنے والا اپنے آپ کو جنت میں سمجھے۔

اگلی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: وَمِنۡبَرِیۡ عَلَی الۡحَوۡضِ۔ میرا منبر حوضِ کوثر پر ہے۔ (۳۳۷۰) یعنی جو میرے منبر کے قریب عبادت کرے گا اس کو حوض کوثر کے جام سے سیراب کیا جائیگا یا مطلب یہ ہے کہ میرا یہی منبر حوض کوثر پہ رکھ دیا جائیگا اور میں اس پر جلوہ گر ہو کر قیامت کے دن اپنی امت کو حوض کوثر کے جام بھر بھر کر پلانے کا حکم جاری کروں گا یا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن جو منبر مجھے دیا جائیگا وہ حوض کوثر پہ رکھا جائیگا۔ بہرحال جو معنی بھی لیا جائے۔ یہ حقیقت واضح ہے اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ

جہاں روضۂ پاک خیرالوریٰ ہے — وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کہاں میں کہاں وہ مدینے کی گلیاں — یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

مرزائیوں کے ایک سوال کا جواب

✱ فَاِنِّیۡ اٰخِرُ الۡاَنۡبِیَاءِ وَمَسۡجِدِیۡ اٰخِرُ الۡمَسَاجِدِ۔ (۳۳۷۶) بے شک میں آخر الانبیاء (تمام نبیوں کے آخر میں آنے والا) اور میری مسجد (نبوی شریف) تمام مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔ (جو مساجد کہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بنائی ہیں)۔ مرزائی اس حدیث کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ جب مسجد نبوی شریف آخری مسجد ہے۔ پھر آئے دن نئی مسجدیں بن رہی ہیں تو اس کے آخری ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑا تو حضور علیہ السلام کو آخری نبی مان کر آپ کے بعد اگر اجرائے نبوت کا عقیدہ اپنا لیا جائے تو بھی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں آخر المساجد کے الفاظ حدیث میں آئے ہیں وہاں احادیث میں آخر مساجد الانبیاء کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت مبارکہ یہ تھی کہ وہ اللہ رب العزت کا گھر (مسجد) بناتے تھے تو انبیاء کرام کی مساجد میں سے آخری مسجد، مسجد نبوی ہے۔ یہ ختم نبوت کی دلیل ہوئی نہ کہ اجرائے

نبوت کی۔ الترغیب والترہیب میں آخر مساجد الانبیاء کے الفاظ صراحت سے موجود ہیں۔ نیز کنز العمال ص ٦ ج ١٢، نیز ص ٢٧٠، حدیث ۳۴۹۹۹، باب فضل الحرمین میں حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے:

عن عائشة قالت قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الأنبیاء۔

(رواه الدیلمی وابن النجار)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔ اس حدیث کو دیلمی، ابن النجار اور بزار نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے مسلم شریف کی مندرجہ بالا حدیث کی شرح ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء علیہم السلام کے ناموں سے دنیا میں مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ اب آئندہ چونکہ کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے اس لئے کوئی نئی مسجد بھی کسی رسول کے نام سے تعمیر نہ ہوگی بلکہ یہ مسجد نبوی ہی انبیاء علیہم السلام کی مسجدوں میں آخری مسجد رہے گی۔ (لگے ہاتھوں مرزا لعین کی چند غلیظ عبارات بھی پڑھتے جایئے)

مرزا قادیانی کی بکواسات

یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل، قادیان ١٧ جولائی ١٩٢٢ء)

✱ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی غلطیاں ہوئیں کئی الہام سمجھ نہ آئے۔

(ازالۃ الاوہام مطبع لاہوری ٦٣، ٣، ٢ مصنفہ مرزا قادیانی)

✱ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی۔ میں نے پوری کی

ہے۔(معاذ اللہ)(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

✱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔(معاذ اللہ)
(مکتوبات مرزا قادیانی اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

✱ روضہ اطہر مصطفیٰ نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے (معاذ اللہ)
(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

✱ میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ کوئی شے نہیں۔(معاذ اللہ)
(اعجاز احمدی ص ۵۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

✱ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔(ازالہ اوہام ص ۲۸-۲۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

✱ بعض نادان صحابہ جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔(نعوذ باللہ)
(ضمیمہ نصرت الحق ۱۲۰)

✱ ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔(معاذ اللہ)
(ماہنامہ المہدی بابت جنوری فروری ۱۹۱۵ء ۲، ۳ صفحہ ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

✱ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو تلاش کرتے ہو۔(معاذ اللہ)(ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ جلد اول)

✱ کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے۔ حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔(معاذ اللہ)(نزول المسیح ص ۹۹)

✱ سید النساء کی ذات کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے میرا قلم اسے لکھنے سے قاصر ہے۔

✱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔

(معاذ اللہ)(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۲۳۵)

✱ جو شخص تیری پیروی نہیں کرے اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔(تذکرہ ص ۳۴۲، ۳۴۳)

مرزائیوں کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِكَ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ وَالْمَهْدِيِّ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(نعوذ باللہ)(حوالہ ضیاء الاسلام پریس قادیانی رسالہ درود شریف ص ۴۲)

قادیانیوں کا کلمہ یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (نعوذ باللہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ احمد (مرزا غلام احمد) اللہ کے رسول ہیں۔

(افریقہ میں مرزائیوں کی مرکزی عبادتگاہ کی پیشانی پہ یہی خود ساختہ کلمہ لکھا ہوا ہے۔ جس کی تصاویر اخبارات میں چھپ چکی ہیں اور مرزا ناصر کے دورۂ افریقہ پہ تصویری کتاب Africa Speaks پہ احمدیہ سنٹرل ماسک نائیجیریا کا فوٹو موجود ہے وہاں یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔

✱ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پہ رکھی گئی ہے (اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى) وہ مسجد نبوی ہے نہ کہ مسجد قبا۔(۳۳۸۷)(اس میں رد ہے ان مفسرین کا جو کہتے ہیں کہ وہ مسجد قبا ہے۔نووی)

✱ حضور علیہ السلام ہر ہفتے مسجد قبا میں تشریف لاتے کبھی پیدل کبھی سوار ہو کر (۳۳۹۵-۹۶-۹۷)(اس کے بعد کتاب النکاح کا آغاز ہو رہا ہے)

✱ روزہ رکھنا گویا اپنے آپ کو خصی کرنا ہے۔(فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ)

(۳۳۹۸)

Scanned with CamScanner

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے چند صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور علیہ السلام کی ازواج پاک سے حضور علیہ السلام کی تنہائی کی عبادت کا حال سنا تو ایک نے کہا میں تو (اب عبادت میں ہی مصروف رہونگا اور) کبھی کسی عورت سے نکاح نہ کروں گا' دوسرے نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔ بعض نے کہا ہم بستر پہ سویا نہیں کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے) خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کے بعد فرمایا: مَابَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا۔

ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی ایسی باتیں کررہے ہیں جبکہ میرا اپنا حال یہ ہے کہ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (۳۴۰۳) میں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں (دن کو نفلی) روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو میری سنت سے منہ موڑے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور علیہ السلام سے ''تبتل'' بیویوں سے جدا رہنے کے ارادے کا اظہار کیا تو حضور علیہ السلام نے اس کا رد فرمادیا اور صحابہ کہتے ہیں وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا۔ اگر ہمیں تبتل کی اجازت مل جاتی تو ہم اپنے آپ کو خصی کرلیتے۔ (۳۴۰۶)

* دل سے گندہ خیال نکالنے کا طریقہ (۳۴۰۶)
* متعہ سے حضرت عمر نے منع کیا (اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کو یہ حکم نہ پہنچا تھا ان کو پہنچایا کیونکہ حرمت کے چار ماہ بعد حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا) (۳۴۱۶)
* عورت کو دولت سے زیادہ جوانی وقوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۳۴۱۹)
* متعہ کے قائلین پہ صحابہ کی سختی (۳۴۲۹)
* نکاح شغار وٹہ سٹہ کا وہ نکاح ہے جس میں حق مہر نہ رکھا گیا ہو۔ (۳۴۶۵)

* اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَّلِیِّھَا۔ بالغ عورت اپنے ولی سے زیادہ خود اپنے نفس کی حقدار ہے۔ (۳۴۷۶)
* حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بوقت نکاح عمر چھ سال بوقت رخصتی نو سال تھی۔ بیماری میں آپ کے بال جھڑ گئے۔ (۳۴۷۹)
* نکاح سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھ لینا بہتر ہے (۳۴۸۵) (ایک عورت نے اپنے آپ کو نکاح کے لئے حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ فَنَظَرَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِیْھَا وَصَوَّبَہٗ۔ آپ نے اس کو خوب اچھے طریقے سے دیکھا۔ (۳۴۸۷) اس حدیث میں ایک صحابی کی غربت کا حال بھی بیان ہوا ہے کہ حق مہر میں دینے کے لئے لوہے کا چھلا بھی نہ ملا۔
* ازواج مطہرات کا حق مہر بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) (۳۴۸۹)
* حضرت عبدالرحمن بن عوف نے نکاح کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔ (۳۴۹۰)
* حضور علیہ السلام نے حضرت صفیہ کو خریدا پھر آزاد کیا اور پھر ان سے نکاح کیا۔ حضور علیہ السلام نے اس نکاح کا ولیمہ کس طرح کیا۔ (۳۴۹۷، ۳۵۰۰)

حضور علیہ السلام کے ایک ولیمے کا حال

* نبی اکرم علیہ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ولیمہ پہ ایک بکری ذبح کی' اس طرح کا (شان وشوکت والا) ولیمہ اور کسی سے نکاح پر حضور علیہ السلام نے نہ کیا۔ (۳۵۰۳) تین سو افراد نے خوب کھایا۔ اَطْعَمَھُمْ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْہُ۔ (۳۵۰۴) حضرت انس فرماتے ہیں جب سب کھا چکے تو حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا: یَا اَنَسُ اِرْفَعْ۔ اے انس اب (سالن والا برتن) اٹھا لے۔ حضرت انس کہتے ہیں۔ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وَضَعْتُ کَانَ اَکْثَرَ اَمْ حِیْنَ رَفَعْتُ۔ میں نہ جان سکا کہ جب میں نے سالن رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب

اٹھایا تھا تب زیادہ تھا۔(۳۵۰۷)

(اس میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو اشخاص سیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی کہ آیہ حجاب انہی کے زمانہ عقد میں اتری۔ (وحید الزمان صاحب)

* دعوت ولیمہ کو ضرور قبول کرو۔(۳۵۰۹)

* بدترین ولیمہ (کھانا) وہ ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور غریبوں کو نظرانداز کیا جائے۔(۳۵۲۱)

* عورت نے مسئلہ پوچھا اور کہا میرے خاوند کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کے پلو کی مانند مثل هدبة الثوب۔ یعنی قابل جماع نہیں فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پس حضور علیہ السلام مسکرا پڑے۔ فرمایا: تو پہلے خاوند رفاعہ کے پاس دوبارہ نہیں جا سکتی جب تک اس کی لذت نہ چکھ لے۔

حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ (۳۵۲۷)

* عزل کرنے کی اجازت مگر نہ کرنا اولیٰ ہے (۳۵۴۷) (یہ ہلکا پھلکا زندہ درگور کرنا ہے‘ (الواد الخفی‘ ۳۵۶۵)

* رضاعت ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو نسب حرام کرتا ہے۔

يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔(۳۵۶۹)

* بالغ شخص کو عورت کا دودھ پلانا۔(۳۶۰۱)

* اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پہ پیدا ہوا یعنی خاوند کا اور زانی کے لئے پتھر ہیں یعنی رجم (۳۶۱۳)

* اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی خواہش پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ (۳۶۳۲)

* عورت (آدم علیہ السلام کی بائیں) پسلی سے پیدا ہوئی یہ کبھی سیدھی چال نہ

چلے گی۔(۳۶۴۳)

* اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ (۳۶۴۹)

دنیا برتنے کا سامان ہے اور بہترین برتنے کا سامان نیک عورت ہے۔

* حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں اکٹھی تین طلاق کو تین ہی قرار دیا گیا اور ان کے اس فیصلے کو صحابہ کرام نے قبول کیا۔(۳۶۷۳ تا ۳۶۷۵)

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

حضور علیہ السلام کو حلوا (شیرینی) اور شہد بہت پسند تھا۔(۳۶۷۹)

حضرت عمر فاروق کی نیازمندی کا عالم

* حضرت عمر نے کہا اگر حضور علیہ السلام مجھے فرمائیں تو میں اپنی بیٹی کو جان سے مار دوں۔ (لَئِنْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا) اسی حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے جسم پہ چٹائی کے نشان دیکھ کر حضرت عمر رونے لگے۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا: مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ اے خطاب کے بیٹے تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ عرض کیا حضور! میں کیوں نہ رووں جبکہ دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے جسم اقدس پہ چٹائی کے نشانات موجود ہیں (حالانکہ آپ رحمة للعالمین اور محبوب خدا ہیں اور دوسری طرف دشمنان خدا) قیصر و کسریٰ کو دیکھتا ہوں تو وہ پھلوں اور نہروں میں (سکون کی) زندگی گزار رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے۔

اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا

کیا تو اس بات پہ راضی نہیں ہے کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لئے صرف دنیا (۳۶۹۱)

میں نے حضور علیہ السلام کی بات مانی تو اللہ نے اتنا نوازا کہ مجھ پہ رشک

Scanned with CamScanner

ہونے لگا

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے خاوند ابوعمر نے مجھے طلاق دی تو میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھے عدت گزارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جب عدت پوری ہو جائے تو مجھے بتا دینا چنانچہ عدت مکمل ہوئی تو میں نے عرض کر دیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہما نے بھی نکاح کے پیغامات بھیجے ہیں اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا (یعنی عورتوں کو بہت مارتا ہے ضراب النساء) اور معاویہ ویسے ہی مفلس آدمی ہے تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرے۔ حضرت فاطمہ کہتی ہیں حضرت اسامہ سے نکاح کرنا مجھے ناپسند لگا لیکن جب آپ نے دوبارہ فرمایا تو میں نے حضرت اسامہ سے نکاح کر لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر بھلائی عطا فرمائی کہ عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔ (۳۶۹۷) (مختصراً) ایک روایت میں ہے تَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِيَ اللّٰهُ بِاَبِيْ زَيْدٍ وَكَرَّمَنِيَ اللّٰهُ بِاَبِيْ زَيْدٍ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ابوزید (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ سے شرافت و بزرگی عطا فرمائی (۳۷۱۴) (اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ پہ عمل کرنے کی برکت تھی) کیونکہ اس سے اوپر والی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ خَيْرٌ لَّكِ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت تیرے لیے بہت بہتر رہے گی۔ (۳۷۱۲)

✱ وضع حمل کے ساتھ عدت گزاری تو فوراً نکاح ہو سکتا ہے اگرچہ عورت کو نفاس کا خون آرہا ہو لیکن جب تک خون آرہا ہے مرد اس سے صحبت نہ کرے گا۔

(۳۷۲۲)

✱ زمانہ جاہلیت میں عورت کا سال بھر کی عدت گزارنا پھر اس کا جانور کو چھونا

اور اس کے زہر سے جانور کا مر جانا (۳۷۲۸)

عورت کے پیٹ میں بچہ کیسا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا

ایک جوڑے کے درمیان حضور علیہ السلام نے لعان کرایا اور جب وہ جوڑا واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا: لَعَلَّهَا اَنْ تَجِيْئَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا ہو سکتا ہے۔ اس عورت کے ہاں کالے رنگ کا گھونگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہو۔ چنانچہ جس طرح آپ نے فرمایا: ویسا ہی ہوا یعنی ایسا بچہ پیدا ہوا جس کا رنگ سیاہ تھا اور بال گھونگھریالے۔ (۳۷۵۵)

(لعلها کا ترجمہ "ہو سکتا ہے" علی سبیل التنزل کیا ہے ورنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لعل کا لفظ ان معنوں میں نہیں آتا جن معنوں میں دوسروں کے لئے بلکہ یقین کے معنوں میں آتا ہے اس کی وضاحت ہم نے بخاری شریف کی احادیث کے ضمن میں کر دی ہے۔ اگلی حدیث میں یہی واقعہ پوری وضاحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو کہ اس طرح ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں محمد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی شریک بن سحماء کے ساتھ تو ان کے درمیان لعان ہوا جو اسلام میں سب سے پہلا لعان تھا۔ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو فرمایا:

اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَائَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيْئَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَائَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ

اس عورت کو دیکھتے رہنا اگر تو اس کے ہاں سفید رنگ کا، سیدھے بالوں والا، سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہو تو وہ (اپنے باپ) ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر سرمئی آنکھوں والا گھونگھریالے بالوں والا، پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوگا تو وہ (جس کے

Scanned with CamScanner

ساتھ اس عورت پر زنا کی تہمت لگائی گئی) شریک بن سحماء کا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا:

أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ (۳۷۵۷)

اس عورت کے ہاں سرمئی آنکھوں والا گھونگھریالے بالوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہوں کے رجم کرنے کا حکم دیتا تو اس عورت کو سنگسار کراتا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسلام میں یہ دوسری عورت تھی جو برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنی لوگ اس کو فاحشہ سمجھتے حالانکہ نہ گواہ تھے نہ اقرار، صرف حضور علیہ السلام کے اس فرمان کی وجہ سے لوگوں کو اس کے بدکار ہونے کا یقین ہوگیا۔ افسوس کہ وحید الزمان صاحب بجائے اس کے کہ یوں کہتے کہ اس میں حضور علیہ السلام کے علم غیب کی عظیم دلیل ہے۔ لکھتے ہیں کہ یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا: اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق گمان ہوسکتا ہے) (۳۷۵۸)

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے

پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی (ﷺ)

✷ سعد بڑا غیرت مند ہے میں اس سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ (۳۷۶۳)

✷ اپنی اولاد کے بارے میں شک کرنے والے کو حضور علیہ السلام نے بڑے حکیمانہ انداز میں سمجھا دیا (والدین سفید رنگ کے ہوں بچہ سیاہ رنگ کا پیدا ہو جائے تو ایسے ہی ہے جیسے سرخ اونٹوں میں کالا اونٹ پیدا ہو جائے) (۳۷۶۶)

✷ صدقہ جب دوسری جگہ جائے گا تو ہدیہ کہلائے گا۔ حضرت بریرہ کے لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ (وہ گوشت جو بریرہ کو کسی نے

صدقہ کے طور پر دیا ہے) وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور (اگر وہی گوشت وہ ہمیں کھلائے گی تو) ہمارے لیے ہدیہ ہوگا۔ (۳۷۸۲)

✷ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ ولاء (کا حق جو آزاد کرنے والے کو اپنے آزاد کردہ غلام پہ حاصل ہوتا ہے کہ اپنے آزاد کردہ کا عصبہ کے طور پر وارث ہو جاتا ہے) اس کے لئے ہے جو آزاد کرے گا۔ (اسی لیے یہ حق نہ ہبہ ہوسکتا ہے نہ اس کی بیع ہو سکتی ہے۔ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔ (۳۷۸۸) قدتم الجزء الاول بعونه جل وعلا ويتلوه الجزء الثانی ان شاء الله تعالیٰ۔ (اس کے بعد کتاب البیوع اور ساتھ ہی دوسری جلد کا آغاز ہو رہا ہے۔ رمضان المبارک کے آخری روزے کے دوران پہلی جلد مکمل ہوئی اور یکم شوال المکرم یعنی عیدالفطر کے بابرکت دن بعد نماز ظہر دوسری جلد کی منتخب احادیث مبارکہ کو شروع کیا گیا۔ فالحمد لله علی ذلك)

صحیح مسلم جلد نمبر۲ کی منتخب احادیث

کتاب البیوع کی اصل عظیم

حضور علیہ السلام نے غرر یعنی دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ (۳۸۰۸) امام نووی فرماتے ہیں: فهو اصل عظيم من اصول كتاب البيوع ولهذا قدمه مسلم ويدخل فيه مسائل كثيرة غير منحصرة. یہ حدیث کتاب البیوع میں اصل عظیم (مضبوط بنیاد) ہے اور اس میں بہت سارے مسائل داخل ہیں۔ مثلاً

كبيع الابق والمعدوم والمجهول وما لا يقدر على تسليمه ومالم يتم ملك البايع عليه وبيع السمك فى الماء الكثير واللبن فى الضرع وبيع الحمل فى البطن وبيع بعض الصبرة مبهما وبيع ثوب من اثواب وشاة من شياه و نظائر ذلك فكل هذا بيعه باطل لانه غرر من غير حاجة بھاگے ہوئے غلام کی بیع، معدوم ومجہول شئی کی بیع۔ جس شئی کو بائع مشتری کے حوالے کرنے پہ قدرت نہ رکھتا ہو۔ جس شئی پہ بائع کی ملکیت پوری نہیں ہے۔ مچھلی کی بیع پانی میں، دودھ کی بیع جانور کے تھنوں میں جانور کے پیٹ میں بچے کی بیع، پرندے کی بیع ہوا میں، کپڑوں میں سے غیر معین کپڑے کی بیع، بکریوں میں سے غیر معین بکری کی بیع، یہ سب باطل ہیں کیونکہ ان میں سراسر دھوکہ پایا جاتا ہے۔

نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں وقد يحتمل بعض الغرر تبعا اذا دعت اليه حاجة. کبھی غرر کی بعض صورتیں جائز ہوتی ہیں کیونکہ ان صورتوں میں اصلاً دھوکہ نہیں ہوتا بلکہ تبعاً ہوتا ہے اور پھر ان صورتوں کی طرف حاجت بھی ہوتی ہے (اگر ناجائز ٹھہرائی جائیں تو بہت حرج لازم آتا ہے والحرج مدفوع بالنص۔ حرج نص کی وجہ سے مدفوع ہے)

كالجهل باساس الدار۔ جس طرح کے مکان خریدنا ہو تو اس کی بنیاد کے

Scanned with CamScanner

بارے میں کچھ علم نہیں ہوتا (نہ ہی بنیاد نظر آتی ہے) لیکن چونکہ مکان کے تابع ہو کر اس کی بیع ہوتی ہے لہٰذا جائز ہے۔ (لان الاساس تابع للظاهر من الدار. ولان الحاجة تدعو اليه فانه لايمكن رؤيته)

وكما اذا باع الشاة الحامل والتي في ضرعها لبن فانه يصح البيع. اور جیسا کہ حاملہ بکری (جانور) کی بیع اور وہ کہ جس کے تھنوں میں دودھ ہو۔ (حمل ولبن مجہول ہونے کے باوجود بیع جائز ہے۔ ایک تو ضرورت کی وجہ سے اور دوسرا غرر بالتبع ہونے کی وجہ سے (وكذا القول في حمل الشاة ولبنها)

امام نووی فرماتے ہیں: ولذلك اجمع المسلمون على جواز اشياء فيها غرر حقير۔ اسی طرح کئی اشیاء ایسی ہیں کہ جن میں معمولی غرر کی وجہ سے اہل اسلام کا اجماع ہے کہ بیع جائز ہے جیسا کہ جبّہ جس میں دانہ ہو اس کی بیع جائز ہے حالانکہ دانے کے بغیر اس کی بیع ناجائز ہے۔ (انهم اجمعوا على صحة بيع الجبة المحشوة وان لم يرحشوها ولو بيع حشوها بانفراده لم يجز).

واجمعوا على جواز اجارة الدار والدابة والثوب. ونحو ذلك شهرا مع ان الشهر قد يكون ثلثين يوما وقد يكون تسعة وعشرين۔

اور (امام نووی فرماتے ہیں) اجماع ہے مکان، چوپایہ اور کپڑے کو کرائے پہ لینے دینے کے جواز پر اور اسی طرح باوجود اس کے کہ اگر مثلاً ایک ماہ کے لئے مکان کرایہ پہ لیا ہے تو) مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دنوں کا۔ (نیز فرمایا)

واجمعوا على جواز دخول الحمام بالاجرة مع اختلاف الناس في استعمالهم الماء وفي قدر مكثهم

اور اجماع ہے اس بات پہ کہ حمام میں جانا اجرت پر جائز ہے باوجودیکہ پانی کا استعمال کم اور زیادہ ہوتا ہے اور وہاں ٹھہرنے میں بھی کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ (مزید

فرمایا)

واجمعوا على جواز الشرب من السقاء بالعوض مع جهالة قدر المشروب واختلاف الشار بين وعكس هذا۔

اور پیسوں کے عوض مشکیزہ سے براہ راست پانی پینے کے جواز پہ بھی اجماع ہے باوجود اس کے کہ کوئی کتنا پیئے گا اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ الغرض غرر حقیر یا بالتبع ہو یا اس سے بچنا مشکل ہو تو بیع جائز ہے ورنہ نہیں (مدار البطلان بسبب الغرر والصحة مع وجوده هوانه ان دعت حاجة الى ارتكاب الغرر ولا يمكن الاحتراز عنه الا بمشقة وكان الغرر حقيرا جاز البيع والافلا) پھر اس باب کے بعض مسائل میں جس نے غرر کو حقیر جانا اس نے جواز کا فتویٰ دے کر بیع کو جائز قرار دیا اور جنہوں نے اس غرر کو بڑا جانا انہوں نے عدم جواز کا قول فرمایا۔

حضور علیہ السلام نے جنت کو کس طرح بیچ دیا؟

کئی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت بیچی مثلاً جنت البقیع کی خریداری کے موقع پہ، بیرِ رومہ کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کرنے کے عوض اور اسی طرح تقریباً اٹھارہ موقعوں پہ حضور علیہ السلام نے جنت بیچی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خریدی (اہل محبت نے کہا: ایک ہی چیز کو بار بار بیچنا اور خریدنا چہ معنی دارد؟ فرمایا: ایک بار تو اپنے لیے خریدی اور سترہ بار حضور علیہ السلام کی امت کے لئے، سبحان اللہ)

فقہ کا قانون ہے کہ بغیر قبضہ کے بیع فاسد ہوتی ہے اور بغیر ملکیت کے بیع باطل ہوتی ہے (یعنی چیز میری ہے لیکن قبضہ کسی اور کا ہے۔ اب میں اس کو بیچوں گا تو بیع فاسد ہوگی اور کسی کی چیز میرے قبضے میں ہے۔ اب میں اسے بیچوں گا تو بیع باطل ہوگی) لیکن اس بیع کو کسی نے آج تک نہ فاسد کہا نہ باطل کہا تو معلوم ہوا کہ جنت پہ حضور علیہ السلام کا قبضہ بھی ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جنت کے مالک بھی ہیں

Scanned with CamScanner

(تبھی تو جنت کے مکانوں پر' دروازوں پر' درختوں کے پتوں پر' فرشتوں اور حوروں کی پیشانیوں پر اللہ کے نام کے ساتھ ہمارے آقا علیہ السلام کا نام لکھا ہوا ہے۔ جب آپ کے مکان پہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اپنا نام نہیں لکھ سکتا کیونکہ نہ اس کا قبضہ نہ اس کی ملکیت تو ماننا پڑے گا جو کچھ خدا کا ہے وہ سارا کا سارا محبوب خدا علیہ الوف التحیۃ والثناء کا ہے) یہاں بھی حضور علیہ السلام کی حکومت وہاں بھی حضور کی حکومت (صلی اللہ علیہ وسلم) تبھی تو آپ نے فرمایا: میرے دو وزیر آسمانوں پہ ہیں۔ دو زمین پہ اور وزیر وہیں پر تو ہوتے ہیں جہاں کسی کی حکومت ہوتی ہے۔ کبھی سنا کہ پاکستانی حکومت کے وزیر انڈیا میں ہیں؟ وہاں سفیر ہو سکتے ہیں' وزیر نہیں تو جب آسمانوں اور زمینوں پہ حضور علیہ السلام کے وزیر ہیں تو وہاں آپ کی حکومت ماننی پڑے گی اور یہاں بھی ماننی پڑے گی۔ ہم نے عرض کیا:

ے وَزِیْرَایَ فِی السَّمَآءِ وَ وَزِیْرَایَ فِی الْاَرْض
ظاہر ہے اس حدیث سے حکومت رسول کی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

✱ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ (٣٨٥٨)

✱ درخت لگانے کا ثواب کہ جو بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا' لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (٣٩٦٨)

✱ حضور علیہ السلام نے مقروض کی خیر خواہی کرتے ہوئے اس کا آدھا قرضہ معاف کروا دیا۔ (٣٩٨٤)

✱ قرضہ معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ (٣٩٩٤)

✱ آوارہ کتوں کو مارنے کی اجازت۔ (٤٠٢١)

✱ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ نے کھیتی کے علاوہ تمام کتوں کو مار دینے کے حکم والی حدیث اس لیے یاد رکھی کہ ان کی اپنی کھیتی تھی (اس سے حضرت ابوہریرہ کی تحقیر منظور نہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ چونکہ ان کے پاس کھیت تھا

لہٰذا انہیں یہ حکم یاد رہا) (٤٠٣١)

✱ شوقیہ کتا پالنے سے ہر روز ثواب میں کمی' صحابی سے پوچھا گیا کیا آپ نے خود سنا ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے تو انہوں نے جواب دیا:

اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔ ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔ (٤٠٣٦)

رضائے خدا و مصطفیٰ حاصل ہو' چاہے اپنا نقصان ہی ہو جائے۔

عبدالرحمٰن بن وعلہ مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواباً فرمایا کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے پاس ایک پوری مشک شراب کی لے کر آیا تاکہ حضور علیہ السلام کو تحفہ پیش کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے؟ اس نے عرض کیا مجھے معلوم نہ تھا۔ تب اس نے ساتھ والے شخص کے کان میں ایک بات کی تو حضور علیہ السلام نے پوچھا: تو نے کیا بات کی ہے؟ عرض کیا میں نے کہا ہے اس کو بیچ دو۔ فرمایا: اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَیْعَهَا۔ جس اللہ نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے اسی نے اس کو بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰی ذَهَبَ مَافِیْهَا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھولا اور ساری شراب بہا دی۔ (٤٠٤٤)

✱ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک حدیث نہ پہنچی (جو ان کے موقف کے مطابق نہ تھی) تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو حدیث ہم نے حضور علیہ السلام سے سنی وہ ضرور بیان کریں گے۔ اگرچہ امیر معاویہ کو اچھا نہ لگے۔ (٤٠٦١)

✱ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِیْئَةِ۔ سود ادھار میں ہے۔ (٤٠٨٩)

مدار اسلام حدیث

✱ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَ بَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ۔ بے شک

Scanned with CamScanner

حرام وحلال واضح ہے اوران کے درمیان شبہ والی اشیاء ہیں جوان سے بچا اس نے اپنا دین وآبرو بچالی...... جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے وہ سنور گیا تو سارا جسم سنور گیا۔ وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ گیا۔ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔ خبردار! وہ دل ہے۔ (۴۰۹۴) نووی کہتے ہیں اس حدیث پہ اسلام کا مدار ہے' بعض نے کہا: اس حدیث میں تہائی اسلام ہے باقی دوتہائی اسلام ان احادیث میں ہے: انما الاعمال بالنیات۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ ابوداؤد بجستانی نے چار احادیث پر اسلام کا مدار بیان کیا۔ تین مذکورہ بالا اور چوتھی مندرجہ ذیل لا یومن احد کم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔ بعض نے اس کی جگہ یہ حدیث ذکر کی ہے۔ ازھد فی الدنیا یحبك اللہ وازھد ما فی ایدی الناس یحبك الناس۔ دنیا سے بے رغبت ہو جا تو اللہ کا محبوب بن جائے گا اور لوگوں سے بے نیاز ہو جا پھر خود ہی تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (حاشیہ صحیح مسلم ج ۲' ص ۲۸)

''حضورعلیہ السلام کی برکت سے یوں ہوگیا'' کہنا جائز ہے

حضورعلیہ السلام کی برکت سے کہنا جائز ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کے لئے حضورعلیہ السلام نے دعا فرمائی اور جب اونٹ ٹھیک ہوگیا تو حضور کے سوال پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُكَ۔ الحمدللہ آپ کی برکت سے اب بالکل ٹھیک ہے۔ (۴۱۰۰)

✸ حضورعلیہ السلام کا دیا ہوا سونا حضرت جابر نے بطور تبرک رکھا۔ جوان سے یوم حرہ کے موقع پہ چھین لیا گیا۔ (۴۱۰۱) (بطور تبرک رکھنا علامہ وحیدالزمان کو بھی تسلیم ہے دیکھئے شرح نووی' ج ۴' ص ۳۳۵)

✸ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بددعا سے عورت اندھی ہوگئی۔ گڑھے میں گری' مرگئی اور قبر گھر میں بنی' کہا کرتی تھی اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعِیْدٍ۔ مجھے سعید کی بددعا لگ گئی ہے۔ (۴۱۳۱-۳۴) (اس کے بعد کتاب الفرائض کا آغاز ہورہا ہے)

✸ ھبہ کی ہوئی چیز ہبہ کرنے والے کوخریدنی بھی نہ چاہئے (۴۱۶۹)

✸ حدیث قرطاس (۴۲۳۲)

✸ نذر سے تقدیر نہیں ٹلتی ہاں بخیل کی جیب سے مال نکلنے کا بہانہ بن جاتا ہے۔ جس مال کو وہ کبھی نہ نکالتا۔

فیخرج بذلك من البخیل مالم یکن البخیل یرید ان یخرج (۴۲۴۳)

✸ جس شی کا بندہ مالک نہیں' اس کے بارے میں مانی ہوئی نذر پوری نہ کی جائے مثلاً یہ کہا کہ اگر کام ہوجائے تو فلاں کی اونٹنی ذبح کردوں گا۔

وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ (۴۲۴۵)

✸ اپنے کام کی نسبت حضورعلیہ السلام نے اللہ کی طرف کی' لوگوں کو سواریاں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں اور فرمایا: مَا اَنَا حَمَلْتُکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَمَلَکُمْ۔ تمہیں میں نے نہیں اللہ نے سوار کیا ہے۔ (۴۲۶۳)

✸ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ (۴۲۶۰) جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں (اگرچہ نہ کھیلیں' صرف اتنا کہنے پر) کچھ نہ کچھ صدقہ کرے) خطابی کہتے ہیں اتنا صدقہ دے جتنے پیسوں سے وہ جوا کھیلنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ (کئی گناہ ایسے ہیں) دل میں ارادہ کرنے سے بھی ان کی نحوست چھا جاتی ہے۔ (نووی)

✸ مرغ کا گوشت کھالیا جائے اگرچہ وہ نجاست کھاتا ہو۔ (۴۲۶۵)

✸ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے بیویوں کا ذکر (۴۲۸۹)

صحابہ کرام مکہ شریف میں مرنے کو پسند نہیں کرتے تھے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ حضورعلیہ السلام عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زندگی سے مایوسی کا اظہار کیا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يُنْفَعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ (مایوسی کی کوئی بات نہیں) ہوسکتا ہے تو زندہ رہے یہاں تک کہ کچھ لوگوں کو تیری وجہ سے فائدہ ہو اور کچھ کو نقصان۔

چنانچہ حضور علیہ السلام کا فرمانا سچ ثابت ہوا کہ حضرت سعد زندہ رہے اور ان کے ہاتھوں عراق فتح ہوا جس سے اہل اسلام کو دین و دنیا کا فائدہ ہوا اور کافروں کو نقصان ہوا۔ کچھ مارے گئے' کچھ قیدی بنے' غلام ہوئے' عورتیں لونڈیاں بنیں۔

چنانچہ ان کا وصال عرصہ بعد مکہ میں ہوا اور حضور علیہ السلام نے ان کی موت پہ افسوس کا اظہار فرمایا:

(ورثي له رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان توفي بمكة) (۴۲۰۸)

وكان يكره ان يموت بالارض التي ها جر منها (۴۲۰۸)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ پسند نہ فرماتے تھے کہ جس جگہ سے ہجرت کی ہے وہاں مجھے موت آئے۔ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان مکروہ جانتے تھے مکہ میں مرجانا۔ (شرح نووی' ص ۲۵۳' ج ۴)

جبکہ یہی صحابہ کرام علیہم الرضوان مدینہ شریف میں مرنے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

میں اللہ کے رسول کی پناہ طلب کرتا ہوں

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو مسعود انصاری جو کہ اپنے غلام کو مار رہے تھے۔ حضور علیہ السلام کے ایک جملے کا ان پہ اتنا اثر ہوا کہ کوڑا ہاتھ سے گر گیا اور ساری زندگی غلاموں کو نہ مارنے کی قسم کھا لی۔ (۴۳۰۸) عرض کیا: اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (۴۳۰۹) میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے یہ نہ فرمایا کہ میں تو اللہ کی پناہ طلب کرتے ہوئے اعوذ باللہ کہتا ہوں اور تو بجائے اللہ کی پناہ طلب کرنے کے میری پناہ طلب کر رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی پناہ میں آنا خدا ہی کی پناہ میں آنا ہے۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

غلاموں کے ساتھ صحابہ کرام کا برتاؤ

پھر غلاموں کے ساتھ اس قدر اچھا برتاؤ ہونے لگا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جس طرح کا لباس خود پہنتے ویسا ہی اپنے غلام کو بھی پہناتے اور فرماتے' یہ غلام تمہارے بھائی ہی تو ہیں فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ (۴۳۱۳) انہیں وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور ان کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو اور اگر تم نے ان کو ان کی طاقت سے زیادہ کام کہہ دیا ہے تو ان کا ہاتھ بٹایا کرو۔

بلکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب میں نے حضور علیہ السلام کی زبان اقدس سے غلام کے بارے میں سنا کہ نیک غلام کو دوہرا ثواب ہے۔ ایک اپنے مالک کی خیر خواہی کا اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا تو) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ' حج بیت اللہ اور ماں کی خدمت (میں کوتاہی کی فکر نہ) ہوتی تو میں غلام ہو کر مرنا پسند کرتا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے اپنی والدہ کی وفات کے بعد ہی حج کیا (تاکہ ماں کی خدمت میں کوتاہی نہ ہو جائے) (۴۳۲۰)

میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور تو مجھ سے صرف سو درہم مانگ رہا ہے؟

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے

سو درہم کی خیرات کا سوال کیا تو حضرت عدی نے فرمایا: تَسْئَلُنِیْ مِائَةَ دِرْهَمٍ وَّاَنَا اِبْنُ حَاتِمٍ (تو جانتا نہیں) میں حاتم طائی کا بیٹا ہوں اور تو مجھ سے صرف سو درہم مانگ رہا ہے (گویا یہ تو نے میرے باپ کی سخاوت کی توہین کی ہے کہ اتنے بڑے سخی باپ کے بیٹے کے دربار سے صرف سو درہم کی بھیک مانگی ہے)

تیری درگاہ کے فقیروں کا
ذکر ہوتا ہے تاجداروں میں

اسی جلال میں قسم اٹھالی کہ واللہ لا اعطیك. خدا کی قسم! میں تجھے نہ دوں گا۔ پھر فرمایا:

لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

(میں تجھے ہرگز نہ دیتا) اگر میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ سنا ہوتا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی کام کی قسم کھائے پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھے تو جو بہتر ہے وہ کرے (اور قسم کا کفارہ ادا کردے) (۴۲۷۹)

چنانچہ پھر آپ نے اس سائل کو چار سو درہم دے کر فرمایا: یہ لے لے' یہ میری سخاوت میں سے تیرے لیے ہے۔ (ولك اربع مائة فی عطاء ی' ۴۲۸۰) جب غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاؤں کا یہ حال ہے تو پھر سرکار کی عطا کا عالم کیا ہوگا؟

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹیں کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

✱ قتل کسی نے کیا دیت حضور علیہ السلام نے ادا کر دی۔ (۴۳۴۲)

سفید بالوں کا خیال کیا جائے

جو عمر میں بڑا ہو اس کی بڑائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں

آنے والوں میں سے جب چھوٹے نے بات کرنا چاہی تو اس کو فرمایا: کَبِّرْ کَبِّرْ یُرِیْدُ السِّنَّ۔ بڑے کی بڑائی کا خیال کر' بڑے کو بات کرنے دے یعنی جو عمر میں بڑا ہے۔ (۴۳۴۹) اس کا مطلب یہ ہوا کہ فضیلت و رتبہ کا لحاظ اپنی جگہ ہے لیکن زیادہ عمر کے لوگوں کا لحاظ و ادب بھی ضروری ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں اس لیے بھی کہ اس کی عمر زیادہ ہے تو ہوسکتا ہے اس کی نیکیاں بھی تجھ سے زیادہ ہوں۔

✱ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ (۴۳۷۴) اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پہ قسم اٹھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے (یعنی جو بات ان کی زبان سے نکلتی ہے پوری ہو کر رہتی ہے)۔

✱ جو بھی قتل ہوتا ہے تو اس کا گناہ قابیل کو جاتا ہے۔

لِاَنَّهٗ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔ کیونکہ قتل کی بنیاد اس نے رکھی۔ (۴۳۷۹)

✱ قیامت میں سب سے پہلے (حقوق العباد میں سے) قتل کا فیصلہ ہوگا۔ (۴۳۸۰)

✱ حضور علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا دیت سے بچنے کے لئے مقفیٰ مسجع کلام کرنا۔ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ۔ اس کا تاوان کیسے دوں جس نے نہ پیا اور نہ کھایا' نہ بولا اور نہ چلایا۔ ایسا تو ہو گیا ضائع' فرمایا: یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔ (۴۳۹۱) (اس کے بعد کتاب الحدود کا آغاز ہو رہا ہے)

اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دونگا

ایک بڑے خاندان کی عورت نے چوری کی۔ خاندان والوں کو فکر ہوئی کہ اگر اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو پورے خاندان کی بدنامی ہوگی۔ حضرت اسامہ کو سفارش کے لئے تیار کیا گیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی شریف (امیر) آدمی ان میں سے چوری

Scanned with CamScanner

کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کمزور شخص چوری کر بیٹھتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔

وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

قسم بخدا! اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔ (۴۴۱۰)

نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاجتیں پیش کی جاتیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ چنانچہ بعد میں وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اس نے بہت اچھی توبہ کی' نکاح بھی کر لیا۔ فَارْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں اس کی حاجات حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کیا کرتی تھی (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حاجت روائی فرما دیا کرتے تھے) (۴۴۱۱)

قانون کی پاسداری

اگر قانون دینے والا خود ہی قانون پہ عمل نہ کرے گا تو ملک کا نظام تباہ ہو جائیگا' افسوس کہ مسلمان جو سب سے زیادہ قانون کا احترام کرنے والے تھے' آج تمام قوموں سے زیادہ قانون کو توڑنے والے ہو گئے ہیں' بالخصوص پاکستان تو اس معاملہ میں بدقسمتی سے اول نمبر پہ آ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے ملک کے حالات پہ اپنا فضل و کرم نازل فرمائے اور اس قوم کو قانون کا پابند بننے کی توفیق دے۔ شاید بعض عاقبت نااندیش اس کو آزادی سمجھتے ہوں مگر یہ آزادی نہیں بلکہ بربادی ہے۔ جانور بھی کسی نہ کسی حد تک اپنے قاعدوں کی رعایت کرتے ہیں تو جب ہم خدا کے قوانین کی خلاف ورزی کریں گے تو ہمیں کون انسان کہے گا' حریت و آزادی یہ ہے کہ انسان قانون کے دائرے میں رہ کر اپنے منافع کے لئے کوششیں جاری رکھے اور عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ چاہے اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف بھی فیصلہ جا

رہا ہو۔ اسی بات کی قرآن نے ہمیں تلقین فرمائی ہے (وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ) مندرجہ بالا حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح دلیل ہے کہ اتنا عدل و انصاف اور ایسی راست بازی اس دور کے عربوں میں بغیر خدائی تعلیم و امداد کے سمجھ میں نہیں آتی۔

حضرت ماعز اسلمی کی توبہ

حضرت ماعز بن مالک اسلمی کے رجم و توبہ کا واقعہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود فرمایا: ماعز کے لئے استغفار کرو اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر پوری ایک امت میں بانٹ دی جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ (۴۴۳۱)

✸ یہودیوں نے رجم کی آیت کو چھپا لیا۔ (۴۴۳۷)

✸ حضرت عمر کے دور میں شرابی پر اسی کوڑے حد مقرر کی گئی۔ (۴۴۵۲)

✸ حضرت عثمان کے فرمان پہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے حضرت علی المرتضیٰ امام حسن پہ ناراض ہوئے۔ نیز حضرت علی المرتضیٰ کے نزدیک حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کا فعل سنت ہے۔ (۴۴۵۷) شرح نووی میں وحید الزمان صاحب نے بھی یہی لکھا (پھر آپ حضرات تین طلاق بیک مجلس کے مسئلہ میں حضرت عمر کے فیصلے کو خلاف سنت کہہ کر کیوں رد کرتے ہیں اور بے دھڑک کہتے ہیں' شریعت حضور علیہ السلام کی ہے یا حضرت عمر کی؟

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم یا پھر سنگ ہو جا

(صحیح مسلم' شرح نووی' ص ۳۳۷' ج ۴)

✸ جب اسلام دل میں اترتا ہے تو حضور علیہ السلام ساری دنیا سے عزیز تر ہو جاتے ہیں۔ (۴۴۷۹)

✸ اللہ تعالیٰ (بے فائدہ قیل وقال) بک بک کو ناپسند فرماتا ہے۔(۴۴۸۱)

راوی نے کہا: حَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.(۴۴۸۴)

رسول اللہ نے تم پہ حرام کیا ہے۔ یہ نہ کہا کہ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے۔

✸ مجتہد خطا پر بھی ہو تو اس کو ایک ثواب (اس کی کوشش کا) ملتا ہے۔
(۴۴۸۷)

رزق حلال اور صدق مقال کی ایک عظیم مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی اور اس زمین سے خریدنے والے کو سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا تو اس نے بائع سے کہا: میں نے صرف زمین خریدی تھی لہٰذا یہ سونا تیرا ہے اس کو لے جا' بائع نے کہا: نہیں زمین میں جو کچھ ہے تیرا ہی ہے لہٰذا میں واپس نہ لوں گا۔ پھر دونوں ایک تیسرے شخص کے پاس فیصلے کے لئے گئے تو اس نے (یہ نہ کہا کہ اگر تمہیں نہیں چاہتے تو میں ضرورت مند ہوں لہٰذا مجھے دے جاؤ بلکہ) دونوں سے پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا بیٹا ہے اور دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے' اس نے فیصلہ یہ کیا۔

اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اس سونے کو اپنے آپ پہ خرچ بھی کرو اور راہ خدا میں صدقہ بھی کرو۔(۴۴۹۷)

ایک واقعہ

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک قطعہ زمین کے بارے میں دو شخص جھگڑا کر رہے تھے۔ ہر ایک ان میں سے اپنی ملکیت کا دعویٰ کر رہا تھا۔ بات کسی نتیجے پہ نہ پہنچ رہی تھی کہ حضرت بایزید پہ دونوں کی نظر پڑی تو دونوں

نے بالاتفاق کہا: جو فیصلہ بایزید فرما دیں گے ہمیں منظور ہوگا۔ آپ نے پہلے کیس سنا پھر فرمایا: ذرا زمین سے ہی نہ پوچھ لیں کس کی ہے؟ چنانچہ زمین سے مخاطب ہو کر فرمایا: خدا کے حکم سے بول کر بتا (جو پتھروں کو بھی قوت گویائی عطا فرما دیتا ہے) تو اس کی ہے یا اس کی؟ زمین نے بول کر کہا: میں نہ اس کی ہوں نہ اس کی ہوں بلکہ یہ دونوں میرے ہیں یعنی مر کر میرے اندر آنے والے ہیں۔ دونوں قدموں میں گر گئے اور زمین کی ملکیت سے دستبردار ہو گئے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

✸ زیادہ سوال کرنے والے پہ نبی علیہ السلام کی ناراضگی۔(۴۴۹۹)

گری پڑی تھیلی کی دو سال تشہیر کرنے کا حکم دیا گیا۔(۴۵۰۶)

بشیر و نذیر نبی علیہ السلام کا وعظ پُر تاثیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ ایک اونٹنی سوار شخص حاضر خدمت ہو کر دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ حضور علیہ السلام نے (اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے) فرمایا:

مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ

جس کے پاس فالتو سواری ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس حاجت سے زیادہ کھانا ہے وہ اس کو لوٹا دے جس کے پاس کھانا نہیں ہے۔ ان دو چیزوں کے علاوہ بھی حضور علیہ السلام نے بہت ساری چیزوں کا ذکر فرمایا (اور ہم پر آپ کے وعظ کا اس قدر اثر ہوا کہ) رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ۔ ہم سمجھے کہ جو بھی شئی حاجت سے زائد ہو اس پر ہمارا قطعاً کوئی حق نہیں (خواہ وہ ہماری اپنی کمائی ہوئی ہو اور ہماری ملکیت و قبضہ میں ہو) (۴۵۱۷) اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں

✷ تھوڑا سا کھانا اور پانی چودہ سو افراد کے لئے کافی ہو گیا۔ (۴۵۱۸) (اس کے بعد کتاب الجہاد والسیر کا آغاز ہو رہا ہے)

لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے اور یہ آپ نے اس وقت فرمایا کہ جب حضرت ابوموسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا۔

یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (۴۵۲۶)

آسانی کرو، سختی نہ کرو اور خوش کرو اور نفرت نہ دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو اور پھوٹ مت ڈالو (تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی قبول کریں) اس پر وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں "معلوم ہوا فقط وعید (خوف وعذاب) کو بیان کرتے رہنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا خوف نہیں۔ (غالباً خوب نہیں لکھنا چاہئے تھا) بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نومسلموں اور گناہ گاروں پر آسانی کرنا چاہئے اور یہ بیان کرنا چاہئے کہ توبہ سب گناہوں کو میٹ (مٹا) دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔
(صحیح مسلم شرح نووی، ص ۱۴، ج ۵)

لہٰذا شارح نووی کے پیروکاروں کو بھی اپنے رویے پہ غور کرنا چاہئے کہ جب شفاعت ورحمت کی بات کی جاتی ہے تو یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ لوگ بے عمل ہو جائیں گے۔ شاید اس لیے کہ ایسی باتوں سے فضائل کا باب کھلتا ہے اور ان کے عقیدۂ مثلیت پہ زد پڑتی ہے جب ہم یوں عرض کرتے ہیں۔

رحمت میرے حضور دی واجاں پئی مار دی
آ جا گناہگارا میں تینوں بچا لواں

اللہ تعالیٰ کا ایک نبی علیہ السلام کی دعا پہ سورج روک دیا گیا

اللہ تعالیٰ کے ایک نبی علیہ السلام (حضرت یوشع بن نون) کی دعا پر سورج کو روک دیا گیا۔ خیانت کرنے والوں کا ہاتھ بوقت بیعت نبی علیہ السلام کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کی کمزوری کی وجہ سے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔ (۴۵۵۵)

✷ حضرت ابوبکر صدیق کی بات کو حضور علیہ السلام نے سچ کر دکھایا۔
(۴۵۶۸)

✷ ابوجہل کو مارنے والے دونوں معاذ تھے۔ ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء (۴۵۶۹)

✷ نامناسب بات کرنے کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے ایک حقدار کا حق روک لیا (تاکہ جس کا دل دکھایا گیا اس کو رنج زیادہ نہ ہو) (۴۵۷۰)

تیری ہر ادا پہ ہے جاں فدا

یا سلمۃ (ابن الاکوع) هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ۔ حضور علیہ السلام نے حضرت سلمہ سے غنیمت میں ملنے والی لڑکی مانگی۔ ذرا انداز ملاحظہ ہو۔ اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دے دے تیرا باپ کتنا اچھا تھا۔ اس لڑکی کو مکہ بھیج دیا گیا اور اس کے بدلے کئی مسلمان چھڑا لیے گئے جو مکہ میں قید تھے۔ (۴۵۷۳)

✷ حضرت عباس نے حضرت علی المرتضیٰ کے بارے سخت الفاظ کہے (الکاذب الاثم الغادر الخائن) (۴۵۷۷) اسی حدیث میں ہے: حضرت عمر کے سامنے حضرت علی وعباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کی تصدیق کی جس میں ہے کہ ہم نبیوں کی وراثت نہیں ہوتی۔ ما ترکنا صدقة۔ جو ہم چھوڑ جائیں صدقہ ہے۔ نیز حضرت عمر نے کہا: تم نے ابوبکر کو بھی اور مجھے بھی جھوٹا، گناہگار، دغاباز اور چور سمجھا

✷ حضرت فاطمہ کی ابوبکر صدیق سے رنجش، مرتے دم تک کلام نہ کرنا اور

حضرت علی المرتضیٰ کا حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت فاطمہ کے وصال کی اطلاع نہ دینا اور پھر حضرت علی کا ابوبکر صدیق سے مصالحت و بیعت کرنا اور یہ کہنا کہ میرے پاس اکیلے آنا کیونکہ حضرت علی، ابوبکر صدیق کے ساتھ حضرت عمر کے آنے کو ناپسند کرتے تھے۔(۴۵۸۰)

✱ جب حضرت علی نے ابوبکر صدیق کی بیعت کی تب لوگ حضرت علی کی طرف متوجہ ہوگئے اور ان کی تحسین کرنے لگے۔(۴۵۸۱)

✱ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بھی فدک تقسیم نہ فرمایا بلکہ وہی کیا جو خلفاء ثلاثہ کرتے رہے۔(۴۵۸۲)

بدر میں محبوب خدا ﷺ نے اپنے رب سے محبوبانہ انداز میں دعا کی

میدانِ بدر میں اہل اسلام کی ظاہری حالت بہت کمزور تھی، اس سے پہلے جنگ کا تجربہ بھی نہ تھا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پہ محبوبانہ شان دکھائی اور ایسے الفاظ سے اپنے رب کی بارگاہ میں التجاء کی کہ تاریخ نبوت میں کسی نبی علیہ السلام کی ایسی دعا نہیں ملتی۔ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا، ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب کے سامنے پکار کر یوں دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ

اے اللہ! میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! دے مجھ کو جو تو نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا: اے اللہ! اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو پھر زمین پہ تیری عبادت نہ ہوگی۔(۴۵۸۸)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے اہل اسلام کی مدد فرمائی اور کافروں کی کمر توڑ دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مسلمان ایک کافر کو مارنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ اپنے میں کوڑا لگنے کی ایک آواز آئی اور ایک سوار کی

آواز آئی۔ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ۔ اے حیزوم آگے بڑھ۔ پھر جو دیکھا تو وہ کافر (بغیر مسلمان کے مارے) مرا پڑا ہے اور اس کی ناک پہ (کوڑے کا) نشان ہے، منہ اس کا پھٹ گیا ہے اور (کوڑے کے زہر سے) جسم اس کا سبز ہو گیا ہے، جب حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا: صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ۔ تو نے سچ کہا یہ تیسرے آسمان سے مدد آئی تھی۔ (حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا)۔

مقام نبوت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟

اگر نبی علیہ السلام کا مرتبہ اور مقام اللہ کی بارگاہ میں اتنا ہے جتنا کہ صاحب تقویۃ الایمان نے جا بجا بیان کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور علیہ السلام اس انداز سے دعا نہ کرتے اور اگر کر بھی لی تھی تو اللہ فرماتا: تو نے میری عبادت کا ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا اگر یہ ہلاک ہو گئے تو کیا ہوگا میں اور مخلوق پیدا کر دوں گا جو میری عبادت کرے گی یا یوں فرمایا جاتا۔ لاتعداد فرشتے جو میری عبادت کرنے والے موجود ہیں۔ لیکن نہیں محبوب کی ادائے دلنواز کو پذیرائی بخشی گئی کہ جب محبوب نے باندازِ محبوبانہ عرض کیا:

پھلا پھولا رہے یا رب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

تو ادھر سے ایک ہزار فرشتے کے ساتھ مدد، تین ہزار اور پھر پانچ ہزار کے ساتھ مدد کی آیات نازل ہونے لگیں حالانکہ فرشتہ تو ایک بھی کافی تھا لیکن ہزاروں کی بات کر کے بتا دیا...... جیسا میرا محبوب ہے ویسا نہیں کوئی۔

ہاتھ پھیلا کر دعا کرنا مستحب ہے

اس حدیث کے ابتدائی حصے کے ترجمہ میں علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے''۔ میں عرض کروں گا کہ آپ کے اس فرمان سے یہ نکلا کہ اذان کے بعد جو دعا کی جاتی ہے پھر اس دعا کے لئے آپ کے پیروکار ہاتھ کیوں نہیں اٹھاتے جبکہ اس حدیث سے

Scanned with CamScanner

یہ نکل آیا کہ ہر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے چاہئیں اور پھر جب آپ کی طرف سے مستحب نکل آیا تو اسی طرح اگر قرآن وحدیث سے فقہاء کرام فقہی مسائل نکال لیتے ہیں تو وہ آپ کو کیوں چبھتے ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ آپ کا تعلق ایسی قوم کے ساتھ ہے جو فقہ کے ساتھ عداوت رکھتی ہے۔ ذلك بانهم قوم لایفقهون جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو فقہ عطا کر دیتا ہے۔

من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین ۔ ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ۔

✱ ثمامہ بن اثال سید اہل الیمامہ کا قبول اسلام (۴۵۸۹) (تفصیل اس واقعہ کی ہماری کتاب الباقیات الصالحات میں پوری تقریر کی صورت میں دیکھئے)

✱ اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جان لو۔ (اے یہودیو!) زمین ساری کی ساری اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ (۴۵۹۱)

✱ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔ قیام تعظیمی والی حدیث (۴۵۹۶)

✱ خندق میں جبرائیل علیہ السلام کا اسلحہ پہن کر آنا۔ (۴۵۹۸)

✱ شام کے بادشاہ ہرقل کو حضور علیہ السلام کا خط لکھنا۔ (۴۶۰۷)

ایک مشت خاک سے چار ہزار کافروں کو شکست ہو گئی

✱ غزوۂ حنین میں جبکہ لڑائی خوب زوروں پر تھی' حضور علیہ السلام نے کافروں کی طرف چند کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ شکست کھائی کافروں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم (وحید الزمان صاحب نے ترجمہ کیا ہے ''کعبہ کے مالک کی قسم''...... جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے) حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کنکریاں مارنے کی دیر تھی کہ کافروں کا زور ٹوٹ گیا اور ان کا کام الٹ ہو گیا۔ (۴۶۱۲)

ایک حدیث میں خاک کی مٹھی کا ذکر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ

ہیں: شاهت الوجوه۔ بگڑ گئے منہ (کافروں کے) راوی حضرت سلمہ بن الاکوع فرماتے ہیں۔

فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ (٤٦١٩)

کوئی انسان بھی ان (کافروں) میں سے ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اور اس ایک مٹھی کی وجہ سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔

قرآن مجید میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

وہی ہوا جو عالم ما کان و ما یکون نے فرمایا ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے طائف والوں کو گھیرا اور ان سے کچھ لیے بغیر اپنے صحابہ سے فرمایا: اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ اگر خدا نے چاہا تو ہم واپس جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا:

نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَحْهُ۔ فتح کے بغیر ہی لوٹ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اُغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ۔ ٹھیک ہے لڑ کر دیکھ لو۔

فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمُ الْجِرَاحُ۔ جب صبح کو لڑائی ہوئی تو صحابہ کرام کو زخم لگے (اب حضور علیہ السلام نے پھر) فرمایا: اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا۔ ہم کل لوٹ جائیں گے۔ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ (جو بات کل ان کو عجیب لگی تھی آج وہی بات) ان کو بھلی معلوم ہوئی۔ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضور علیہ السلام اس پر ہنس پڑے (کہ ابھی کل ہی کی تو بات ہے کہ واپسی پر راضی نہ تھے اور لڑنے پر تیار تھے اور جب زخم لگے تو لوٹنے پر تیار ہو گئے ہیں اور اتنی جلدی اپنی رائے کو تبدیل کر لیا)۔

(۴۶۲۰)

Scanned with CamScanner

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

✱ جنگِ بدر کے لئے صحابہ کرام کا جذبہ اور حضور علیہ السلام کا علم غیب۔ (۴۶۳۱)

✱ نزول وحی کے وقت کوئی بھی حضور علیہ السلام کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا

(فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَّرْفَعُ طرفه اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (٤٦٢٢)

مکہ معظمہ بھی بزور شمشیر فتح ہوا

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُحْصِدُوْهُمْ حَصْدًا۔ ان کو کاٹ کے رکھ دو اور باقاعدہ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پہ رکھ کر کاٹنے کا اشارہ فرمایا (۴۶۲۳-۲۴) اور یہی قول ہے امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور علماء کا۔
(نووی حاشیہ مسلم ص۱۰۳، ج۲)

✱ حضور علیہ السلام نے ''عاص'' نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔ (۴۶۲۸) لہٰذا عاصی بھی اپنے آپ کو نہیں کہلوانا چاہئے۔

اگر یہ ادب کی وجہ سے ہے تو وہ بھی ادب ہے

حضرت علی المرتضیٰ نے حضور علیہ السلام کے حکم کے باوجود حدیبیہ کے موقع پر آپ کا نام مٹانے سے انکار کر دیا (۴۶۳۱) (اگر یہ ادب کی وجہ سے تھا تو حدیث قرطاس میں حضرت عمر کا کاغذ قلم نہ دینا بھی ادب کی وجہ سے اور حضور علیہ السلام کی تکلیف کے پیش نظر تھا حالانکہ یہاں حضرت علی کو نام لے کر حکم دیا جا رہا ہے اور وہاں حضرت عمر کا نام نہیں لیا بلکہ تمام گھر والوں کو مخاطب فرمایا)

✱ سخت سردی کی رات میں حضور علیہ السلام کے حکم سے حضرت حذیفہ ساری رات گھومتے رہے تو ایسا لگا گویا گرم حمام میں پھر رہے ہیں اور کام مکمل کر کے واپس

آئے تو سردی محسوس ہونے لگی۔ (۴۶۴۰) (شارح نووی علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ تھا) (ج۵، ص۶۹)

✱ جنت میں حضور علیہ السلام کی رفاقت کی خواہش میں یکے بعد دیگرے سات انصار صحابہ شہید ہو گئے۔ (۴۶۴۱)

✱ نماز کی حالت میں کافروں کا حضور علیہ السلام کی پشت مبارک پہ اونٹنی کی بچہ دانی رکھنا۔ (۴۶۴۹)

✱ طائف سے واپسی پہ فرشتے کا حاضر ہونا کہ اگر اجازت ہو تو پورے شہر کو تباہ کر دوں مگر آپ نے اس کی اجازت نہ دی۔ (۴۶۵۳)

✱ عبداللہ بن ابی کو اس قدر حضور علیہ السلام سے دشمنی اس لیے تھی کہ اس کی تاجپوشی اور سرداری کا معاملہ دھرا کا دھرا رہ گیا جو کہ حضور علیہ السلام کی مدینہ شریف آمد سے پہلے طے پا چکا تھا۔ (۴۶۵۹)

✱ کعب بن اشرف کو مارنے کے لئے صحابی کا حضور علیہ السلام کی شان میں بظاہر نازیبا الفاظ کہنے کی اجازت طلب کرنا اور آپ کا اجازت دے دینا۔ (۴۶۶۴)

جس کے لیے حضور علیہ السلام رحم کی دعا کر دیں وہ شہید ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے لئے رحم کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کو شہادت کی سعادت عطا فرمائی بلکہ سرکار جس کے لئے ایسی دعا فرما دیتے۔ صحابہ پہچان لیتے کہ اب اس کو جلد ہی شہادت ملنے والی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اشعار پڑھنے والے کو دعا سے نوازا۔ (۴۶۶۸)

✱ دشمن پہ رعب طاری کرنے کے لئے اپنی بڑائی کے کلمات کہے جا سکتے ہیں۔ حضرت سلمہ بن اکوع نے کہا: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا وہ دن ہے جس میں پہچان ہو گی کہ کس نے شریف ماں کا دودھ پیا ہے اور کس نے کمینی کا۔ (۴۶۷۷)

✻ ایک موقع پر تین مرتبہ ایک صحابی نے حضور علیہ السلام کے حکم سے آپ کی بیعت کی اور اس کی برکت سے دشمن پہ کامیابی ملی۔ (حدیث کا ابتدائی حصہ) حضرت علی المرتضیٰ کا مرحب کو قتل کرنا (حدیث کا آخری حصہ) (۴۶۷۸)

✻ حضرت ابوطلحہ انصاری کی فدا کاری کا واقعہ کہ حضور علیہ السلام کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے ہو گئے، اس حال میں بھی ان پہ اونگھ طاری ہو جاتی اور دو تین مرتبہ ان کے ہاتھ سے تلوار گر گئی (یہ ان کے بہادر ہونے کی اعلیٰ دلیل ہے) (۴۶۸۳)

صحابہ کرام کی فدا کاریاں

سیرت ابن ہشام میں ہے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر دی اور حضور علیہ السلام کا دفاع کرتے رہے اور تیر برابر ان کی پیٹھ پر برستے رہے۔ حضور علیہ السلام خود بھی تیر اندازی فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کی کمان کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان حضرت قتادہ بن نعمان نے لی اور ان کے پاس رہی اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسار پہ آ گری۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پہ کر دیا اور وہ درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے (دوسری کی نسبت) خوب دکھاتی دیتا۔ (از صحیح مسلم شرح نووی ص ۱۰۱--۱۰۰ ج ۵)

✻ اُمّ عطیہ انصاریہ نے حضور علیہ السلام کے ساتھ سات غزوات میں حصہ لیا۔ (۴۶۹۰)

✻ حضور علیہ السلام کے انیس جہادوں کا ذکر۔ (۴۶۹۲)

ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام بدر کی طرف نکلے اور حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل دور ایک مقام) پہ پہنچے تو ایک مشہور بہادر آپ کو ملا، صحابہ کرام اس کو دیکھ کر خوش ہوئے لیکن حضور علیہ السلام کے سامنے آ کر جب اس نے اپنی خدمات پیش کیں تو آپ نے فرمایا: جب تو مسلمان ہی نہیں ہے تو

فلن استعین بمشرک۔ ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے، وہ دوبارہ آیا تو آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ پھر تیسری مرتبہ ایک مقام پہ آپ سے ملا اور عرض کیا میں اللہ رسول پہ ایمان لایا تو آپ نے اس کو قبول فرمایا۔ (۴۷۰۰)

آج کے نام نہاد موحدین جو نبیوں ولیوں کی مدد کو تو شرک کہتے ہیں اور جب اپنے سر پر پڑتی ہے تو یہود و نصاریٰ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ اس حدیث پہ غور کریں تا کہ ان کے عقیدۂ فاسدہ کا علاج ہو اور امریکہ و برطانیہ کی غلامی سے اہل اسلام کو نجات ملے۔ (کتاب الامارۃ کا آغاز ہو رہا ہے)

✻ مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی۔ (حضرت عمر کے دور میں ایسا ہی ہوا)۔ (۴۷۱۱)

✻ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عاجزی وانکساری۔ (۴۷۱۳)

✻ عہدہ و منصب مانگے بغیر لے لینا جائز ہے اور خدا ایسے عہدیدار کی مدد فرماتا ہے۔ (۴۷۱۵) اور جو عہدہ مانگے اس کو نہ دیا جائے۔ (۴۷۱۷)

✻ حضرت ابوموسیٰ کے پاس حضرت معاذ بن جبل یمن میں گئے تو ایک قیدی کو دیکھ کر پوچھا: کیا معاملہ ہے۔ عرض کیا گیا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر یہودی ہو گیا فرمایا: میں تب تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس کو قتل نہ کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (۴۷۱۸)

✻ عدل و انصاف کرنے والے حکمران اللہ کے ہاں دائیں طرف منبروں پہ ہوں گے۔ (۴۷۲۱)

✻ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (۴۷۲۴)

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (حدیث کا خلاصہ یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں چوری کرنے کے گناہ کی سنگینیت کو بیان کرتے

Scanned with CamScanner

ہوئے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسا نہ پاؤں کہ قیامت کے دن اس کی گردن پہ اونٹ بڑبڑا رہا ہو' گھوڑا ہنہنا رہا ہو' بکری منمنا رہی ہو یا کوئی اور چیز جو اس نے مالِ غنیمت سے چرائی ہوگی وہ اس کی گردن پہ ہو اور میرے پاس آ کر کہے: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ۔ اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیں تو میں کہوں مجھے تیری مدد کرنے کا کچھ اختیار نہیں کیونکہ میں تجھے پہلے سے خبردار کر چکا ہوں۔(۴۷۳۴)

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی بھی مدد نہ فرمائیں گے تو بطور خاص ان لوگوں کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان کی مدد فرمائیں گے اور اہل ایمان کی مدد فرماتے ہوئے دیکھ کر ہی یہ لوگ آگے بڑھ کے مدد کے لئے پکاریں گے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ جواب ارشاد فرمائیں گے۔ نووی فرماتے ہیں:

ویکون ذلك اولا غضبا علیه لمخالفته ثم یشفع فی جمیع الموحدین بعد ذلك کماسبق فی کتاب الایمان فی شفاعات النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (حاشیہ مسلم شریف' ص ۱۲۳' ج۲)

یہ ابتداء میں اس پہ غصہ کا اظہار کرنے کی وجہ سے فرمائیں گے کیونکہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی پھر آپ تمام موحدین کی شفاعت فرمائیں گے جیسا کہ کتاب الایمان میں گزر چکا جہاں حضور علیہ السلام کی شفاعتوں کا بیان ہے (اور قیامت کے دن حضور علیہ السلام کی شفاعت سے بڑی کیا مدد ہو سکتی ہے)۔

غلامان محمد محشر میں یوں پہچانے جائیں گے
کہ محشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ (ﷺ)

✱ عہدے اور منصب کی وجہ سے جو کچھ ملے گا وہ سرکاری کھاتے میں جمع ہو گا۔(۴۷۳۹)

✱ حاکم حبشی غلام ہاتھ پاؤں کٹا بھی ہو تو اس کی اطاعت لازم ہے جب تک

وہ اللہ رسول کی اطاعت کرتا رہے۔(۶۵-۵۸-۴۷۵۶)

✱ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ۔ اطاعت صرف نیکی میں ہے۔(۴۷۶۶)

✱ حکمران اگر کھلم کھلا بے دین ہو جائے تو اس کے خلاف بغاوت کی جائے۔ (۴۷۷۱)

✱ کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء۔ بنی اسرائیل کے نبی سیاست فرمایا کرتے۔ (یعنی ایسی حکومت جو عوام کی خیر خواہی اور خدمت کے ساتھ ہو)۔ (۴۷۷۳)

✱ حضرت امیر معاویہ کی حکومت کے بارے میں کچھ لوگوں کے خیالات اچھے تھے۔(۴۷۷۶)

✱ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں: لوگ حضور علیہ السلام سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے پوچھتا کہ کہیں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔(۴۷۸۵)

✱ حاکم کی اطاعت کس قدر ضروری ہے کہ اگر وہ تیرا مال لے لے اور تیری پیٹھ پھوڑ دے تو بھی اس کی اطاعت کر (تا کہ ملک میں انتشار پیدا نہ ہو اور اسلامی حکومت کمزور نہ ہو اور دشمن کو حملے کا موقع نہ ملے)(۴۷۸۵) ایک حدیث میں ہے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (۴۸۰۵) (آج کل کے حکمران تو اتنا بھی نہیں کر رہے)۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان جب حدیبیہ کے مقام پہ (صلح حدیبیہ کے سال) پہنچے تو وہاں کے کنویں کا پانی بالکل خشک ہو چکا تھا (وحد وابئرها انما تنزه مثل الشراك) فبصق النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فیها ودعا فیها بالبرکة فجاشت۔ پس حضور علیہ السلام نے اس میں اپنا لعاب دھن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی تو پانی کناروں کے قریب تک آ گیا۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

سے پوچھا کہ آپ کتنے لوگ تھے (جنہوں نے پانی استعمال کیا۔ نووی کہتے ہیں سائل کو تکثیر ماء کے اس معجزے کا تو علم تھا لوگوں کی تعداد کا علم نہ تھا) تو حضرت جابر نے فرمایا (اس بات کو چھوڑ ہم کتنے تھے) لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا۔ اگر ہم ایک لاکھ (یا اس سے زائد۔ نووی) بھی ہوتے تو پانی پھر بھی ختم ہونے والا نہ تھے (ختم کیسے ہو سکتا ہے جس پانی کا کنکشن صاحب حوض کوثر نے نہر جنت کے ساتھ کر دیا ہو) كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ۔ ویسے ہم پندرہ سو افراد تھے۔ (۴۸۱۲) بعض روایات میں چودہ سو کا ذکر ہے۔ (۴۸۱۴) نووی نے دونوں میں تطبیق اس طرح دی ہے کہ چودہ سو سے زائد اور پندرہ سو سے کم ہوں گے جنہوں نے ان زائد یعنی کسر کا اعتبار کیا انہوں نے پندرہ سو کہہ دیا اور جنہوں نے اعتبار نہ کیا انہوں نے چودہ سو کہہ دیا۔

(حاشیہ صحیح مسلم ص ۱۲۹ ج ۲)

✱ بیعت اسلام پر جہاد پر اور نیکی پر ہو سکتی ہے (لہٰذا بیعت طریقت جائز ہوئی)۔ (۴۸۲۶)

✱ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔ اور جب تمہیں کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو نکل پڑو (۴۸۳۱)

✱ ایک شخص میں ہجرت کرنے کی ہمت نہ تھی اور جب اس نے ہجرت کے بارے میں پوچھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنی جگہ عمل کرتا رہ۔ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہ فرمائے گا۔ (۴۸۳۲)

✱ حضور علیہ السلام نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہ چھوا یعنی بیعت لیتے وقت بھی۔ (۴۸۳۴)

✱ پندرہ برس بلوغ کی آخری حد ہے۔ (۴۸۳۶)

✱ دشمن کی سرزمین پہ قرآن لے کر جانے سے منع فرمایا گیا۔ (۴۸۳۹) (اگر بے ادبی کا خطرہ نہ ہو تو جائز ہے۔ (نووی حاشیہ صحیح مسلم ص ۱۳۱ ج ۲)

✱ اَلْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک برکت و خوبی ہے۔ (۴۸۴۵) (شکال گھوڑے کو آپ نے ناپسند کیا جس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں سفید ہو۔ (۴۸۵۷)

شوق شہادت

✱ قیامت کے دن غازی و شہید زخمی حالت میں آئیں گے ان کے خون کا رنگ سرخ ہوگا اور خوشبو کستوری کی سی ہوگی۔ (۴۸۵۹)

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ
ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کروں پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر قتل کیا جاؤں۔

صرف شہید ہی دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا کرے گا۔ من فضل الشهادة۔ شہادت کی فضیلت دیکھ کر۔ اور کوئی نہ یہ خواہش کرے گا اگرچہ اس کو ساری دنیا و مافیہا ملے۔ (۴۸۶۷)

حضرت عمر فاروق نے منبر رسول ﷺ کے پاس اونچی بولنے سے منع فرمایا

حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے منبر کے پاس جمعہ کے دن بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے کہا:

مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ

اسلام لانے کے بعد اگر میں حاجیوں کو پانی پلانے کے علاوہ کوئی اور عمل نہ بھی کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں یعنی یہ عمل اس کے لئے سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔

دوسرے شخص نے کہا:

مَا اُبَالِیْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کی مرمت کرنے کے علاوہ میں کوئی اور نیکی نہ بھی کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں یعنی میرے لیے اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں۔ تیسرے نے کہا: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ۔ ان تمام کاموں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر نے ان سب کو ڈانٹ پلا دی اور فرمایا: تم حضور علیہ السلام کے منبر شریف کے پاس اپنی آوازوں کو بلند کرتے ہو۔

یہ جمعہ کا دن تھا اور حضرت عمر نے جمعہ ادا کرنے کے بعد حضور علیہ السلام کی خدمت میں یہ مسئلہ رکھا تو قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: اجعلتم سکایة الحاج و عمارة المسجد الحرام...... التوبہ۔ جس میں فرمایا گیا: ایمان کے برابری کوئی نیک عمل نہیں ہوسکتا۔ (۴۸۷۱)

نیکی میرے آقا کی بارگاہ کے ادب کا نام ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کیسا شاندار اور جاندار عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام کے سامنے تو آواز بلند کرنے سے قرآن نے منع فرما ہی دیا ہے' (اسی طرح قبر انور کے پاس بھی آواز بلند کرنا منع ہے۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے بھی آواز بلند نہ کی جائے اور یہ حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات کا واقعہ ہے جبکہ آپ بظاہر وہاں تشریف فرما نہ تھے۔ حضرت عمر نے بتا دیا کہ تم نیکیوں کی بات کر رہے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ حضور علیہ السلام کے منبر کا احترام نہ کر

کے پہلی کمائی بھی برباد کر بیٹھو۔ تم جانتے نہیں ہو یہ میرے نبی علیہ السلام کا منبر ہے۔ کیا اللہ کی مسجد سے زیادہ منبر رسول کی اہمیت تھی جو حضرت عمر نے مسجد کا نام لینے کی بجائے منبر کا نام لے لیا

یہ اک ایسی حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

✷ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے ان دو شخصوں پر کہ ایک قاتل ہے' دوسرا مقتول لیکن دونوں جنت میں جا پہنچے۔ (۴۸۹۲)

✷ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔ جو کسی کو نیکی پر رہنمائی کرے اس کو نیکی کرنے والے جتنا ثواب ملے گا۔ (۴۸۹۹)

✷ جنت میں جانے کا شوق رکھنے والے نے چند کھجوریں کھانے کی دیر کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ (۱۵-۴۹۱۳)

✷ عَمِلَ هٰذَا یَسِیْرًا وَّاُجِرَ كَثِیْرًا۔

(ایمان لانے کے فوراً بعد شہید ہو جانے والے کے بارے میں فرمایا)

اس نے عمل تھوڑا کیا اجر زیادہ لے گیا۔ (۴۹۱۴)

جان عالم ﷺ کے فرمان پہ جان قربان کر دی

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہہ رہے تھے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ۔ بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں تلے ہیں۔

یہ سن کر ایک غریب میلا کچیلا شخص کہنے لگا: یَا اَبَا مُوْسٰی ءَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هٰذَا۔ اے ابوموسیٰ کیا واقعی تو نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ قَالَ نَعَمْ۔ وہ بولے ہاں! فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِهٖ اِلَی الْعَدُوِّ

Scanned with CamScanner

فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰی قُتِلَ ۔(۴۹۱۶)

پس وہ اسی وقت اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان کو الوداعی سلام کیا۔ تلوار کو نیام سے نکال کر نیام توڑ دیا۔ میدان میں دشمن کے سامنے گیا، دشمنوں کو مارتا ہوا خود جام شہادت نوش کرلیا۔

✱ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے قراء صحابہ کے شہید ہونے کی خبر ان کی خواہش پر حضور علیہ السلام کو پہنچائی۔ (۴۹۱۷)

اب اگر لڑائی ہوئی تو خدا دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے چچا جو میرے ہم نام بھی تھے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ جس کا ان کو بہت افسوس تھا، کہا کرتے تھے۔

اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا فِيْمَا بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِيَ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ

میں حضور علیہ السلام کے ساتھ پہلے ہی غزوہ میں شامل نہ ہو سکا۔ اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضور علیہ السلام کی معیت میں جہاد کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ مجھے دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں۔ ان لفظوں کے سوا کچھ کہنے سے ڈرے (کہ کہیں ایسا دعویٰ نہ کر بیٹھوں جو پورا نہ ہو سکے) پھر حضور علیہ السلام کے ساتھ غزوہ احد میں ان کو جہاد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت سعد بن معاذ کو احد کے دن کہنے لگے: وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهٗ دُوْنَ اُحُدٍ۔ ہائے ہائے جنت کی ہوا مجھے احد کی طرف سے آ رہی ہے۔ چنانچہ اس جرات کے ساتھ لڑے کہ ان کے جسم پر اسی سے زائد زخم تھے۔ تلواروں، برچھیوں اور تیروں کے، پہچانے نہیں جا رہے تھے ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ قرآن پاک کی یہ آیت ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ رجال صدقوا ما عاھدوا اللّٰہ علیہ۔ وہ مردان خدا جنہوں نے اللہ سے کیا

ہوا وعدہ پورا کر دکھایا۔ (الاحزاب، حدیث نمبر ۴۹۱۸)

✱ ریاکار شہید، عالم قاری اور سخی سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ (۴۹۲۳)

✱ صدق دل سے شہادت کی دعا کرنے والا شہید نہ بھی ہو اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا۔ (۴۹۲۹)

✱ جو جہاد یا نیت جہاد کے بغیر مر گیا وہ منافقت کی موت مرا۔ (۴۹۳۱)

✱ ایک حدیث میں تین معجزات اور غائب کی خبریں (۱) اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی (۲) دریا میں جہاد کرنے کی خبر دینا (۳) ام حرام اس وقت تک زندہ رہیں گی اور اس لشکر کے ساتھ شہید ہوں گی۔ (۴۹۳۴)

کون کون شہید ہے؟

✱ پانچ قسم کے شہداء کا ذکر۔ ان میں طاعون کی اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، پانی میں ڈوب کر مرنے والا اور راہ خدا (حج یا جہاد کو جاتے اور واپس آتے ہوئے) مرنے والا بھی شامل ہے۔ (۴۹۴۰-۴۱)

✱ جہاد کی مشق چھوڑنے دینے والے کے بارے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے یا فرمایا وہ گنہگار ہے۔

مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى (۴۹۴۹)

✱ مجاہدین ہمیشہ غالب رہیں گے۔ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ (۴۹۵۳)

✱ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ (۴۹۶۱)

(کتاب الجہاد مکمل ہوا۔ اب شکار، ذبیحہ اور حلال جانوروں کی احادیث کا آغاز ہو رہا ہے)

✱ نوک دار شیء سے شکار کیا تو حلال ہے، چوڑائی کی طرف سے لگی تو حرام۔ (۴۹۷۷)

Scanned with CamScanner

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

صحابہ کرام ایک ایک کھجور کو چوس کر پورا دن گزارتے رہے اور پتے تر کر کے کھاتے رہے۔ پھر اللہ نے ان کو ایسا جانور کھانے کو دیا کہ تیرہ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں بیٹھ گئے۔ تین سو افراد ایک مہینہ کھاتے رہے۔ (۴۹۹۸) یا اٹھارہ دن (۵۰۰۳)

✸ حضور علیہ السلام کے سامنے کھانا رکھا جاتا تو بتایا جاتا کہ کون سا کھانا ہے۔ (۵۰۳۵)

(وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ يُسَمّٰى لَهٗ)

✸ حضور علیہ السلام نے گوہ سے کراہت محسوس کرتے ہوئے نہ کھائی۔ (۵۰۳۵)

✸ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا گیا۔ (۵۰۵۷) (کتاب الاضاحی کا آغاز ہو رہا ہے)

✸ بااختیار نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو چھ ماہ کا بکری کا بچہ قربانی میں ذبح کرنے کی اجازت دے دی اور فرمایا: ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ۔ یہ صرف تیرے لیے ہے۔ تیرے علاوہ کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ (۷۰-۵۰۶۹)

✸ جس کا ارادہ قربانی کا ہو وہ بال اور ناخن نہ کاٹے۔ (۵۱۱۷) (اس کے بعد کتاب الاشربہ کا آغاز ہو رہا ہے)

✸ سراقہ بن مالک کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ (۵۲۳۹)

✸ شام کو شیاطین پھیل جاتے ہیں لہٰذا بچوں کو گھروں سے نہ نکلنے دو، دروازے بند کر دو، برتنوں کو ڈھانپ دو۔ (۵۲۵۰)

نگاہ نبوت کیا کیا دیکھ لیتی ہے؟

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے تاوقتیکہ حضور علیہ السلام شروع نہ فرما

لیتے۔ ایک دن ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ کھانے پر موجود تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہو اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی آیا اس نے بھی ایسی ہی حرکت کی تو حضور علیہ السلام نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ارشاد فرمایا: شیطان اس کھانے پہ قابو پالیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے (تم نے دیکھا نہیں) وہ ایک لڑکی کو لایا، اس کھانے پہ قدرت حاصل کرنے کے لئے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی کو لایا میں نے اس کو بھی ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (میرے ہاتھ میں صرف لڑکی اور اعرابی کا ہاتھ ہی نہیں تھا بلکہ) اس کے ہاتھ کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی تھا۔ (۵۲۵۹)

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

✸ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر نہ پیئے اور جو بھول کر پی لے وہ قے کر دے۔ (۵۲۷۹)

✸ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ حضور علیہ السلام نے زمزم شریف کھڑے ہو کر پیا۔ (۵۲۸۲)

✸ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ۔ حضور علیہ السلام نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ (۵۲۸۵)

✸ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ۔ حضور علیہ السلام نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ (۵۲۸۵)

✸ اَلْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ۔ دایاں پھر دایاں ہے (دائیں ہاتھ سے لین دین کیا

Scanned with CamScanner

جائے)(۵۲۸۹)

حریصٌ علیکم کی شان والے آقا علیہ السلام کو ایک ایک امتی کی کتنی فکر ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہمارے گھر تشریف لائے اور پانی مانگا' ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملا کر پیش کیا تو آپ نے نوش فرمایا۔ حضرت ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عمر سامنے۔ دائیں طرف ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے حضرت ابوبکر وعمر کو دینے کی بجائے اعرابی کو اپنا تبرک عنایت فرمایا (نیز فرمایا: دائیں طرف والے مقدم ہیں پھر دائیں طرف والے' حضرت فرماتے ہیں: یہی تو سنت ہے) (۵۲۹۱)

اگلی حدیث جو حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کو کوئی چیز آئی' آپ نے نوش جاں فرمائی' دائیں طرف ایک لڑکا (غالبًا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف بزرگ (حضرت خالد بن ولید وغیرہ) بیٹھے تھے' آپ نے لڑکے سے پوچھا (حق تیرا ہے) اگر تو اجازت دے تو ان (بزرگوں) کو (تجھ سے پہلے) دے دوں؟ اس نے کہا: وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا۔ اللہ کی قسم! میں تو آپ کا تبرک پہلے خود ہی لوں گا پھر کسی اور کو دوں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کو دے دیا۔ (۵۲۹۲)

ان احادیث پہ امام نووی کا تبصرہ

نووی فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے (اوپر والی حدیث میں) اعرابی سے تو اجازت نہ مانگی لیکن (بعد والی حدیث میں) بچے سے اجازت طلب کی اس لیے کہ بچے کی طرف سے ناراضگی کا خطرہ نہ تھا اور اعرابی کی طرف سے اس کا خطرہ تھا کہ وہ ناراض ہو کر کہیں تباہ نہ ہو جاتے (لقرب عهده بالجاهلية وانفتها و عدم تمكنه فى معرفة خلق رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقد تظاهرت

النصوص على تالفه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلب من يخاف عليه) اس کے بعد نووی نے اس حدیث سے کئی مسائل کا استنباط بھی فرمایا ہے۔ (حاشیہ صحیح مسلم ۱۷۴)

* گرے ہوئے لقمے کو اٹھانا اور صاف کر کے کھالینا اور انگلیوں کو چاٹنا۔ (۵۳۰۱)
* طفیلی (بن بلائے مہمان) کے لئے میزبان سے اجازت لی جائے۔ (۵۳۰۹)
* حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ کے بغیر دعوت کو قبول نہ فرمایا۔ (۵۳۱۲)
* حضور علیہ السلام خود ہی ایک انصاری صحابی کے گھر بمعہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما مہمان بن کر تشریف لے گئے۔ (۵۳۱۳)
* چند افراد کا کھانا ایک ہزار نے کھایا اور پھر بھی اتنا ہی رہا (حضرت جابر نے عرش کے مہمان صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی) (۵۳۱۵)
* بھنے ہوئے گوشت کے باوجود حضور علیہ السلام نے کدو شریف کو تلاش کر کے کھایا۔ (۵۳۲۵)
* اکٹھے کھانا کھانا ہو تو برابری کی بنیاد پہ کھایا جائے یہ نہ ہو کہ ساتھ والا ایک ایک کھجور وغیرہ پکڑے اور تم دو دو۔ الا یہ کہ اس کی اجازت ہو۔ (۵۳۳۵)
* اِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً۔
مدینہ کے بالائی علاقہ کی عجوہ کھجور میں شفا ہے (۵۳۴۱)
* کھنبی میں آنکھ کی شفا ہے اور یہ مَنّ سے ہے جو بنی اسرائیل پہ اترا تھا۔ (۵۳۴۵)
* ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔ (۵۳۴۹)

نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔ (۵۳۵۳)

Scanned with CamScanner

مساواتِ محمدی کی ایک جھلک کہ اپنے برابر پورا پورا کھانا ساتھی کو بھی عطا فرمایا۔
(۵۳۵۵)

جو حضور پاک کی پسند وہی ہماری پسند

(حضرت جابر فرماتے ہیں: جس دن سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا: مَازِلتُ اُحِبُّ الْخَلَّ۔ میں ہمیشہ سرکے کو پسند کرنے لگا۔ (کچا) لہسن حضور علیہ السلام نے ناپسند فرمایا۔ حضرت ابوایوب انصاری عرض کرتے ہیں: فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَاکَرِھْتَ. حضور جب یہ آپ کو ناپسند ہے تو مجھے بھی ناپسند ہے۔ (۵۳۵۷)

میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے میرے آقا تشریف فرما ہوں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ پاک تشریف لائے تو آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے نیچے والی منزل میں قیام فرمایا۔ حضرت ابوایوب چونکہ اوپر والے حصہ میں تھے ایک رات کو بیدار ہوئے تو خیال آیا ہم حضور علیہ السلام کے اوپر رہ رہے ہیں چنانچہ ساری رات ایک کونے میں (دیوار کے ساتھ) بیٹھے رہے۔ دن کو حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا۔ میں اس چھت پر نہیں چڑھوں گا جس کے نیچے آپ قیام فرما ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ان کے جذبے کی قدر فرمائی اور اوپر تشریف لے گئے۔ پھر جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے لئے کھانا تیار کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا کر بچا ہوا کھانا گھر والوں کو واپس بھیجتے تو حضرت ابوایوب لوگوں سے پوچھتے: سَنَالَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کہ حضور علیہ السلام کی انگلیاں کھانے میں کس جگہ لگی ہیں (اور جب بتایا جاتا تو برکت حاصل کرنے کے لئے) اسی جگہ سے کھاتے' ایک دن لہسن کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے کھانا تناول نہ فرمایا تو حضرت ابوایوب گھبرا گئے اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا' کیا یہ کھانا حرام ہے؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: حرام تو نہیں لیکن میں (لہسن کی وجہ سے) اس کو پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابوایوب نے عرض کیا: فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ۔ جو آپ کو پسند نہیں وہ مجھے بھی پسند نہیں۔ حضرت ابوایوب فرماتے ہیں (حضور علیہ السلام نے لہسن والا کھانا اس لیے ناپسند فرمایا کہ) آپ پر وحی نازل ہوتی تھی (اور لہسن کی بو کی وجہ سے فرشتوں کو اذیت پہنچتی تھی) (۵۳۵۸)

ان عاشقوں کا میں ہوں ادنیٰ نیاز مند
جن کو میرے حضور کی ہے ہر ادا پسند

✱ مہمان کی خدمت کا ایک انوکھا واقعہ اور آیہ کریمہ:
ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة کا شان نزول (۵۳۵۹)

✱ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے بکری کے تھنوں میں دودھ آ گیا۔ آپ نے فرمایا: مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے (رحمۃ اللعالمین کے لئے) ہوا ہے۔ (۵۳۶۲)

✱ ایک بکری کی کلیجی ایک سو تیس افراد میں سے ہر ایک کو ملی اور ایک بکری کا گوشت ایک سو تیس افراد نے کھایا پھر بھی بچ گیا۔ (۵۳۶۴)

✱ حضرت ابوبکر صدیق کی کرامت کہ ان کے گھر مہمانوں نے کھانا کھایا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زائد ہو گیا۔ صَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ (۵۳۶۵)
(اس کو وحید الزمان صاحب نے بھی ابوبکر صدیق کی کرامت مانا ہے اور مزید لکھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے) (صحیح مسلم مع شرح نووی ج ۵ ص ۲۹۰)

✱ اصدق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَخْيَرُهُمْ بلکہ تو ان سب سے زیادہ سچا اور سب سے اچھا ہے۔
(۵۳۶۶)

✱ ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو چار کا آٹھ کو کافی ہے۔ (۵۳۶۸)

Scanned with CamScanner

٭ کافر سات آنتوں میں اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ (۵۳۷۵)
(ایک کافر سات بکریوں کا دودھ پی گیا اور جب مسلمان ہوا تو ایک سے ہی سیر ہوگیا۔ (۵۳۷۹)

٭ کھانے کو عیب نہ لگایا جائے' پسند آئے تو کھالو ورنہ چپ رہو۔
(هٰذه سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم) (۵۳۸۳)
(اس کے بعد کتاب اللباس والزینہ کا آغاز ہو رہا ہے)

٭ سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے والا اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے۔ (۵۳۸۶)

حضور علیہ السلام کے جبہ مبارکہ سے شفاء حاصل کی جاتی تھی

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک تھا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا تو وہ جبہ میں نے لے لیا (کیونکہ) وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلبسها۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ یہ حضور علیہ السلام کے جسم اقدس کے بوسے لیتا رہا ہے) نَحْنُ نَغْسِلُهَا للمرضى نستشفي بها۔ ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلایا کرتے تھے تاکہ انہیں بیماریوں سے شفا حاصل ہو۔ (۵۴۰۹)

اگر یوسف علیہ السلام کی قمیص ان کے جسم اقدس کے ساتھ لگ کر یعقوب علیہ السلام کے لئے شفا کا باعث بن سکتی ہے تو ہمارے آقا علیہ السلام کا جبہ مبارک اس امت کے بیماروں کے لئے شفا کا باعث کیوں نہیں ہوسکتا۔ وہ یوسف بن یعقوب (علیہما السلام) ہیں اور حضور اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

٭ اَلْفَوَاطِمُ۔ جمع ہے فاطمہ کی اور اس سے مراد تین فاطمہ ہیں۔ ایک فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری فاطمہ بنت اسد والدۃ علی المرتضٰی اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجهه اور تیسری فاطمہ بنت حمزہ عم المصطفٰی علیه الوف التحية والثناء و رضی اللہ عنه (اللہ تعالیٰ ہمارا حشر ان کے نوکروں چاکروں میں فرمائے) (۵۴۲۲ حاشیہ صحیح مسلم ص۱۹۲' ج ۲)

٭ حضرت عمر روتے ہوئے دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آقا جو چیز (ریشمی قبا) آپ نے پسند نہ فرمائی وہ مجھے کیوں بھیج دی۔ فرمایا: پہننے کے لئے نہیں بھیجی' اس کو بیچ کر پیسے کسی کام میں لگالو۔ (۵۴۲۴)

٭ حضور علیہ السلام نے حضرت زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت عطا فرمائی۔ (۵۴۳۳)

٭ رنگے ہوئے پیلے کپڑوں کے بارے میں فرمایا: اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا (۵۴۳۴) یہ کافروں کا لباس ہے اس کو نہ پہن۔ بَلْ اَحْرِقْهَا بلکہ ان کو جلا دے۔ (۵۴۳۶) جمہور علماء' شافعی ابوحنیفہ اور امام مالک فرماتے ہیں مباح ہیں اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے۔ (تفصیل دیکھئے نووی حاشیہ مسلم ۱۹۳' ج ۲)

قبضے میں جس کے ساری خدائی......

جن کپڑوں میں حضور علیہ السلام کا وصال ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو سنبھال کر رکھ لیا اور لوگوں کو دکھا کر فرماتی تھیں: فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس لباس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ایک موٹا تہبند تھا اور ایک پیوند لگا کمبل تھا اور جس بستر پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمایا کرتے تھے۔ وہ یہ تھا تکیہ چمڑے کا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ (۵۴۴۶) اور اس طرح بچھونا بھی چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (۵۴۴۷)

Scanned with CamScanner

قبضے میں جس کے ساری خدائی اس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں اتنی ہیچ تھی دنیا صلی اللہ علیہ وسلم

تاجِ کسریٰ زیرِ پائے اُمتش

حضرت جابر کو فرمایا تیرے پاس (انماط۔ سوزنیاں) غالیچے و قالین ہیں۔ عرض کیا: میرے پاس کہاں سے آئے؟ فرمایا: اَمَا اَنَّهَا سَتَكُوْنُ۔ ہاں ہاں عنقریب ہوں گے۔ (۵۴۴۹)

چنانچہ حضرت جابر فرماتے ہیں' ایک وقت آیا کہ میری بیوی کے پاس قالین تھا۔ میں اس کو کہا کرتا تھا اس کو اپنے سے دور کر دے وہ کہا کرتی تھیں: قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ۔ حضور نے فرمایا نہیں تھا کہ تمہارے پاس قالین ہو کر رہیں گے۔ (حالانکہ حضرت جابر کے کہنے کا مطلب تو یہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے ان کو اچھا نہ جانا کیونکہ یہ دنیا کی زیب و زینت ہے) (۵۴۵۰)

بوریا ممون خواب راحتش
تاج کسریٰ زیر پائے امتش

ان احادیث پہ کون عمل کرے گا؟

ایک بستر میاں کا دوسرا بیوی کا تیسرا مہمان کا اور چوتھا (اگر ہو تو وہ) شیطان کا۔ (۵۴۵۲)

کیا ان احادیث پہ بھی اہلحدیث حضرات عمل کرتے ہیں اور ضرورت سے زائد اشیاء کو بدعت کہتے ہیں یا صرف نماز کے بعد کلمہ پڑھنا اور جمعہ کے بعد کلمے والے آقا علیہ السلام پہ درود و سلام پڑھنا ہی انہیں بدعت نظر آتا ہے' ماننا پڑے گا کہ ان احادیث پہ اگر عمل کیا ہے تو صحابہ کرام نے کیا ہے یا ان کے بعد اولیاء و صوفیاء نے کیا ہے۔

گھر لٹانا جان دینا کوئی ان سے سیکھ لے

تکبر عزازیل را خوار کرد

✵ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔ جو اپنا کپڑا (زمین پہ) تکبر و غرور کی وجہ سے گھسیٹے۔ (۵۴۵۳) حدیث میں خیلاء' بطرا' المخیلہ جیسے الفاظ ہیں جن سے معلوم ہوا تکبر کی نیت نہ ہو تو یہ وعید نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ رضویہ قدیم ج ۱۰ نصف اول میں لکھا۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص (شاید پہلی امتوں میں سے) اپنی دو چادروں میں تکبر کی چال چل رہا تھا۔ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (۵۴۶۸) پس اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا جائے گا۔

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا جذبۂ اطاعت

✵ ایک شخص کے ہاتھ سے حضور علیہ السلام نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔ لوگ اس کو کہتے رہے اٹھا لے بیچ کر کسی کام میں لگا لینا' اس نے کہا: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَّ قَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۵۴۷۲) نہیں اللہ کی قسم! میں اس کو کبھی نہیں پکڑوں گا جس کو اللہ کے رسول نے پھینک دیا ہے۔ یہی حال تمام صحابہ کرام کا تھا (۵۴۸۳) چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے (سونا حرام ہونے سے پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے پھر ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا: وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا۔ اللہ کی قسم! اب میں اس کو کبھی نہ پہنا کروں گا۔ فَنَبَذَ النَّاسُ

Scanned with CamScanner

خَوَاتِیْمَھُمْ۔ تمام لوگوں نے اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ (۵۴۸۳)

یادر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بائیں ہاتھ کی خنصر (چھوٹی انگلی، چھینگلی) میں پہنی ہے۔ (۵۴۸۹)

دائیں بائیں ہاتھ کی خنصر اور بنصر (خنصر کے ساتھ والی انگلی) میں انگوٹھی پہنی جا سکتی ہے۔ وسطیٰ، سبابہ (اور ابہام یعنی باقی تین) میں انگوٹھی نہ پہنی جائے۔ (۵۴۹۳)

* ایک جوتا پہن کر (بعذر) بھی نہ جائے۔ (۵۴۹۷) (بدصورتی کے ساتھ موچ آنے کا بھی خطرہ ہے)

* یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو۔ (۵۵۱۰) چنانچہ اس سے اوپر والی حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ فتح مکہ کے دن حاضر خدمت ہوئے تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ (گھاس) کی طرح سفید تھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: غَیِّرُوْا ھٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔ ان (کے بالوں) کو کسی شے سے متغیر کردو اور سیاہی سے بچو۔ (۵۵۰۹)

* اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔ (۵۵۳۷) کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ۔ ہر تصویر بنانے والا جہنمی ہے۔ (۵۵۴۰)

* کچھ سر مونڈ دینا کچھ نہ مونڈنا (پیالہ کٹنگ) منع ہے۔ (۵۵۵۹)

(اس کے بعد کتاب الاداب کا آغاز ہو رہا ہے)

* اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَاءِ کُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
تمہارے ناموں میں سے بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ (۵۵۸۷)

* یٰاُخْتَ ھٰرُوْنَ میں ہارون علیہ السلام مراد نہیں بلکہ آپ کے نام پہ حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا۔ (۵۵۹۸)

کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَاءِ ھِمْ وَالصَّالِحِیْنَ قَبْلَھُمْ۔

وہ لوگ اپنی اولاد کا نام نبیوں ولیوں کے ناموں پہ رکھتے تھے۔

بعض اچھے نام کو بدلنے کی حکمتیں

بعض اچھے ناموں کو بدلا گیا برہ کا نام جویریہ رکھا۔ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ۔ آپ اچھا نہ سمجھتے کہ یوں کہا جائے میں برہ یعنی نیکی کے پاس سے نکلا یعنی نیکی مجھ سے دور ہوگئی۔ (۵۶۰۶) اسی طرح افلح، رباح، نافع، نجیح، یسار ناموں سے منع فرمایا کہ اگر تو کہے مثلاً افلح وہاں ہے تو جواب ملے نہیں تو یہ اچھی بات نہ ہوگی کہ کامیابی کی نفی ہو جائے۔ (۵۶۰۱)

* حضرت زینب بنت جحش کا نام بھی برہ تھا۔ آپ نے بدل کر زینب رکھا۔ (۵۶۰۸)

لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمُ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْبِرِّ مِنْکُمْ۔ اپنی تعریف مت کرو اللہ زیادہ جانتا ہے کہ تم میں سے نیک کون ہے۔ (ایک یہ وجہ بھی بیان فرمائی) شہنشاہ یا ملک الملوک سب سے برے نام ہیں۔ (۵۶۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے کے جواز پہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا پورا ایک فتویٰ فتاویٰ رضویہ شریف میں موجود ہے جو ہم نے اپنی کتاب شرح حدائق بخشش میں نقل کیا ہے، آپ کے اس شعر کے تحت۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

* حضور علیہ السلام اپنے اونٹ کو خود مالش فرماتے تھے۔ یَھْنَأُ بَعِیْرًا لَّہٗ۔ (۵۶۱۲)

* حضرت ابوطلحہ کو فرمایا: رات کو جو تو نے صحبت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ برکت دے چنانچہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ (۵۶۱۳)

* پورے مدینہ سے ایک کھجور بمشکل ملی۔ (۵۶۱۷)

Scanned with CamScanner

٭ يَا اَبَا عُمَيْرُ مَا فَعَلَ النُّغَيْر۔ اے ابوعمیر چڑیا کا کیا ہوا؟ ایک بچے کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خوش طبعی۔ (۵۶۲۶)

٭ حضور علیہ السلام کا اپنے صحابی کو یا بُنَیَّ کہہ کے مخاطب فرمانا۔ (۵۶۲۴)

٭ حضرت عمر فاروق حدیث کے صحیح ہونے پہ گواہ طلب فرماتے ورنہ سزا دیتے۔ (۵۶۲۸تا۵۶۳۴)

٭ جب کوئی پوچھے کون؟ تو میں کہنے کی بجائے اپنا نام بتایا جائے۔ (۵۶۳۵-۳۶)

٭ گھروں میں جھانکنے کی ممانعت (۵۶۳۸)

٭ اچانک نگاہ پڑ جائے (غلط جگہ پہ) تو فوراً ہٹائی جائے (اس کی معافی ہے) (۵۶۴۴)

(اس کے بعد کتاب السلام کا آغاز ہو رہا ہے)

٭ سوار پیدل کو چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ (۵۶۴۶)

اہل کتاب کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

اہل کتاب کے سلام کے جواب میں وعلیکم کہہ دیا جائے۔ (۵۲ ۔ ۔)

یہودیوں نے حضور علیہ السلام کو السام علیکم کہا اور آپ نے جواب میں وعلیکم کہا اور فرمایا ہمارے خلاف ان کی دعا رد ہے اور ان کے خلاف ہماری دعا قبول ہے۔ چنانچہ یہودی مارے گئے (۵۶۶۰) السام کا معنی موت ہے۔ حضرت عائشہ نے یہود کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو انہیں خوب ڈانٹا جس پر حضور نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ۔ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ (۵۶۵۶)

مزید فرمایا کہ جب کسی اہل کتاب کی راستے میں تمہارے ساتھ ملاقات ہو جائے فاضطروہ الی اَضْيَقِه۔ تو اس کو تنگ راستے کی طرف ...و۔ (۵۶۶۱)

یعنی راستے کے درمیان میں اس کو چلنے نہ دیا جائے تاکہ ان کی شان و شوکت کا اظہار نہ ہو۔ اگر کسی مجلس میں اہل اسلام اور اہل کتاب دونوں گروہ موجود ہوں تو سلام کہا جائے لیکن نیت مسلمانوں کی جائے۔

٭ حضور علیہ السلام بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو بھی سلام فرماتے۔ (۵۶۶۳)

٭ اَلْحَمْوُ مَوْتٌ۔ دیور تو موت ہے (لہٰذا اس سے پردہ زیادہ ضروری ہے)۔ (۵۶۷۴)

٭ غیر محرم کسی عورت کے پاس اکیلا نہ جائے بلکہ ایک دو (صالح) مردوں کے ساتھ۔ (۵۶۷۷)

شیطان کی کارگزاری

٭ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ (کسی وقت کسی کے بارے میں کسی طرح کا بھی خیال پیدا کر سکتا ہے) (۵۶۷۹)

٭ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آنا اللہ ہی کی بارگاہ میں آنا ہے۔ (۵۶۸۱)

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

٭ زنانہ اور خنثیٰ اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے۔ (۵۶۹۱)

٭ صحابی نے اپنی بیوی سے فرمایا: جب تجھے حضور علیہ السلام نے اپنی سواری پہ اپنے پیچھے سوار ہونے کا فرمایا: تو تو کیوں نہ سوار ہوگئی۔ (۵۶۹۲)

٭ حضور علیہ السلام بیمار ہوتے تو جبرائیل علیہ السلام آپ کو دم کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوتے۔ (۵۶۹۹)

٭ اَلْعَيْنُ حَقٌّ۔ نظر برحق ہے۔ (۵۷۰۱)

Scanned with CamScanner

✷ جادو سے شفا یابی پر جب کسی نے جادو کرنے والے سے انتقام لینے کی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰہُ وَکَرِھْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا۔ مجھے تو اللہ نے شفا دے دی ہے، میں نہیں چاہتا کہ (انتقام لیکر) لوگوں میں فساد بڑھاؤں۔ (۵۷۰۴)

✷ حضور علیہ السلام نے زہر دینے والی کو قتل کرنے سے منع فرما دیا: (۵۷۰۵)

✷ منتر سے منع فرمانے کے باوجود ایک شخص کو فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَفْعَلْ۔ جو اپنے بھائی کو (منتر کے ذریعے) نفع پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے (یہ اس وقت فرمایا: جب ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا اور دوسرے کو اس کا منتر آتا تھا) (۵۷۲۷) (بشرطیکہ اس میں شرکیہ مضمون نہ ہو) (۵۷۳۲)

✷ صحابہ کرام نے سورۃ فاتحہ کا دم کر کے بکریاں وصول کیں۔ (۵۷۳۳)

✷ درد کا علاج۔ درد کی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ شریف اور سات بار یہ دعا پڑھو۔ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ (۵۷۳۷)

✷ نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام خِنْزَبْ ہے۔ (۵۷۳۸)

✷ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ ہر بیماری کا علاج ہے۔ (۵۷۴۱)

✷ کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج (شفاء) ہے۔ (۵۷۶۶)

صاحب قرآن علیہ السلام کا قرآن مجید پہ یقین کامل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے اس کو دست آ رہے ہیں، فرمایا اس کو شہد پلاؤ۔ وہ گیا بھائی کو شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کی: شہد پلانے سے دست زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اور پلا، اس طرح چار بار آیا اور آپ نے ہر بار یہی فرمایا: شہد پلا اور وہ ہر بار یہی کہتا رہا اس کے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ چوتھی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ

بَطْنُ اَخِیْکَ اللہ کا قرآن سچ فرماتا ہے (کہ شہد میں شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے فَسَقَاہُ فَبَرَأَ۔ اس نے پھر پلایا تو اس کا بھائی تندرست ہو گیا۔ (۵۵۷۰) علماء فرماتے ہیں طب کے کسی مسئلہ کی تائید اگر حدیث سے ہو جائے تو بہت بہتر اور نورٌ علیٰ نور۔ اور اگر طبیب حضرات مشاہدہ سے حدیث کے خلاف اپنے دعویٰ کو ثابت کر دیں تو پھر حدیث کی تاویل کی جائے گی اور شہد سے اسہال کا علاج کرنا طب کے بھی عین مطابق ہے۔ نووی فرماتے ہیں: علم النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان داء هذا الرجل مما يشفي بالعسل. فيه شفاء للناس جو اللہ تعالیٰ نے شہد کے بارے میں فرمایا ہے اس میں اگر ہر بیماری سے شفاء کی تصریح نہ بھی مانی جائے لیکن اس خاص شخص کے لئے حضور علیہ السلام جانتے تھے کہ اس کی بیماری کا علاج شہد میں ہی ہے۔ واللہ اعلم (حاشیہ صحیح مسلم، ص ۲۲۸، ج ۲)

ہم تقدیر سے تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں، قول عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کی تحقیق کے لئے پہلے مہاجرین کو بلایا پھر انصار کو پھر قریش کے تجربہ کار بوڑھے لوگوں کو اس کے بعد فیصلہ فرمایا کہ وبائی علاقے میں داخل نہ ہوا جائے پھر جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے عرض کیا: اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰہِ۔ کیا تقدیر سے بھاگ رہے ہو؟ فرمایا: لَوْ غَیْرُکَ قَالَھَا یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ۔ کاش اے ابوعبیدہ: تو تو یہ اعتراض نہ کرتا۔ اب اس کا جواب سن لے۔ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ اِلٰی قَدَرِ اللّٰہِ۔ ہاں ہم اگر تقدیر سے بھاگ رہے ہیں تو تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں یعنی تقدیر سے بھاگا نہیں جا سکتا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے جو کسی کام کے لئے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اس مسئلہ کی دلیل تو فرمان رسالت میں موجود ہے اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ

Scanned with CamScanner

جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں ہرگز نہ جاؤ اور اگر تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگو نہیں۔

یہ سن کر حضرت عمر نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور (وبا والے علاقے میں جانے کا ارادہ ترک کر کے راستے سے ہی) واپس آ گئے۔ (۵۷۸۴)

٭ ایک پیغمبر لکیریں کھینچ کر حساب لگایا کرتے جو ان کے موافق کرے خیر ہے۔ (۵۸۱۵) ورنہ عراف کاہن نجومی کے پاس جا کر آئندہ کی بات پوچھنے سے چالیس دن کی نماز ضائع ہو جاتی ہیں۔ (۵۸۲۱) (اس کے بعد کتاب قتل الحیات وغیرہا کا آغاز ہو رہا ہے)

٭ دو دھاری والا سانپ مار دو کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔ (۵۸۲۳)

٭ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے مردے کے زندہ ہو جانے کی دعا کی درخواست کی۔ اُدْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا (۵۸۳۹) (اسی حدیث میں ہے کہ شیطان سانپ کی شکل میں آ سکتا ہے)

٭ گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارو تو سو نیکیاں ملتی ہیں۔ (۵۸۴۷)

٭ ایک چیونٹی نے اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کو کاٹا۔ انہوں نے تمام چیونٹیوں کو جلوا دیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے میرے پیارے نبی صرف کاٹنے والی کو ہی جلایا ہوتا (باقی بے چاریوں کا کیا قصور تھا) آپ نے پوری ایک امت کو جلوا دیا۔ (۵۸۵۰-۵۱)

٭ بلی کو باندھ کر بھوکا پیاسا مارنے والی دوزخ میں جا پہنچی۔ (۵۸۵۲)

٭ کتے کی پیاس بجھانے والی جنت میں چلی گئی۔ (۵۸۵۹)

٭ یوں نہ کہا جائے کہ زمانہ بہت برا آ گیا ہے کیونکہ زمانہ کچھ نہیں کر سکتا بلکہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے یہی معنی ہے اَنَا الدَّهْرُ کا کہ اللہ فرماتا ہے میں خود زمانہ

ہوں۔ (یا مطلب ہے انا خالق الدھر میں زمانے کو بھی پیدا کرنے والا ہوں) (۵۸۶۲)

ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

انگور کو کرم نہ کہو (کیونکہ اس کا معنی بزرگی ہے اور اہل عرب انگور سے شراب بناتے اور سمجھتے کہ اس کے پینے سے انسان میں کرم کی صفت پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ شراب تو حرام ہے اور بدحواسی پیدا کرتی ہے تو اس کی وجہ سے اچھی صفت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے) فرمایا: فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔ کرم تو مسلمان بندے کو کہا جاتا ہے۔ (۵۸۶۷) دوسری حدیث میں ہے: فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ کرم تو دل مسلم ہے۔ (۵۸۶۸) اور دل مسلم کی شان یہ ہے کہ اقبال فرماتے ہیں:

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

اور جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم کی بات ہے تو ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو (اس حدیث سے اس طرح کا نکتہ بیان کرنا مجذوبیت ہی سمجھ لیجئے) (۵۸۷۵)

کس کو کیا کہا جائے؟

آقا و مالک کو رب کہنے کی بجائے مولا و سیّد کہا جائے (حالانکہ ایک حدیث میں ہے سید بھی اللہ کو ہی کہا جائے اس کے باوجود وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں بعضوں نے اللہ تعالیٰ پہ سید کا اطلاق مکروہ لکھا ہے۔ (شرح نووی، ج ۵، ص ۴۱۴) پھر آج کل یہی لوگ حضرت علی المرتضیٰ کو مولیٰ کہنے سے منع کرتے ہیں حالانکہ حضور علیہ السلام نے خود فرمایا: من کنت مولاہ فھٰذا علی مولاہ جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ۔ اور قرآن پاک میں ہے: فان اللہ ھو مولاہ و جبریل وصالح المؤمنین۔ (التحریم: ۴) اللہ بھی مولیٰ جبریل بھی مولیٰ اور ہر نیک مومن مولیٰ بلکہ سورۃ بقرہ کی آخری آیت میں ہے انت مولانا۔ اے اللہ تو ہی مولانا ہے، اس میں حصر ہے کہ اور

Scanned with CamScanner

کوئی مولانا نہیں ہے جبکہ ہر فرقے کا تھوڑا سا پڑھا لکھا بھی مولانا بنا ہوا ہے بلکہ اب تو کچھ حضرات کو مولانا کا لفظ بھی اپنے شایانِ شان نظر نہیں دیتا اور فرماتے ہیں کہ ہمیں مولانا نہ کہا جائے یعنی خدا کو تو مولانا کہا جا سکتا ہے لیکن ان کے لئے کوئی اس سے بھی اوپر والا لفظ بولا جائے۔ اگرچہ بظاہر کسرِ نفسی کے طور پر کہتے ہیں مگر درحقیقت وہ اس لفظ میں اپنی توہین سمجھتے ہیں کیونکہ جب ان کو دورِ حاضر کا مجدد کہا جاتا ہے تو پھر وہ منع نہیں کرتے)

خداوند! تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

✱ یوں نہ کہا جائے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا (کہ خبیث کا لفظ کافر پلید کے لئے ہے) بلکہ یوں کہا جائے کہ میرا نفس کاہل وست ہو گیا۔

وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ (۵۸۸۰)

خوشبو اور پھول کے تحفے کو ردّ نہ کیا جائے۔ (۵۸۸۳) (اس کے بعد کتاب الشعر کا آغاز ہو رہا ہے)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا شعری ذوق

✱ صاحب جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پہ سوار ہو کر اپنے ایک صحابی سے امیہ بن ابی الصلت کے ایک سو اشعار سنے۔ صحابی کہتے ہیں میں ایک شعر پڑھتا تو آپ فرماتے هِيهْ اور پڑھ۔ میں پھر پڑھتا تو آپ فرماتے: اور پڑھ۔ اس طرح سو پورے ہو گئے۔ (۵۸۸۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں (میں سے لبید) نے کہا (وہ یہ ہے)

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ

اللہ کے سوا ہر شے باطل (وفنا ہونے والی) ہے۔ (۵۸۸۹)

معلوم ہوا! اچھے اشعار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے اور آپ کا فرمان ہے ان من الشعر لحکمۃ۔ بعض اشعار میں حکمت و دانائی کی باتیں ہوتی ہیں لہٰذا جن احادیث میں شعر و شاعر کی مذمت آئی ہے مثلاً فرمایا: پیٹ کو پھیپھڑوں تک پیپ سے بھر لینا پیٹ کو شعروں سے بھرنے سے بہتر ہے۔ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا۔ (۵۸۹۳) یا ایک شعر پڑھنے والے کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: خُذُوا الشَّيْطٰنَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطٰنَ۔ اس شیطان کو پکڑو (۵۸۹۵) اس سے مراد بُرے اشعار و شعراء ہیں۔ قرآن مجید سورۃ شعراء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے بھی شعراء کی مذمت فرمائی اور پھر فرمایا: الا الذین امنوا و عملوا الصلحت و ذکروا اللہ کثیرًا وانتصروا من بعد ماظلموا۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پہ ظلم ہوا۔

ہم نے آپ کو شاعر نہیں بنایا کا مطلب

حضور علیہ السلام کے بارے میں جو فرمایا گیا: وما علمنٰہ الشعر۔ ہم نے آپ کو شعر نہیں سکھائے تو اس سے مغالطہ نہ ہو کیونکہ شاعر ہونا اور بات ہے اور شعر کو پسند کرنا یا کبھی کبھار کہہ لینا دوسری بات ہے۔ الغرض! اچھے اشعار کے ساتھ حضور علیہ السلام کی اس محبت پر چند اچھے اشعار بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر رہا ہوں۔

محمد کی عظمت کا کیا پوچھتے ہو — کہ وہ صاحب قاب قوسین ٹھہرے
بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی — یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپا لیں — جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دیں
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ — یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
قیامت کا اِک دن معین ہے لیکن — ہمارے لیے ہر نفس ہے قیامت

Scanned with CamScanner

مدینے سے ہم جاں نثاروں کی دوری — قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
تم اقبال یہ نعت کہہ تو رہے ہو — مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم کہاں مدح ممدوحِ یزداں — یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یاد رہے اس تصویر (حضور علیہ السلام کے شعری ذوق) کا دوسرا رخ جو اشعار آپ نے اپنی زبان سے پڑھے یا وہ الفاظ جو آپ کی زبان اقدس سے نکلے اور شعر کا روپ دھار گئے۔ وہ تمام کے تمام بخاری شریف کی منتخب احادیث میں ایک مضمون کے اندر جمع کر دیئے گئے ہیں اور یہ مضمون اس مضمون کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو اہل محبت کو کچھ اور ہی لطف محسوس ہوگا۔ (اس کے بعد کتاب الرؤیا کا آغاز ہو رہا ہے)

اچھے برے خواب اور ان کی تعبیر

✱ برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف منہ کر کے تین مرتبہ تھوتھو کرے اور اللہ کی پناہ طلب کرے تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ (۵۸۹۷)

✱ اچھے خواب پر خوش ہونا چاہئے اور اس کو دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہئے۔ (۵۹۰۲)

✱ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں' اچھا خواب اللہ کی طرف سے' برا شیطان کی طرف سے اور تیسرا وہ جو بندے کے خیالات ہوتے ہیں۔ خواب میں اپنے آپ کو بیڑیوں میں قید دیکھنا اچھا خواب ہے اور گلے میں طوق برا خواب ہے۔ (۵۹۰۵)

✱ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ (۵۹۰۹) ایک روایت میں ہے اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ اچھا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔ (۵۹۱۶) (بعض روایات میں پینتالیس' چالیس' انچاس' پچاس' چھبیس اور چوالیس کا ذکر بھی ہے۔ یہ بندے کے ایمان کی کیفیات کے اعتبار سے

ہے)

جس نے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کی

مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ (۵۹۱۹)

جس نے خواب میں مجھے دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں آ ہی نہیں سکتا۔ (بعض نے کہا: جس کو حضور علیہ السلام کی شکل معلوم نہیں اس کے سامنے آ کر شیطان جھوٹ تو بول سکتا ہے لہٰذا حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک ہر مسلمان کے ذہن میں نقش ہونا چاہئے تاکہ شیطانی دھوکے سے بچا جا سکے)

✱ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیُقْظَةِ...... جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ (حق) دیکھا۔ (۵۹۲۰)

✱ خواب میں اپنا سر کٹا ہوا دیکھنا شیطان کا کھیل ہے۔ (۵۹۲۵)

✱ تلوار کا ٹوٹا ہوا دیکھنا شہادت ہے۔ (۵۹۳۴) (مرد کا ہاتھ میں کنگن دیکھنا اس کی تعبیر تنگدستی و پریشانی ہے مگر گلے میں ہنسلی دیکھنا عمدہ خدمت ملنے کی علامت ہے اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے۔ (شرح نووی' ص ۴۳۰' ج ۵ بحوالہ تحفۃ الاخبار' اس کے بعد کتاب الفضائل کا آغاز ہو رہا ہے)

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے۔

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّةَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ (۵۹۳۹)

میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا' میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

سبحان اللہ! پتھر تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہ سلام بھیجے اور وہ بھی اعلان نبوت سے پہلے اور آج کا مفسر اعتراض کرے کہ اذان سے پہلے سلام کہاں لکھا ہے اور جمعہ کے بعد سلام پڑھنا کہاں لکھا ہے؟ اللہ کتنا بے نیاز ہے پتھر کو اپنے محبوب علیہ السلام پہ سلام بھیجنے کی سعادت عطا فرما رہا ہے اور مفسر کو اس سعادت سے محروم فرما رہا ہے۔ وہ بعثت سے پہلے سلام بھیج رہا اور یہ بعثت کے بعد اس سعادت سے انکار کر رہا ہے۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

اگر حجر سلام بھیجے تو حضور علیہ السلام اس کو پہچانتے ہیں تو (اشرف المخلوقات) بشر، آپ کا امتی صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ محبت پیش کرے تو سرکار اس کو کیوں نہ پہچانتے ہوں گے۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے: **اسمع صلاۃ اھل محبتی واعرفھم**۔ محبت والوں کا درود وسلام میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل محبت نے کیا خوب کہا۔

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار کی سرداری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ (۵۹۴۰)

میں ہی قیامت کے دن اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی قبر کھلے گی (اور میں قبر سے باہر تشریف لاؤں گا) اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری ہی سب سے پہلے شفاعت قبول ہوگی۔

اس میں شک نہیں کہ ہمارے آقا علیہ السلام دنیا میں بھی تمام مخلوق کے سردار ہیں لیکن خاص قیامت کا ذکر اس لیے فرمایا کہ دنیا میں بہت سارے لوگ آپ کا کلمہ پڑھ کر بھی آپ کی سرداری کے قائل نہیں ہیں اور قیامت کے دن جب کھلی آنکھوں سے حضور علیہ السلام کی سرداری کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھ لیں گے تو انکار کی کوئی گنجائش نہ ہوگی اور اولاد آدم سے مراد ساری انسانیت ہے جس میں آدم علیہ السلام بھی شامل ہیں اور انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے جب اس پر سرداری مل گئی تو باقی مخلوق (چاہے فرشتے ہوں یا جن) پر بطریق اولیٰ مل گئی۔ اس کی وجہ اعلیٰ حضرت کی زبان سے ملاحظہ فرمائیں۔

مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے
ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام
ام البشر عروس انہی کے پسر کی ہے
ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا بوالبشر کی ہے

(ان اشعار کی تشریح شرح حدائق بخشش میں دیکھیں اور لفظ انا سے شروع ہونے والی ایک سو احادیث ہماری کتاب شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ انا میں ملاحظہ فرمائیں اور اپنے آقا کی شان پڑھ کر فدا ہو جائیں)

✷ سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا۔
(۵۹۴۱-۴۲-۴۳-۴۷)

حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم النشور کی برکت کے واقعات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام مالک (صحابیہ) رضی اللہ عنہا ایک کپی میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں گھی بھیجا کرتی تھیں (اللہ تعالیٰ نے اس کپی

Scanned with CamScanner

میں ایسی برکت ڈال دی کہ) وہ ہمیشہ اس میں سے گھی کو استعمال کرتی رہیں یہاں تک کہ ایک دن اس کو نچوڑ بیٹھیں تو ختم ہوگیا۔ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ گھی ختم ہوگیا ہے تو آپ نے فرمایا: عَصَرْتِهَا۔ کیا کو نچوڑا ہوگا؟ عرض کیا' جی ہاں۔

فرمایا: لَوْ تَرَكْتِهَا مَا زَالَ قَائِمًا۔ اگر نہ نچوڑتی تو ہمیشہ گھی نکلتا رہتا۔

(۵۹۴۵)

✱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے کھانا طلب کیا۔ آپ نے اس کو آدھا وسق (تیس صاع) جو دیئے۔ پھر وہ خود' اس کی بیوی اور اس کے گھر آنے والے مہمان ہمیشہ اس سے کھاتے رہے وہ جو ختم تب ہوئے جب اس نے ایک دن ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جو ختم ہوگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ۔ اگر تو ان کو نہ ماپتا تو ہمیشہ کھاتا رہتا اور ختم نہ ہوتے۔ (۵۹۴۶)

✱ حضور علیہ السلام نے علم نبوت سے دن کے وقت بتا دیا کہ رات کو آندھی چلے گی لہٰذا کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور اپنے اونٹ مضبوطی سے باندھ لینا۔ چنانچہ ایسی آندھی چلی کہ ایک شخص جو کھڑا ہوا تھا اس کو اٹھا کر طے کے دو پہاڑوں کے درمیان گرا دیا۔

(۵۹۴۸)

✱ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے ساتھ اپنی شفقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: تم کیڑوں اور پتنگوں کی طرح آگ میں گر رہے ہو۔ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ۔ پس میں ہوں کہ تمہیں تمہاری پشتوں سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں۔ (۵۹۵۵)

✱ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔ (۵۹۶۱)

✱ کسی امت کا اپنے نبی علیہ السلام کی نگاہوں کے سامنے ہلاک ہونا اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے ہے اور نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد امت کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی علامت ہے۔ (۵۹۶۴)

✱ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں' مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے۔ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا۔ لیکن یہ ڈر ہے کہ دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے پر حسد کرنے لگو گے۔ (۵۹۷۶)

دنیا و آخرت میں مدد کرنے کا ثبوت

✱ حوض کوثر کے بیان میں حدیث نمبر ۵۹۹۰ کے تحت علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں۔ یمن والوں نے دنیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا۔ پس حضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی آخرت میں ان کی مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوضِ کوثر سے وہ پئیں گے۔ (شرح نووی' ج ۶' ص ۲۵) جب دنیا و آخرت میں مدد جائز ہوگی تو پھر

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کی مدد کے لئے بدر و احد میں فرشتوں کا نزول بھی تو فرمایا چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے احد کے دن سفید کپڑوں والے دو شخصوں کو حضور علیہ السلام کے دائیں بائیں دیکھا جو آپ کی طرف سے خوب لڑائی کر رہے تھے کہ اس سے پہلے اور بعد میں نے ان کو کبھی نہ دیکھا تھا اور وہ جبرائیل امین اور میکائیل علیہما السلام تھے۔ (۶۰۰۵-۶۰۰۴)

✱ حالانکہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاں احسن الناس اور اجود الناس تھے وہاں آپ اشجع الناس بھی تھے۔ (۶۰۰۶) ہم تو پھر اضعف الناس ہیں اور اضعف الناس اگر اشجع الناس سے مدد نہ مانگے تو کس سے مانگے اور پھر ہم سرکار کی بارگاہ کے منگتے بھی تو ہیں اور سرکار اپنے منگتوں کو نوازتے بھی تو ہیں اور اللہ نے ان کو غریب

Scanned with CamScanner

نواز بنایا بھی تو اسی لیے ہے لہٰذا

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے دس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا موقع ملا۔ میرے آقا کریم علیہ السلام نے کبھی مجھے اف تک نہیں فرمایا اور نہ کبھی (اگر میں نے جو کام مجھے حضور علیہ السلام نے نہ کہا اور میں نے وہ کر دیا تو آپ نے مجھے یہ نہ فرمایا کہ) لِمَ فَعَلْتَ كَذَا۔ تو نے یہ کام کیوں کیا (اور اگر حضور نے مجھے کوئی کام کرنے کا حکم دیا اور میں نے نہ کیا تو) کبھی آپ نے یہ نہ فرمایا: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا تو نے یہ کام کیوں نہ کیا اور یہ بات حضرت انس نے قسم اٹھا کر کہی۔ اس کا مطلب ہے دس سالوں میں کبھی ایک بار بھی ایسا نہ ہوا۔ (۲۰۱۱) اگلی روایت میں سفر و حضر کا ذکر بھی ہے (حالانکہ حضر میں نہیں تو سفر میں مشقت کی وجہ سے کبھی انسان کو غصہ آ ہی جاتا ہے لیکن) حضرت انس فرماتے ہیں:

وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

اللہ کی قسم! (کوئی کام میں نے جیسا بھی کیا) میرے کریم آقا علیہ السلام نے کبھی نہ فرمایا تو نے یہ کام ایسے کیوں کیا اور اگر کوئی کام نہیں کیا تو کبھی نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں نہ کیا۔ (۲۰۱۳)

حضرت انس اس کی وجہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا۔ میرے آقا علیہ السلام تمام لوگوں سے بڑھ کر اچھے اخلاق والے تھے (اور اس بارے میں انتہائی بات یہ ہے کہ)

فرماتے ہیں ایک مرتبہ سرکار نے مجھے کسی کام کے لئے جانے کو کہا تو میں نے

زبان سے (صاف صاف) کہہ دیا: وَاللّٰهِ لَا أَذْهَبُ۔ اللہ کی قسم! میں نہ جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہ تھا کہ کیوں نہ جاؤں گا، ضرور جاؤں گا (سو بار جاؤں گا) لِمَا أَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ اللّٰهِ۔ آخر اللہ کے نبی نے حکم دیا ہے۔ میں نکلا اور بازار میں بچوں کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اچانک تشریف لے آئے اور (بجائے مجھے ڈانٹنے کے) پیچھے سے میری گردن تھامی (جیسے پوچھا جاتا ہے بھلا بتاؤ میں کون ہوں) میں نے سرکار کی طرف دیکھا تو میرے آقا (مسکرا ہی نہیں رہے تھے بلکہ) ہنس رہے تھے (حالانکہ عموماً آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرایا ہی کرتے تھے خاص خاص موقعوں پر ہنستے یعنی ضحک فرماتے) فَقَالَ يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ۔ اے پیارے انس (انیس انس کی تصغیر ہے جو پیار پہ دلالت کرتی ہے اس کے مطابق ترجمہ یہی بنتا ہے) جہاں جانے کا میں نے تجھے کہا تھا وہاں گیا تھا؟ انس فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ جی حضور یہ دیکھیں میں جا رہا ہوں۔ (۲۰۱۵) (وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو رب نے جمیل کیا)

تیری ہر ادا پہ ہے جاں فدا مجھے ہر ادا نے مزہ دیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

لوگو! مسلمان ہو جاؤ، محمد اتنا دیتے ہیں کہ پھر فاقہ کا ڈر نہیں رہتا

کسی نے اگر حضور علیہ السلام سے کوئی چیز مانگی ہے تو آپ نے کبھی ناں نہیں کی۔ (۲۰۱۸) اعلیٰ حضرت نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ حضور علیہ السلام کے پاس اتنی بکریاں تھیں کہ پوری وادی بھری ہوئی تھی

(یعنی دو پہاڑوں کے درمیان جتنی جگہ ہوتی ہے) آپ نے ساری کی ساری بکریاں اس کو عطا فرمادیں، وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا:

یَاقَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ عَطَاءً لَّا یُخْشَی الْفَاقَۃَ (۶۰۲۰)

اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا دیتے ہیں کہ پھر تنگدستی و فاقہ کا خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔ (اس کا ایک معنی یہ بھی ہے اور وہ معنی لَا یَخْشٰی مضارع معروف کے اعتبار سے ہے کہ حضور علیہ السلام اتنا دیتے ہیں کہ فاقہ سے بھی نہیں ڈرتے یعنی سب کچھ ہی دے دیتے ہیں۔ وحید الزمان صاحب نے اس کو مضارع مجہول لکھا ہے اور اسی کے مطابق ترجمہ بھی کیا ہے۔شرح نووی، ج ۶، ص ۳۰-۳۱)

کاش یہ عقیدہ ان کے پیروکاروں کا بھی ہوتا جو اس اعرابی کا تھا کہ فان محمدًا یعطی عطاء اللہ تو دیتا ہی ہے اس کے رسول بھی دیتے ہیں اور اتنا کہ لایخشی الفاقۃ ۔ ان کی عطاء کی بات نہ پوچھو

حضرت انس فرماتے ہیں (حضور علیہ السلام کی انہی اداؤں کو دیکھ کر) اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا ۔(۶۰۲۱)

ایک شخص دنیا کے حصول کی خاطر مسلمان ہوتا یہاں تک کہ ایک وقت آ جاتا کہ اسلام اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی ساری نعمتوں سے زیادہ پیارا ہو جاتا۔ (اور اس حدیث کی ایک روایت میں فما یسلم کی بجائے فما یمسی ہے۔ اس کے مطابق جو ترجمہ بنتا ہے وہ سربراہ غیر مقلدین کے قلم سے پڑھیے۔ وہ لکھتے ہیں ''یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام (اس) کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہو جاتا)

(ج ۶، ص ۳۱)

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ــــ ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

چنانچہ صفوان بن امیہ کو حضور علیہ السلام نے غزوۂ حنین کے موقع پر سو سو کر کے تین سو اونٹ عطا کر دیے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے میرے نزدیک ناپسندیدہ ترین تھے اور اس کے بعد انہ لاحب الناس الی۔ آپ مجھے سارے جہاں سے پیارے ہو گئے۔ (۶۰۲۲)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفاداری

حضور علیہ السلام کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنے آقا علیہ السلام کی ان عطاؤں کا خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت جابر سے حضور علیہ السلام نے وعدہ فرمایا کہ بحرین سے مال آئے گا تو میں تجھے اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا یعنی تین لپ بھر کر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں بحرین سے مال آیا تو انہوں نے حضرت جابر کو تین لپوں کے برابر دیا جو پندرہ سو بنے۔ (۶۰۲۳)

چشم رحمت کا اشارہ چاہیے ــــ سبز گنبد کا نظارہ چاہیے
اس طرح میں چاہتا ہوں آپ کو ــــ جیسے کشتی کو کنارہ چاہیے
لوگ ظالم ہیں، میں ہوں ناتواں ــــ آپ کا مجھ کو سہارا چاہیے
سامنے کچھ بھی نظر آتا نہیں ــــ ظلمت شب میں ستارا چاہیے
زندہ رہنے کی مجھے ہے آرزو ــــ راکھ میں کوئی شرارہ چاہیے

(رفعت سلطان)

✱ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم جو رضاعت کے دوران فوت ہوئے، اللہ تعالیٰ نے جنت میں ان کے لئے دو دائیاں مقرر فرمائیں جو مدت رضاعت تک ان کو دودھ پلاتی رہیں۔ (۶۰۲۶)

٭ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنواری باحیا پردہ دار لڑکی سے بھی بڑھ کر شرم و حیا والے تھے۔ اس وجہ سے جس چیز کو آپ برا جانتے' صحابہ کرام چہرے سے پہچان لیتے (کہ آپ اس کو ناپسند فرما رہے ہیں مگر حیاء کی وجہ سے زبان سے کچھ نہیں فرما رہے) (۶۰۳۲)

٭ حضور علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہنسی و مزاح کا موقع بھی دیتے۔ (۶۰۳۵)

٭ برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی کو تبرک بنانے کا عمل۔ (۶۰۴۲)

٭ حضور علیہ السلام حجامت کرواتے تو ہر بال کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ پہ گرتا۔ (۶۰۴۳)

٭ مدینہ شریف کی دیوانی عورت کے ساتھ حضور علیہ السلام کا حسن سلوک۔ (۶۰۴۴)

٭ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ذاتی انتقام نہ لیا اور آپ ہمیشہ دو کاموں میں سے' (جن میں آپ کو اختیار دیا جاتا) آسان کام کو اختیار فرماتے۔ (۶۰۴۵)

٭ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک نہایت خوشبودار' ٹھنڈے اور ریشم سے بھی زیادہ نرم تھے۔ (۵۳-۶۰۵۲)

٭ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار تھا۔ صحابیات شیشوں میں جمع کر لیتیں۔ (۶۰۵۵)

٭ حضور علیہ السلام پہلے تو بالوں کو سیدھا رکھتے تھے کیونکہ مشرکین مانگ نکالتے تھے اور آپ اہل کتاب کی موافقت کو (جس کام میں حکم نہ آیا ہوتا مشرکین کے مقابلہ میں) پسند فرماتے' بعد میں مانگ نکالتے رہے۔ (۶۰۶۲)

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کا قد انور درمیانہ تھا سینہ مبارک چوڑا تھا۔ (بعید ما بین المنکبین) بال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کی لو تک (بروایت دیگر کندھوں تک) تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے سرخ رنگ کا (زرد لکیروں والا) لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ۔ میں نے کسی کو بھی آپ سے بڑھ کر خوبصورت نہیں دیکھا۔ (۶۰۶۴)

آنکھیں ہیں میری منتظر دیدار کے لئے
دل میں تڑپ ہے کوچۂ سرکار کے لئے
ارض و سماء لوح و قلم گلشن بہشت
سب کچھ بنا ہے احمد مختار کے لئے
آتی نہیں ہے اور موافق کوئی دوا
کافی ہے خاک پا تیرے بیمار کے لئے

٭ حلیہ مبارکہ میں مَنْهُوْسُ الْعَقِبَیْنِ کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ایڑیاں کم گوشت والی تھیں جو کہ پاؤں کے خوبصورت ہونے کی علامت ہے۔ (۶۰۷۰)

٭ کسی شخص نے کہا حضور علیہ السلام کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا) تھا۔ حضرت جابر نے فوراً فرمایا: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ كَانَ مُسْتَدِيْرًا۔ نہیں نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا۔ (۶۰۸۴)

٭ حضور علیہ السلام کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس سے کم سفید بال تھے۔ (۶۰۸۹)

٭ حضور علیہ السلام اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ (۶۰۹۸)

* حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کے بارے میں نووی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بھی ہزار نام ہیں اور حضور علیہ السلام کے بھی۔ (حاشیہ مسلم، ص ٢٦١)

* فَوَاللّٰہِ لَاَنَا اَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً۔ قسم اللہ کی میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں (لہٰذا میری پیروی کرو جو کام میں جائز کروں اس سے پرہیز کرنے کی ضرورت نہیں) (٦١١١)

* فَلَا وَرَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ...... کا شانِ نزول (٦١١٢)

* لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا۔

جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ (٦١١٩)

* قسم اللہ کی مجھ سے جو پوچھو میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔

(سلونی، ٦١٢١)

* آپ نے فرمایا: ایک وقت آئے گا کہ میرا دیدار تمہیں مال و اہل سے عزیز تر ہوگا۔ (٦١٢٩)

* اَلْاَنْبِیَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ (٦١٣٠) تمام نبی علاتی بھائی ہیں (کا مطلب یہ ہے کہ اصول دین گویا باپ کی طرح ہیں جو ہر دور میں ایک رہے۔ شرع لکم من الدین ماوصّٰی بہ...... (الشوریٰ ١٣) اور فروع گویا ماں کی طرح ہیں ان میں اختلاف ہے اور علاتی بھائی وہی ہوتے ہیں جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔

(نووی علی الصحیح المسلم ٦٥-٢٦٤، ج ٢)

اللہ تعالیٰ کا نام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو (اپنی کھلی آنکھوں سے) دیکھا کہ چوری کر رہا ہے اور آپ نے اس سے پوچھا: سرقت۔ تو نے چوری کی

ہے ناں؟ اس نے کہا: کلا والذی لا الہ الا ھو۔ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ فَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ۔ میں اللہ پہ ایمان لایا اور میں نے اپنے آپ کو جھٹلایا۔ (مطلب یہ کہ تو جب قسم اٹھا رہا ہے تو تو ہی سچا ہوگا اور میرے دیکھنے میں ہی خطا ہو گئی ہوگی)۔

(صدقت من حلف باللہ تعالیٰ وکذبت ماظھر لی من ظاھر سرقتہ فلعلہ اخذمالہ فیہ حق اوباذن صاحبہ اولم یقصد الغصب والاستیلاء او ظھرلہ من مدیدیہ انہ اخذ شیئا فلما حلف لہ اسقط ظنہ و رجع عنہ۔ (نووی علی المسلم، ج ٢، ص ٢٦٥، ٦١٣٧)

* حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں اپنا ختنہ فرمایا۔ (٦١٤١)

* ابراہیم خلیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین کذبات (٦١٤٥)

شانِ موسوی بزبانِ مصطفوی علیہما السلام

* پتھر موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔ آپ نے پکارا: ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ۔ اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے۔ فبراہ اللہ مما قالوا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے الزامات سے آپ کو بری کر دیا۔ (٤٧-٦١٤٦)

موسیٰ علیہ السلام کا عزرائیل علیہ السلام کو تھپڑ رسید کر کے آنکھ پھوڑ دینا۔

(٤٩-٦١٤٨)

موسیٰ علیہ السلام ہی سب سے پہلے قیامت کے دن عرش کو تھامیں گے جبکہ لوگ بے ہوش پڑے ہوں گے۔ (٦١٥١)

معراج کی رات نبی اکرم علیہ السلام نے کثیب احمر کے پاس موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا: مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔ (٦١٥٧) مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ (٦١٥٨)

Scanned with CamScanner

شان موسوی بھی بڑھی تو یہیں آ کے بڑھی

✻ كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا (٦١٦٢)

زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے

✻ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ (۶۳-۶۱۶۵)

ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

جب غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کافروں کو دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ! اگر یہ (کافر) اپنے قدموں کی طرف نظر کریں تو ہمیں دیکھ لیں گے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: يَا اَبَابَكْرٍ مَاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔ اے ابوبکر! ان دو کے بارے میں تو کیا سمجھتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔ (۶۱۶۹) اس حدیث سے جہاں حضور علیہ السلام کا توکل علی اللہ ثابت ہوتا ہے وہاں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ انہوں نے ایسے خوفناک موقع پہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور اس ساتھ کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا اور اس ساتھ کی برکت سے صدیق اکبر کو خدا کا ساتھ نصیب ہوگیا۔ لا تحزن ان اللہ معنا۔ جو معیت خدا کی حضور علیہ السلام کو حاصل ہوئی، حضور علیہ السلام کی برکت سے وہی معیت ابوبکر صدیق کو حاصل ہوئی، یوں نہ فرمایا: اللہ معی و معك۔ درمیان میں واؤ کا فاصلہ بھی نہ رکھا اور ضمیر بھی تثنیہ جمع متکلم کی، کیا مطلب؟ جس نے خدا کو پانا ہو میرے قدموں کو چوم لے پھر بھی خدا مل جائے گا اور تیرے قدموں کا بوسہ لے لے پھر بھی خدا کو پالے گا۔ ابوبکر صدیق وہ ہیں کہ جن میں اہل جنت کی تمام خوبیاں جمع ہیں۔ (۶۱۸۲) ما اجتمعن فی امرء الادخل الجنة۔

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا — عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل — ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین — چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر

حضور علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے: جِئْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔ میں آیا اور ابوبکر و عمر آئے، میں داخل ہوا اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں نکلا اور ابوبکر و عمر نکلے۔ یہ فرمان و بیان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے جو انہوں نے حضرت عمر کی وفات پہ جاری کیا۔

(۶۱۸۷)

اور حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے جنت میں ایک محل دیکھا اور پوچھا یہ کس کا (اتنا عالیشان) محل ہے تو مجھے بتایا گیا یہ (آپ کے غلام) عمر بن خطاب کا ہے۔ میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مجھے حضرت عمر کی غیرت یاد آ گئی۔ پھر میں داخل نہ ہوا۔ محل کے ایک کونے میں ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ حضرت عمر یہ سن کر رونے لگے اور عرض کرنے لگے: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَغَارُ۔ میرے ماں باپ آپ پہ فدا ہو جائیں یارسول اللہ! کیا میں آپ پہ غیرت کروں گا (مطلب یہ کہ میں بھی آپ کا محل بھی آپ کا اگر مجھے مل گیا ہے تو آپ کے صدقہ ہی تو ملا ہے)(۶۱۹۸، ۶۲۰۱)

یہ فیضانِ نگاہ مصطفیٰ ہے — دل مضطر کو چین آنے لگا ہے
میں اب آرام سے سوتا ہوں شب کو — کہ اب میرا مقدر جاگتا ہے
مدد اے سیّد اولادِ آدم — یہاں ہر آدمی بے آسرا ہے
مجھے بھی چادر رحمت عطا ہو — یہی میرے قصیدے کا صلا ہے
مقامِ مصطفیٰ اللہ اکبر — مری فکر و نظر سے ماورا ہے
یہی دَر ہے پناہ گاہِ دو عالم — زمانہ جس پہ دستک دے رہا ہے
منیر اس در کا ممنونِ کرم ہوں — کہ جس در سے مجھے سب کچھ ملا ہے

نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ

Scanned with CamScanner

قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ (۶۲۲۰) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان اس راستہ پہ نہیں چلتا جس راستہ پہ عمر چل رہا ہو۔

سوال یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے بارے میں تو ایسا نہیں ہے تو کیا حضرت عمر سے شیطان زیادہ ڈرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ ہو سکتا ہے حضور علیہ السلام سے زیادہ ڈرتا ہو کیونکہ اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضور سے کم ڈرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جتنا کوتوال سے چور ڈرتا ہے اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتا اس سے کوتوال کی بادشاہ پہ فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر　　اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل امام الھدیٰ　　تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی ہم زبان نبی　　جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

پیکر شرم و حیا، امام الانبیاء علیہ الوف التحیۃ والثناء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔ میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے اللہ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (۶۲۰۹) مصابیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ میری امت میں سب سے زیادہ حیا والے عثمان غنی ہیں اسی لیے آپ کو کامل الحیاء کہا جاتا ہے۔

زاہد مسجد احمدی پر درود　　دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام
در منثور قرآن کی سلک بھی　　زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ　　حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین

سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام الانبیاء علیہ السلام کا فرمان ہے: اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ تم میرے نزدیک

ایسے ہو جیسے حضرت ہارون، موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (۶۲۱۷)

اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ آپ کو امت میں بہت مرتبہ ملا۔ جو بنی اسرائیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کو رتبہ ملا تھا لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ہارون علیہ السلام پیغمبر تھے اور حضرت علی پیغمبر نہیں تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ حضرت علی حضور پاک کے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت ارشاد فرمائی جب آپ تبوک کی لڑائی کے لئے جانے لگے تھے اور حضرت علی کو مدینہ میں خلیفہ بنایا۔ انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اس وقت آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی کہ کیا تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون علیہ السلام جیسا ہو، کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تھے تو ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ میری وفات کے بعد تم ہی خلیفہ ہو گے کیونکہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے۔ غرض یہ کہ وجہ تشبیہ ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں تو دو وجہیں موجود تھیں۔ ایک قرابت جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون علیہ السلام کا مثل ہونا ضروری نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں حضرت ہارون علیہ السلام کی مماثلت موجود ہے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی ایک صفت یہ تھی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر بنتی ہے اور یہ فضیلت اضافی ہو سکتی ہے کہ خلفاء ثلاثہ کے علاوہ تمام صحابہ کرام سے حضرت علی المرتضیٰ افضل ہیں جیسا کہ اہل سنت کا متفقہ عقیدہ ہے اور

Scanned with CamScanner

بالفرض فضیلت کلی بھی مان لی جائے تو بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کے لئے درست ہے۔ خاص طور پر اس صورت میں جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اس پر صحابہ کرام نے اجماع کیا حتیٰ کہ حضرت علی نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کر لی۔ (جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث گزر چکی) یہ بھی یاد رہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں۔ پھر ایسا ہی حضرت علی کے لئے سمجھنا چاہئے۔ (خلاصۂ کلام شرح نووی)

نووی فرماتے ہیں قال العلماء و فی ھذا الحدیث دلیل علی ان عیسی بن مریم علیہ السلام اذا نزل فی اخر الزمان نزل حکما من حکام ھذہ الامة یحکم بشریعة نبینا محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولا ینزل نبیا۔

علماء نے فرمایا ہے اس حدیث میں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخری زمانہ میں آسمان سے اس امت کے حاکم بن کر اتریں گے تو وہ شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے فرمائیں نہ کہ اپنی نبوت وشریعت کے مطابق۔

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین — ساقی شیر وشربت پہ لاکھوں سلام
اصل نسل صفا وجہ وصل خدا — باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام
اولیں دافع اہل رفض و خروج — چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحی رفض وتفضیل ونصب وخروج — حامی دین وسنت پہ لاکھوں سلام

✸ حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا: میں تین وجہ سے حضرت علی المرتضیٰ کو برا نہیں کہہ سکتا۔ ان کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون (۲) خیبر کے دن انہیں جھنڈا عطا ہوا اور حضور علیہ

السلام نے فرمایا: میں اس کو جھنڈا دوں گا جو اللہ کا محبّ بھی ہوگا، محبوب بھی (۳) آیہ مباہلہ کے نزول پر حضور علیہ السلام نے انہیں فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملا کر دعا فرمائی: اللھم ھؤلاء اھلی (۶۲۲۰)

✸ ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں وَلٰكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ اٰلُ عَلِيٍّ وَّاٰلُ عَقِيْلٍ وَّاٰلُ جَعْفَرٍ وَّاٰلُ عَبَّاسٍ (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) (تو اہل بیت کے دو معنی ہو گئے۔ (۱) گھر میں رہنے والے (۲) جن پر صدقہ حرام ہے) (۶۲۲۵)

✸ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے نام علی سے زیادہ کنیت ابوتراب پسند تھی۔ (۶۲۲۹) (کیونکہ اس کے پس منظر میں حضور علیہ السلام کا پیار ہے۔ قم یا اباتراب)

فضائل الصحابہ علیہم الرضوان بلسان النبوۃ علی صاحبہا السلام

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مسلح ہو کر در رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر پہرہ دیتے تھے۔ (۶۲۳۰) انہی کو حضور علیہ السلام نے احد کے دن فرمایا: ارم فداك ابی وامی۔ تیر مار (کافروں کو) اے سعد میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ (۶۲۳۳) احد ہی کے دن ایک مشرک جس نے بہت مسلمانوں کو قتل کیا، حضرت سعد نے اس کو بغیر پیکان کے تیر مارا جو اسکی پسلی پہ لگا وہ گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ سعد فرماتے ہیں اس کی یہ ذلت دیکھ کر فضحك رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتی نظرت الی نواجذہ۔ حضور علیہ السلام اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں مبارک میں نے دیکھ لیں۔ (۶۲۳۷) حضرت سعد کے متعلق قرآن مجید کی تین آیات نازل ہوئیں۔ (۶۲۳۸) ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی جن چھ اشخاص کے بارے میں نازل ہوئی حضرت سعد بھی ان میں سے ایک ہیں۔ (۶۲۴۱)

Scanned with CamScanner

✱ خندق کے دن حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا اور تینوں ہی مرتبہ حضرت زبیر نے عرض کیا میں حاضر ہوں میں تیار ہوں تب آپ نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ (۶۲۴۳)

ہر نبی کا ایک جگری یار اور مصاحب خاص ہوا ہے اور میرا جگری یار زبیر (رضی اللہ عنہ) ہے اور اس دن ان کے لئے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا: فداك ابی وامی۔ میرے ماں باپ تجھ پہ فدا ہوں۔ (۶۲۴۵)

حضرت طلحہ و زبیر کی شہادت کا اعلان حضور علیہ السلام نے پہاڑ پہ چڑھ کر فرمایا جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حرا پہاڑ پہ چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ۔ رُک جا تجھ پہ نبی (علیہ السلام) ہے یا صدیق ہے یا شہید ہیں۔ اس وقت پہاڑ پہ نبی و صدیق کے علاوہ عمر، علی، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ (۶۲۴۸)

✱ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: وَاِنَّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ۔ اپنے باپ (زید) کے بعد اسامہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔ (۶۲۶۴)

(علاوہ ازیں دیگر صحابہ کرام، امہات المومنین، امام حسن و حسین اور دیگر اہل بیت اطہار کے فضائل بھی صحیح مسلم کے اسی مقام پہ مل سکتے ہیں۔ حضرت فاطمہ کا ذکر علیحدہ ہوگا باقی سب کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے مشہور زمانہ سلام سے نذرانۂ عقیدت پیش کردیتے ہیں)

مومنین پیش فتح و پس فتح سب — اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر — اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی — ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء — راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا — بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام
اہل اسلام کی مادران شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

✱ حدیث ام زرع۔ گیارہ عورتوں کی کہانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی۔ (۶۳۰۵) (فہد کا معنی ہے چیتا قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد)

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حضرت علی المرتضیٰ نے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ ترک کردیا۔ (۶۳۰۷) (اور حضرت فاطمہ کے دیگر فضائل)

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس — اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے — اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر — ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے — اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زاہدہ طیبہ طاہرہ — جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولیٰ کے ان پہ کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

اَلْكِنَايَةُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِيْحِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج مطہرات) سے فرمایا:

اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا

تم میں سے سب سے پہلے (وصال کرکے) وہ مجھے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے

Scanned with CamScanner

ہیں۔ یہ فرمان عالی شان سن کر تمام ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ماپنے لگیں تاکہ معلوم ہوا کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں (اور بظاہر لمبے ہاتھ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے تھے حالانکہ حضور علیہ السلام کی لمبے ہاتھوں سے مراد یہ تھی کہ جو تم سب سے زیادہ سخی ہو۔ چنانچہ جب ۲۰ھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو سب کو معلوم ہو گیا کہ لمبے ہاتھوں سے حضور علیہ السلام کی مراد کیا تھی)

قَالَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّهَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِهَا وَتَصَدَّقُ (۶۳۱۶)

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: ہم (ازواج میں) سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ام المومنین حضرت زینب تھیں کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔

سچ کہا اہل عرب نے کہ اشارے کنائے سے جو بات کا لطف آتا ہے وہ صراحت کے ساتھ بات کرنے میں نہیں آتا اور پھر اس ذات کا اس انداز میں بات کرنا کہ جو افصح العرب ہیں' سبحان اللہ۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں' نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

محبوبانہ جلال کی ایک مثال

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''بے شک یہ میری ماں (کے وصال) کے بعد میری ماں ہیں'' اس لیے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما باایں ہمہ عظمت وشان' حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد زیارت کے لئے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے کیونکہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَزُوْرُهَا۔ حضور جو ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے پھر جو کچھ انہیں پسند ہے وہ ہمیں پسند۔ چنانچہ ایک مرتبہ یہ دونوں بزرگ تشریف لے گئے تو حضرت ام

ایمن رضی اللہ عنہا (حضور علیہ السلام کو یاد کر کے) رونے لگیں۔ انہوں نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ ماعند اللہ خیر لرسولہ۔ اللہ کے پاس اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو کچھ ہے بہت بہتر ہے۔ (اس سے معلوم ہوا جانتے تھے کیوں روتی ہیں صرف ان کی زبان سے سننا چاہتے تھے) وہ بولیں اس لیے روتی ہوں (کہ حضور کے بچھڑنے سے ہم سے) وحی کا سلسلہ روک دیا گیا ہے۔ فَهَیَّجَتْهُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَهَا۔ ام ایمن کی اس بات سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے بھی رونا شروع کر دیا۔ (۶۳۱۸)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لئے جانا مستحب ہے (اب لاتشدوا الرحال والی حدیث کہاں گئی) اور صالحین کی مفارقت پہ رونا بھی سنت ہے (پھر جب اہل محبت اپنے آقا علیہ السلام کی نعتیں سن کر روتے ہیں تو ان پر تمہیں غصہ کیوں آتا ہے) (شرح نووی' ص۱۳۴' ج۶)

آمدم برسرِ مطلب

جو حدیث بیان کرنا مقصود ہے وہ یہ کہ حضرت انس فرماتے ہیں' ایک مرتبہ حضور علیہ السلام حضرت ام ایمن کے ہاں تشریف لے گئے جبکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ ایک برتن میں شربت لائیں (اب مجھے نہیں معلوم کہ حضور علیہ السلام کا روزہ تھا یا نہیں) لیکن آپ نے شربت نہ پیا اور واپس کر دیا۔ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَیْهِ وَ تَذْمُرُ عَلَیْهِ۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا اس وجہ سے رونے چلانے لگیں (کہ کیا ہو جاتا ماں کا دل رکھنے کے لئے ہی پی لیتے روزہ تھا تو نفلی ہی تھا بعد میں قضا ہو جاتی لیکن ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی کی شان والے آقا علیہ السلام ہی ان حکمتوں کو جانتے ہیں کہ ام ایمن کے شربت میں زیادہ لذت تھی یا خدا کی شراب محبت میں زیادہ مزہ تھا۔ ۔ رموز سرّ دل بے دل چہ دانند) (۶۳۱۷)

✷ جنت میں حضرت بلال کو حضور علیہ السلام نے اپنے آگے آگے پایا بلکہ

دیکھافاذا بلال۔(۲۴-۶۳۲۱)

* حضورعلیہ السلام کومافی الارحام کاعلم۔(۶۳۲۲)
* حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل(۶۳۲۵ تا ۶۳۳۹)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی موت پہ عرش الٰہی جھوم اٹھا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پہ عرش الٰہی ہل گیا(یا کانپ اٹھایا جھوم گیا)

نووی فرماتے ہیں: اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ عرش کا حرکت کرنا کس معنی میں ہے۔ بعض نے کہا: تحرکه فرحا لقدوم روح سعد۔ عرش کی حرکت سے مراد یہ ہے کہ ان کی روح عرش پہ پہنچی تو اس کے استقبال کی خوشی میں عرش وجد کرنے لگا اور جعل الله تعالیٰ فی العرش تمیز احصل به هذا ولا مانع منه کما قال تعالیٰ وان منها لما یهبط من خشیة الله اور یہ کوئی محال نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش میں تمیز وادراک پیدا کر دیا ہو جس طرح کہ پتھروں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ کے خوف سے گر جاتے ہیں۔ یہی حدیث کا ظاہر معنی اور قول مختار ہے۔

عقل کا تقاضا

عقلاً بھی یہ بات کوئی محال نہیں کیونکہ عرش بھی باقی اجسام کی طرح ایک جسم ہے اور جسم حرکت وسکون کو قبول کرتا ہے اور بعض نے کہا عرش کے جھومنے سے مراد ہے فرشتوں کا جھومنا کہ حضرت سعد کی روح جب عالم بالا میں پہنچی تو فرشتوں نے جھوم کر مسرت کا اظہار کیا۔ بعض نے یہ کہا کہ حضرت سعد کی موت کا اس قدر صدمہ ہوا کہ عرش

الٰہی کانپ اٹھا(هو کناية عن تعظيم شان وفاته)اہل عرب عظیم شئی کی نسبت بڑی چیزوں کی طرف کردیا کرتے تھے جیسے کہا جاتا ہے: اظلمت لموت فلان الارض وقامت له القیامة۔ فلاں کی موت سے پوری زمین پہ اندھیرا چھا گیا اور اس کے لئے قیامت قائم ہوگئی۔(نووی علی المسلم، ص۲۹۴، ج۲) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان نے اسی تناظر میں یہ اشعار کہے ہیں جن میں اس پوری بحث کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پہ ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

حضرت سعد ہی کے بارے میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا(جب ایک ریشمی جوڑا آپ کی خدمت میں تحفہ آیا اور صحابہ کرام اس کی نرمی پہ تعجب کرنے لگے) اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ۔ حضرت سعد بن معاذ کو جنت میں ملنے والا رومال(تولیہ) اس سے کہیں بہتر اور ملائم ہوگا۔ (۶۳۴۸)

اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک تلوار ہاتھ میں لی اور فرمایا: مَنْ يَّاْخُذُ مِنِّيْ هٰذَا۔ یہ تلوار مجھ سے کون لے گا؟ فَبَسَطُوْا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ۔(تلوار لینے کے لئے) تمام لوگوں نے ہاتھوں کو بڑھا دیا اور ہر ایک کہنے لگا میں لوں گا میں لوں گا(ویقول انا انا) پھر آپ نے فرمایا: مَنْ يَّاْخُذُ بِحَقِّهٖ۔ اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا؟ تب سارے لوگ پیچھے ہٹ گئے(کیونکہ احد کے دن کی لڑائی بہت مشکل تھی) حضرت سماک بن خرشہ

نے عرض کیا: اَنَا اٰخُذُہٗ بِحَقِّہٖ۔ میں اس تلوار کو لے کر اس کا حق ادا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: فَاَخَذَہٗ فَفَلَقَ بِہٖ ھَامَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ انہوں نے تلوار لی اور مشرکین کی کھوپڑیوں کو اس سے خوب کاٹا۔ (۶۳۵۳)

✷ حضرت جابر کے والد پہ فرشتوں نے اپنے پروں سے سایہ کیے رکھا۔ (۶۳۵۴)

✷ ایک صحابی کی جرات اور اس کی شہادت پہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا: ھٰذا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں یعنی یہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے اس کی لاش کو اٹھا کر قبر میں رکھا۔ (۶۳۵۸)

✷ حضرت ابوذر غفاری کا اسلام قبول کرنا اور ان کی فضیلت۔ (۶۳۵۹)

✷ اسلام قبول کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے جب بھی مجھے دیکھا ہنس کر دیکھا۔ (۶۳۶۳) ایک صحابی کا فرمان

✷ سینے پہ ہاتھ مار کر فیض عطا فرمانا۔ (۶۳۶۶)

✷ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل (۶۳۶۸ تا ۶۳۷۱)

✷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے ساتھ رازدارانہ بات اپنی ماں کو بھی نہ بتائی۔ (۶۳۷۷) یعنی پوچھنے کے باوجود۔

دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم نعت خوان

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مختلف مواقع پہ اپنے اشعار کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا تحفظ فرمایا۔ حضور علیہ السلام انہیں خود فرمایا کرتے:

اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اے حسان: میری طرف سے کافروں کو جواب دے، اے اللہ روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔ (۶۳۸۴)

اور کبھی حضرت حسان خود حضور علیہ السلام سے اجازت طلب کر کے کافروں کا منہ بند کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے مسروق نے عرض کیا

کہ آپ حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں حالانکہ وہ آپ پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے (اور ان کو سزا بھی مل چکی) تو حضرت عائشہ نے فرمایا: اس لیے کہ کان ینافح اویھاجی عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا تحفظ کیا کرتا تھا۔ (ملخصاً ۶۳۹۱) آپ فرماتی ہیں: حضرت حسان نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیں۔ ابوسفیان (حارث بن عبدالمطلب جو آپ کی ہجو کرتا ہے، میں بھی اس کے بارے میں کچھ کہوں) حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرا اور اس کا نسب ایک ہے (یہ کیسے ہوگا کہ جب تو اس کے نسب کے بارے میں کچھ کہے گا تو اس کی ہجو کے ساتھ میری ہجو نہ ہو؟) حضرت حسان نے عرض کیا: وَالَّذِیْ اَکْرَمَکَ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْخَمِیْرِ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے، میں آپ کو ایسے جدا کروں گا جس طرح آٹے سے بال کو جدا کیا جاتا ہے پھر حضرت حسان نے یہ اشعار کہے۔

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ   بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُکَ الْعَبْدُ
وَمَنْ وَلَدَتْ اَبْنَاءَ زُھْرَۃَ مِنْھُمُ   کِرَامٌ وَلَمْ یَقْرَبْ عَجَائِزَکَ الْمَجْدُ

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کی اولاد کو حاصل ہے (اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں، حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی) اور تیرا باپ تو غلام تھا (کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا۔ بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے) اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی اولاد ہے۔ بنی ہاشم میں سے (اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے۔ حمزہ اور صفیہ کی ماں) اور تیری بڑھیوں کے پاس شرافت پھٹکی بھی نہیں۔

صحیح مسلم میں شان رسالت کے سلسلہ میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار

Scanned with CamScanner

لکھنے سے پہلے ایک حدیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

حضرت حسان کو سپیشل بلایا گیا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے۔ پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی۔ اس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی۔ پھر کعب بن مالک کے پاس بندہ بھیجا پھر حسان بن ثابت کے پاس بھیجا۔ (یعنی فرمایا: بلاؤ میرے حسان کو وہی ان کا دماغ ٹھیک کرے گا) جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: آ گیا وہ وقت کہ آپ نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا۔ میں کافروں کو اپنی زبان سے اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔ پھر حسان ابوبکر کے پاس آئے۔ بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا۔ قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا۔ میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے حضرت حسان سے کہ روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے حضور علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: "هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَا وَاشْتَفَى"۔ حسان نے قریش کی ہجو کر کے مومنین کے دلوں کو شفا دی اور کافروں کی عزت کو خاک

میں ملا دیا (۶۳۹۵) (اشعار بمعہ ترجمہ اس طرح ہیں)

حضرت حسان بن ثابت کے اشعار

۱-هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ	وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَآءُ
۲-هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا	رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَآءُ
۳-فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَ عِرْضِيْ	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَآءُ
۴-ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا	تُثِيْرُ النَّقْعَ غَايَتُهَا كَدَآءُ
۵-يُبَارِيْنَ الْاَ عِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ	عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسْلُ الظِّمَآءُ
۶-تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ	تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَآءُ
۷-فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا	وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ
۸-وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ	يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
۹-وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا	يَقُوْلُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهٖ خِفَآءُ
۱۰-وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا	هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَآءُ
۱۱-لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ	سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَآءُ
۱۲-فَمَنْ يَّهْجُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ	وَيَمْدَحُهٗ وَيَنْصُرُهٗ سَوَآءُ
۱۳-وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا	وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَآءُ

(۱) تو نے برائی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

(۲) تو نے برائی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نیک ہیں پرہیزگار ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفاداری ان کی خصلت ہے۔

(۳) میرے ماں اور باپ اور میری آبرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کے لئے ڈھال ہیں۔

(۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں

Scanned with CamScanner

جانب سے (کداء ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر)

(۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔

(۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سربندھن سے۔

(۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

(۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لئے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔

(۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔

(۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔

(۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں' گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔

(۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔

(۱۳) جبرائیل علیہ السلام اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور وہ روح القدس ہیں جن کا کوئی مثل نہیں۔

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے لئے حضور علیہ السلام کی دعا کا ایمان افروز واقعہ (۶۳۹۶) اور ان کے حافظے کا علاج (۶۳۹۷)

* حاطب بن ابی بلتعہ کے اہل مکہ کو خط بھیجنے کا واقعہ اور حضور علیہ السلام کا علم

غیب (۶۴۰۱)

حضور ﷺ کا تبرک لینے کے لئے ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بے تابی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً پانی میں تھوکا' اس میں ہاتھ منہ دھویا اور حضرت بلال اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کو فرمایا: اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْهِكُمَا وَ نُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا۔ اس میں سے پی لو اپنے منہ اور سینوں پہ ڈال لو اور خوش ہو جاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ یہ منظر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے چھپ کر دیکھ رہی تھیں' پکار اٹھیں: اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِيْ اِنَاءِ كُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً۔ اپنی ماں کے لئے بھی کچھ بچانا' چنانچہ انہوں نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو بھی پیش کیا۔ (۶۴۰۵)

* اشعری قبیلہ کے لوگوں کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:
فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (۶۴۰۷)

* حضرت ابوسفیان نے تین گزارشات کیں جو قبول ہوئیں۔ (۶۴۰۹)
اس حدیث پہ ایک اشکال اور اس کا جواب (نووی حاشیہ مسلم ص ۳۰۴)
اسی تناظر میں دیکھئے حدیث نمبر ۶۴۱۲۔

* انصار کے بچوں اور عورتوں کو شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھ کر حضور علیہ السلام کا خوشی سے کھڑے ہونا اور فرمانا: تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہو۔ (۶۴۱۷)

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گھروں میں سے بہترین گھروں کو شمار کرتے ہوئے پہلے نمبر پر بنی نجار کا پھر بنی عبدالاشھل کا پھر حارث بن خزرج کا اور پھر بنی ساعدہ کا ذکر فرمایا اور آخر میں فرمایا: انصار کے ایک گھر میں بہتری ہے۔ یہ ارشاد سن کر حضرت سعد بن عبادہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: ہم آخر پہ ہیں۔ لوگوں نے کہا

Scanned with CamScanner

بیٹھ جا کیا تو اس بات پہ راضی نہیں ہے کہ حضور علیہ السلام نے تیرا گھرانہ چاروں میں رکھا چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور چپ ہو گئے۔(۶۴۲۷)

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

* صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی برکت سے فتح و کامیابی ملے گی۔ (۶۴۶۷)

☆خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔
لوگوں میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو ان کے نزدیک ہیں پھر وہ جو ان کے نزدیک ہیں یعنی صحابہ تابعین اور تبع تابعین۔(۶۴۷۲)

* موٹاپے کی مذمت پر حدیث يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ (۷۳-۶۴۷۵)

سو سال تک تم میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا

* سو سال کے بعد اس وقت زمین پہ موجود لوگوں میں سے کوئی نہ ہوگا۔ (۶۴۷۹ تا ۶۴۸۶) علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا۔ سب سے آخری صحابی ابو الطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ھ میں گزرے۔

(شرح نووی، ص ۱۹۰، ج ۶)

نووی میں ہے کہ خضر علیہ السلام اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ جمہور کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ کہ زمین والوں میں (اسی طرح جنوں میں سے بھی حضور علیہ السلام کو دیکھنے والے اس وقت تک زندہ ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں) (حاشیہ صحیح مسلم ج ۲، ص ۳۱۰)

* حضرت اویس قرنی کی فضیلت (۶۴۹۰ تا ۶۴۹۲) (حضرت اویس کے جسم پہ برص کا داغ ہوگا حضور علیہ السلام نے اس کی بھی خبر دی)

* مصر میں دو شخص ایک اینٹ کے برابر جگہ لینے کے لئے لڑیں گے اور ایسا ہی

ہوا۔(۶۴۹۴)

* حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان اور ان کی والدہ کی جرات و بہادری۔(۶۴۹۶)(نعش کو سلام کہنا اور اس کو خطاب کرنا)

* لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا...... (۶۴۹۷) اگر دین ثریا ستاروں کے پاس بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو لے لیتا۔ اگلی حدیث میں دین کی بجائے ایمان کا لفظ ہے اور رجل کی بجائے رجال ہے۔(۶۴۹۸)

* سو آدمیوں میں سے کوئی ایک دیندار ہوگا۔(۶۴۹۹)

* باپ کی قسم جو عادتاً غیر ارادی طور پہ اٹھالی جائے کا ثبوت (۶۵۰۲)

* جریج اور اس کی ماں کا ذکر (۹-۶۵۰۸) (دودھ پیتا بچہ بول پڑا)

* حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے باپ کے دوست کو اس قدر نوازا کہ اپنی سواری بھی دے دی اور اپنا عمامہ شریف بھی اپنے سر سے اتار کر اس کے سر پہ باندھ دیا (۶۵۱۵) (اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کے وصال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے والدین کی رضا حاصل ہوتی ہے؟ یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے)

نیکی اور گناہ کی جامع تعریف

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ شریف میں پورا ایک سال رہا (اس دوران) میں نے حضور علیہ السلام سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (۶۵۱۷)

نیکی تو اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کے بارے میں علم ہونا تجھے اچھا معلوم نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

نیکی کی تمام اقسام صلہ رحمی ہو یا لطف ومہربانی، حسن صحبت ہو یا حسن معاشرت یہ سب حسن خلق میں آ جاتی ہیں اور گناہ کی اس سے زیادہ جامع تعریف ہو ہی نہیں سکتی جو صاحب جامع الکلم نے بیان فرما دی۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

ہمیں کیسا مسلمان ہونا چاہیے؟

لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا(وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا) وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ (٦٥٣٦)

یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ایک نیک سیرت مسلمان بننے کے لئے نبی اکرم علیہ السلام نے کتنے ہی خوبصورت الفاظ میں ہدایات جاری فرمائی ہیں یقیناً انہی چند الفاظ پہ ہی عمل کر لیا جائے تو انسان کی دنیا وآخرت سنور سکتی ہے، ترجمہ ملاحظہ ہو۔ (اگرچہ ترجمے کا حق ادا نہیں ہو سکے گا۔) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہ دشمنی رکھو، نہ حسد کرو نہ دوری پیدا کرو (نہ قطع تعلقی کرو، نہ ایک دوسرے کی بات پہ کان لگاؤ نہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہو نہ دنیا کے معاملے میں ایک دوسرے پہ رشک کرو، نہ ایک دوسرے کا کام خراب کرو) اور اللہ کے بندے ہو کر بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے اوپر ہو جائیں اور وہ آپس میں سلام وکلام ہی نہ کریں۔ ایک حدیث میں ہے یلتقیان فیعرض هذا و یعرض هذا۔ آپس میں ملاقات ہو یہ ادھر منہ پھیر لے اور وہ ادھر منہ پھیر لے۔ وخیرهما الذی یبدأ بالسلام۔ ان دونوں میں سے اچھا وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (۶۵۳۲) (اور اگر ایک دوسرے سے فضل و مال یا حسن و جمال میں بڑھ کر ہو اس لیے نہیں بولتے ہو تو یاد رکھو) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى

صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ (۶۵۴۳) اللہ تعالیٰ تمہارے حسن و جمال اور فضل و مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے قلوب و اعمال کو دیکھتا ہے۔

ایک حدیث میں بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا گیا اور فرمایا: اَلظَّنُّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے۔ قرآن پاک میں ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پہ ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ حقیر جانے (اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے (یعنی صرف ظاہری اچھے اعمال سے بھی بندہ متقی نہیں بنتا جب تک سینہ صاف نہ ہو)

فرمایا: آدمی (کی تباہی کے لئے) اتنی برائی بھی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پہ حرام ہے۔ (۶۵۴۱)

مزید فرمایا: دو مسلمان جن میں (بغیر شرعی عذر کے) رنجش ہو جب تک وہ رنجش ختم نہ کریں ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔ (۶۵۴۷) بخاری شریف کی معروف حدیث ہے جس میں مسلمان کی تعریف ہی ان لفظوں سے فرمائی گئی۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ مسلمان ہوتا ہی وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔ کاش اس دور کے مسلمان صرف اس مختصر سی حدیث پہ ہی عمل کر لیں تاکہ معاشرے میں جو دوزخ کی آگ لگی ہوئی ہے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون سے کھیل رہا ہے اس ''کھیل'' کا خاتمہ ہو اور جنت کی ہوائیں چلنا شروع ہو جائیں۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر   خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

✱ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے سے قیامت کے دن اللہ کی

Scanned with CamScanner

رحمت کا سایہ نصیب ہوگا۔ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلِّیْ۔ جس دن اس کی رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۶۵۴۸)

✱ جو اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کو بغیر لالچ اور بغیر احسان کا بدلہ چکانے کے لئے جائے وہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ (۶۵۴۹)

✱ بیمار پرسی کرنے والا واپس آنے تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔ (۶۵۵۱)

✱ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں بیمار' بھوکا اور پیاسا تھا تو نے مجھے پوچھا' کھلایا' پلایا نہیں۔ (۶۵۵۶)

✱ حضور علیہ السلام پہ بیماری کی شدت بہت زیادہ تھی۔ (۵۸-۶۵۵۷) اور بیماری سے گناہوں کا معاف ہونا۔

یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے

حضرت اسود بیان کرتے ہیں کہ قریش کے چند لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے جبکہ آپ منیٰ میں تھیں' وہ لوگ ہنس رہے تھے' آپ نے ان سے ہنسنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب پہ گرا ہے بڑی مشکل سے اس کی گردن یا آنکھ بچی۔ آپ نے فرمایا: مت ہنسو (کیونکہ یہ ہنسنے والی بات نہیں ہے) میں نے خود حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كُتِبَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ (۶۵۶۱)

کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ اس کو ایک کانٹا بھی چبھے یا اس سے بھی (کم یا) زیادہ تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بھی بلند فرماتا ہے اور اس کا گناہ بھی مٹا دیتا ہے۔

ایک حدیث میں حَتَّى النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا کے الفاظ آتے ہیں کہ اس کو ٹھوکر بھی

لگے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

✱ بخار گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔ (۶۵۶۹)

✱ حدیث قدسی جس میں دس مرتبہ یا عبادی کا لفظ آیا (۶۵۷۲) (اس حدیث کو ہم نے اپنی کتاب الباقیات الصالحات میں بمعہ تشریح لکھ دیا ہے)

✱ مفلس کون ہے؟ (۶۵۷۹)

✱ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم (۶۵۸۲)

صرف اور صرف اللہ مدد کا نعرہ

✱ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ ایک مومن دوسرے کے لئے دیوار کی طرح ہے جس کا بعض حصہ دوسرے بعض کو مضبوط کرتا ہے یعنی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے) (ترجمہ وحید الزمان شرح نووی ج ۶' ص ۲۲۱) (پھر غیر اللہ کی مدد شرک تو نہ ہوگی) حاشیہ میں مزید لکھتے ہیں ''ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے' گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو'' مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنا چاہیے (لہٰذا دور سے مدد ثابت ہوگئی) خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو ستائیں تو ایک مومن کے لئے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہئے۔ اب کہاں گیا وہ نعرہ جس کے سٹکر چھپوا کر لاکھوں روپیہ الگ برباد کیا جاتا ہے اور اہل سنت پر کفر و شرک کے فتوے الگ داغے جاتے ہیں۔ ''صرف اور صرف اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت''

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

Scanned with CamScanner

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ
إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى
(۲۵۸۶)

اہل ایمان کی مثال ان کی دوستی، رحم وکرم اور شفقت میں ایک بدن کی طرح ہے (گویا تمام اہل ایمان ایک جسم کی طرح ہیں) جس طرح پورے جسم کے کسی ایک عضو کو کوئی درد وغیرہ پہنچے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے نیند نہیں آتی یا بخار ہو جاتا ہے (اسی طرح ایک مومن کو تکلیف پہنچے تو تمام دنیا کے مسلمان بے چین و بے قرار ہو جاتے ہیں) کسی نے کیا خوب کہا۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو اس کا اظہار آنکھ کے آنسوؤں سے ہوتا ہے تو جب آنکھ پورے جسم کی اس قدر ہمدرد ہے تو اللہ کو اپنی مخلوق کے ساتھ اور نبی علیہ السلام کو اپنی امت کے ساتھ کس قدر ہمدردی ہوگی؟

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

✱ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کرنے سے عزت بڑھ جاتی ہے اور عاجزی کرنے والا سربلند کر دیا جاتا ہے۔ (۲۵۹۲)

غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ کیا تم جانتے ہو غیبت (چغلخوری) کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ۔ تو اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرے کہ اگر وہ سامنے ہوتا تو اس کو

برا لگتا۔ لوگوں نے عرض کیا: اگرچہ ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو؟ فرمایا: تبھی تو غیبت ہے۔ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ اور اگر وہ عیب اس میں ہے ہی نہیں پھر تو بہتان وافتراء ہے۔ (۲۵۹۳)

غیبت کے جواز کی صورتیں

نووی فرماتے ہیں: تباح الغيبة لغرض شرعي وذلك لستة اسباب۔ کسی شرعی غرض سے غیبت جائز ہے اور اس کے چھ اسباب ہیں۔

۱- التظلم فيجوز للمظلوم ان يتظلم الى السلطان والقاضي و غيرهما ممن له ولاية اوقدرة على انصافه من ظالمه فيقول ظلمني فلان اوفعل بي كذا مظلوم

کا بادشاہ یا قاضی یا ان کے علاوہ کسی بااختیار کے سامنے غیبت کرنا یعنی یہ بیان کرنا کہ مجھ پر یہ ظلم کیا گیا ہے۔

۲- الاستغاثة على تغيير المنكر وردالعاصي الى الصواب فيقول لن يرجو قدرته فلان يعمل كذا فازجره عنه ونحو ذلك

کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹانے کے لئے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو اس سے باز رکھو۔

۳- الاستفتاء يان يقول للمفتي ظلمني فلان او ابي او اخي او زوجي بكذا فهل له ذلك وماطريقي في الخلاص منه ودفع ظلمه عني ونحو ذلك فهذا جائز للحاجة والاجودان يقول في رجل اوزوج اووالداوولدكان من امره كذا ومع ذلك فالتعيين جائز لحديث هند و قولها ان اباسفيان رجل شحيح۔

فتویٰ لینے کے لئے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے یا فرضی نام بیان کرے لیکن نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لے کر نبی کریم علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔

٤- تحذير المسلمين من الشروذلك من وجوه منها جرح المجروحين من الرواة والشهود والمصنفين وذلك جائز بالاجماع بل واجب صونا للشريعة ومنها الاخبار يعبه عندالمشاورة في مواصلة و منها اذا رايت من يشترى شيئا معيبا او عبدا سارقا اوزانيا او شاربا او نحوذلك تذكره للمشترى اذالم يعلمه نصيحة لا بقصد الايذاء والافسادومنها اذا رايت متفقها يتر ددالي فاسق او مبتدع ياخذ عنه علما و خفت عليه ضرره فعليك نصيحة بيان حاله قاصد انصيحة و منها ان يكون له ولاية لا يقوم بهاعلى وجهها لعدم اهلية او لفسقة فيذكره لمن له عليه ولاية يستدل به على حاله فلا يغتربه اويلزمه الاستقامة۔

مسلمانوں کو شر سے بچانے کے لئے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لئے۔ اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور، غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لئے نہ دوسرے کی ایذاء وفساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے۔ کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تا کہ وہ دھوکہ نہ کھائے۔

٥-ان يكون مجاهر الفسقه او بدعته كالخمرومصادرة الناس وجباية المكوس و تولى الامور الباطلة فيجوز ذكره

بمايجا هريه ولايجوز بغيره الابسبب آخر.

یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو، لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو، ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ اور باتوں کو۔

٦-التعريف فاذا كان معروفا بلقب كالاعمش والاعرج والازرق والقصير والاعمى والاقطع و نحوها جاز تعريفه ويحرم ذكره به تنقصا ولوامكن التعريف بغيره كان اولى والله اعلم

یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قیصر اعمیٰ وغیرہ سے تو بغرض اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے۔ (حاشیہ مسلم، ص ۳۲۲، ج ۲)

✱ شریر کے شر سے بچنے کے لئے بظاہر اس کی مدارات کرنا جائز ہے اور یہ مداھنت فی الدین نہیں۔ (۶۵۹۷)

✱ جو نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔ (۶۵۹۸)

✱ ایک عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا (اگر یہ) لعنتی ہے تو اس سے سامان اتار لو اور اس کو چھوڑ دو پھر وہ اونٹنی مرتے دم تک آزاد پھرتی رہے کوئی بھی اس سے تعرض نہ کرتا (حالانکہ آپ نے زجراً فرمایا تھا تا کہ لوگ جانوروں پر لعنت نہ کریں) (۶۶۰۴)

میں باعث زحمت نہیں بلکہ سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

✱ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔ میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (۶۶۱۳) (سرکار نے فرمایا: میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ میں بتقاضائے بشریت جس پر بددعا یا لعنت کروں اسکو بھی اجر سے نواز (کر بددعا اور لعنت کو رحمت بنا) دینا (۶۶۱۴) اسی تناظر میں حضرت معاویہ

Scanned with CamScanner

کے بارے میں حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو دیکھا جائے۔ لَا اشبع الله بطنه۔ اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو نہ بھرے۔ (۶۶۲۸) یہی وجہ ہے بعض نے اس حدیث کو امیر معاویہ کے مناقب میں بیان کیا ہے۔ (نووی علی المسلم، ص ۳۲۵، ج ۲)

منافق دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہے

ان من شر الناس ذا الوجهين الذى ياتى هولاء بوجه وهولاء بوجه (۶۶۳۰) لوگوں میں سے بدترین وہ شخص (منافق) ہے جو دو منہ رکھتا ہو۔ ادھر ان کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے (کوئی بات کرتا ہے) اور ادھر ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔ (اپنا پہلا بیان بدل لیتا ہے) اس کو چالاکی اور ذہانت سمجھنا یا ہنر اور کمال جاننا پرلے درجے کی حماقت و خود فریبی ہے۔ ایسا شخص بے اعتبارا ہو کر ذلیل ہو جاتا ہے اور معاشرے میں کوئی بھی اس کو منہ لگانے کے لئے تیار نہیں ہوتا، مثل مشہور ہے "دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا" اور آخرت میں ایسے شخص کا کیا حال ہوگا یہ بات قرآن سے پوچھئے: ان المنافقين فى الدرك الاسفل من النار۔ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ایسوں کا ٹھانہ ہوگا۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایسوں کو ڈگری دی ہے وہی کافی ہے: الاانهم هم المفسدون. الا انهم هم السفهاء۔ یہی فسادی ہیں، یہی بے وقوف ہیں۔

✷ جھوٹ حرام ہے مگر تین مقامات پہ (بطور توریہ) اس کی اجازت ہے۔ (۱) جنگ میں (۲) دو مسلمانوں کی لڑائی میں صلح کراتے وقت (۳) میاں بیوی کا آپس میں معاملہ ہو تو ایک دوسرے کے سامنے۔ (۶۶۳۳)

✷ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ بندہ سچ بول بول کر اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بول بول کر کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (۶۶۳۶)

✷ بے اولاد وہ ہے جس کے سامنے اس کا کوئی بیٹا فوت نہ ہوا ہو اور پہلوان وہ

ہے جو غصے پہ قابو پالے۔ (۶۶۴۱)

✷ غصے کا علاج تعوذ میں ہے۔ (۶۶۴۶)

✷ انسان کے خالی پیٹ ہونے سے شیطان نے اس کی شہوت اور غصے کا اندازہ لگایا کہ اس کی وجہ سے یہ غصہ بھی کرے گا اور اس میں شہوت بھی ہوگی۔ (لہٰذا میرا داؤ اس پر چل جائے گا) (۶۶۴۹)

✷ منہ پہ مارنے سے منع فرمایا گیا۔ (۶۶۵۴) فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پہ بنایا ہے۔ (ترجمہ وحید الزمان)

✷ مسلمان کو اسلحہ وغیرہ سے صرف ڈرانے پہ فرشتے ڈرانے والے پہ لعنت کرتے ہیں۔ (۶۶۶۶) (مسلمان سے لڑنا اور اس کو مارنا کس قدر گناہ کا باعث ہوگا)

معمولی کاموں پہ بخشش کی نوید جانفزا

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ایک عورت کا پیاسے کتے کو پانی پلانے پہ بخشا جانا آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں۔ اب اللہ کی رحمت و مغفرت کے مندرجہ ذیل نظارے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا تو اس نے ایک کانٹوں والی شاخ دیکھی اور اس کو راستے سے ہٹا دیا۔ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ (۶۶۶۹) (نووی فرماتے ہیں مسلمانوں کو ہر طرح کا فائدہ دینے کا یہی ثواب ہے۔ وفيه التنبيه على فضيلة كل مانفع المسلمين اوزال عنهم ضررا (حاشیہ مسلم شریف، ص ۳۲۸، ج ۲)

اس کے بعد والی حدیث میں ہے کہ اس شخص نے صرف ارادہ ہی کیا کہ

وَاللّٰهِ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ

اللہ کی قسم! میں ضرور اس کو مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں گا تا کہ انہیں تکلیف

Scanned with CamScanner

نہ ہو پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔ (٦٦٧٠)

حضرت ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک درخت کو کاٹ دیا جو مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ۔ میں نے اس کو جنت میں مزے اڑاتے ہوئے دیکھا۔ (٦٦٧١) کر لے کوشش رب کی رحمت ہے بڑی

تصویر کا دوسرا رُخ

اور تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے رہے کہ ایک بلی کو بھوکا پیاسا مارنے والی عورت دوزخ میں چلی گئی۔ (٦٦٧٥) تاہم کسی کو رب کی رحمت سے ناامید کرنا بذاتِ خود اتنا بڑا جرم ہے کہ ایک شخص نے کہا: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ نے فرمایا: یہ کون ہوتا ہے جو قسم اٹھا کر ایسی بات کرتا ہے (جس سے میرا گناہگار بندہ میری رحمت سے مایوس ہو) فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ۔ میں نے فلاں کو تو بخشش دیا ہے اور تیرے عمل (تیرے اس قول کی وجہ سے) ضائع کر دیئے ہیں۔ (٦٦٨١) ایک حدیث شریف میں ہے (اپنے آپ کو بہتر سمجھ کر اور دوسروں کو حقیر جان کر) جب کوئی شخص یوں کہتا ہے هَلَكَ النَّاسُ۔ لوگ برباد ہو گئے۔ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ وہ خود (اپنی بڑائی بیان کر کے اور دوسروں کو حقیر جان کر) سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہوتا ہے۔ (٦٦٨٣) کیونکہ کئی لوگ ظاہراً تباہ حال ہوتے ہیں لیکن اللہ کے ہاں وہ بہت مقبول ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ (٦٦٨٢)

بہت سارے لوگ پریشان حال، بکھرے بالوں والے اگر اللہ پہ بھروسہ کر کے کسی بات پہ قسم اٹھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا فرما دیتا ہے کیونکہ ان کا ظاہر اگرچہ بدحال و برباد ہوتا ہے مگر ان کے دل کی دنیا خوشحال و آباد ہوتی ہے اسی لیے کہا گیا۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر توچہ دانی دریں گرد سوارے باشد

✱ مسلمان بھائی کو کشادہ پیشانی سے (مسکرا کر) ملنا بھی نیکی ہے۔ (٦٦٩٠)

✱ حضور علیہ السلام کے پاس لوگ حاجات لے کر آتے تھے۔ (٦٦٩١) (آپ ان کی حاجات بھی پوری فرماتے اور اہل مجلس سے فرماتے سفارش کرو تا کہ انہیں بھی اچھی سفارش کرنے کا ثواب مل جائے۔ (من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها)

اچھی بری صحبت کی ایک عمدہ مثال

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ۔ جیسے کستوری بیچنے والا اور بھٹی دھونکنے والا یعنی کستوری بیچنے والا اچھے ساتھی کی مثال ہے۔ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبًا۔ یا تو تجھے تحفۃً دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا ورنہ اچھی خوشبو تو پا ہی لے گا اور بھٹی دھونکنے والا إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔ یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا پھر تجھے (اس کے پاس بیٹھ کر) بدبو تو آئے گی ہی۔ (٦٦٩٢)

حضرت میاں محمد بخش عارفِ کھڑی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کا کیا خوب ترجمہ فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا بھاویں لیّے نہ لیّے حُلّے اون ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے بھاویں گنج گنج بہیے چنگاں پہن ہزاراں

✱ اپنی بیٹیوں کی پرورش پہ بھی ثواب ملتا ہے اور ایسا کہ اس پر جنت واجب اور دوزخ حرام ہو گئی۔ (٦٦٩٤)

✱ اولاد کے مرنے پہ والدین پہ جنت واجب اور دوزخ سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔(۶۶۹۶ تا ۶۷۰۴)

✱ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے زمین وآسمانوں میں اعلان کرواتا ہے۔(۶۷۰۵)

✱ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ۔ روحوں میں محبت تھی اسی لیے دنیا میں آ کر جسم بھی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔(۶۷۰۹)

جو جس کے ساتھ دنیا میں محبت کرے گا قیامت کو اسی کے ساتھ ہی ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر قیامت کے بارے میں پوچھنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟ تو نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِیْ۔ قیامت کے لئے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کر سکا جس پر اپنی تعریف کروں۔ ایک روایت میں ہے اس نے باقاعدہ نام لے کر کہا کہ نہ زیادہ نمازیں ہیں نہ روزے نہ صدقات۔ ولکنی احب اللہ ورسولہ۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ضرور کرتا ہوں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی۔ ایک روایت میں ہے باقاعدہ پوچھا گیا: یارسول اللہ! كَيْفَ تَرٰى فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمَّا يَلْحَقُ بِهِمْ۔ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم کے ساتھ محبت تو کرتا ہے مگر (اعمال کے اعتبار سے) اس جماعت کے ساتھ ملا نہیں تو سرکار نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ بندہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...... ہمیں اسلام لانے کے بعد کبھی اتنی خوشی نہ ہوئی جتنی کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان سن کر خوشی

ہوئی کہ بندہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔ (پوچھا گیا کیوں؟) حضرت انس نے فرمایا: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ۔ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ، رسول پاک اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں (لہٰذا قیامت کو انہی کے ساتھ ہوں گا تو پھر خوشی کیوں نہ ہوں) اگرچہ میرے اعمال ان کی طرح کے نہیں۔ (حدیث ۶۷۱۰ تا ۶۷۱۸ تک کا خلاصہ)

نیک لوگوں کے ساتھ محبت کا فائدہ

نووی فرماتے ہیں: فیه فضل حب الله ورسوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والصالحين واهل الخير الاحياء والاموات...... اس میں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک اور نیک لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کی فضیلت ہے چاہے وہ نیک لوگ زندہ ہوں یا فوت شدہ (وحید الزمان صاحب نے نیک لوگوں کے ساتھ محبت کی فضیلت کی بات کو یوں گول فرما دیا ہے کہ ترجمہ میں نووی کی عبارت کے پہلے حصے کا ذکر ہی نہیں ہے جو ہم نے اوپر لکھ دی ہے) اور نووی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم علیہ السلام کی بہترین محبت تو یہ ہے کہ ان کے اوامر ونواہی پہ کاربند رہے اور آداب شریعت کا لحاظ کرے جبکہ یہ بات صالحین کے ساتھ محبت کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ ان کے سے عمل بھی کرے کیونکہ حدیث میں خود اس کی صراحت موجود ہے۔ ولما يلحق بهم......اور اگر ان جیسے اعمال کی شرط لگا دی جائے تو پھر تو انہی کی طرح ہو جائے گا حالانکہ وہ تو ان کے ساتھ صرف محبت کی بات کر رہا ہے۔

گرچہ ناپاکم ولیکن دل بہ پاکاں بستہ ام

اور کسی نے بڑا اچھا شعر کہا ہے۔

اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

میں نیکوں سے محبت تو کرتا ہوں اگرچہ خود نیک نہیں ہوں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ (ان کا صدقہ) مجھے بھی نیک بنا دے گا۔

تو جب نیکوں کی محبت یہ ہے تو سید الابرار کی محبت کا مقام کیا ہوگا۔ یقیناً

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
محمد کی محبت ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
مغز قرآن جانِ ایماں روحِ دیں
ہست حب رحمۃ للعالمین

حوالے

✱ جس کی نیکی پہ دنیا میں تعریف ہو اس کے اجر و ثواب میں کمی نہیں ہوگی بلکہ یہ مومن کے لئے بالفعل خوشخبری ہے کہ اس کی نیکی قبول ہوگئی ہے۔ (۶۷۲۱) (اس کے بعد کتاب القدر یعنی تقدیر کے بارے میں احادیث ہیں)

✱ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ۔ (۶۷۴۲-۴۳-۴۴-۴۵)

✱ مخلوق کی تقدیر کو زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھا گیا۔ (۶۷۵۰)

✱ دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔
یصرفه کیف یشاء۔ انہیں پھیرتا ہے جیسے چاہتا ہے۔ (۶۷۵۰)

✱ عاجزی اور دانائی بھی تقدیر سے ہے۔
انا کل شیء خلقنه بقدر (۶۷۵۱-۵۲)

✱ آنکھ، کان، زبان اور نفس کا بھی زنا ہوتا ہے۔ (۶۷۵۳-۵۴)

✱ مامن مولود الا یولد علی الفطرة ...... ہر بچہ ایک فطرت پہ پیدا ہوتا

ہے پھر اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (۶۷۵۵)

✱ بندر اور سور بننے والی قوموں کی نسل نہیں چلی۔ (۶۷۷۰-۷۱)

✱ تقدیر پر پختہ ایمان رکھو اگر مگر کرنا شیطان کے لئے راہ کھولنا ہے (کہ اگر ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا) ولکن قل قدره الله وما شاء فعل۔ بلکہ یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا جو اس نے چاہا کیا۔ (۶۷۷۴) (اس کے بعد کتاب العلم کی احادیث کا آغاز ہو رہا ہے)

✱ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔
تمام لوگوں میں سے اللہ کے ہاں بہت براوہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔
(۶۷۸۰)

یہود و نصاریٰ کی نقالی اور مسلمان

✱ اگر یہود و نصاریٰ گوہ کے سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی ایسا ہی کرو گے (کہ کوئی فائدہ تو ہوگا تبھی گھس رہا ہے) (۶۷۸۱)

نووی فرماتے ہیں: وفی هذا معجزة ظاهرة لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقد وقع ما اخبر به صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حاشیہ صحیح مسلم ص ۳۳۹، ج ۲)

اس حدیث میں حضور علیہ السلام کا عظیم معجزہ ہے کہ جو آپ نے (آج سے چودہ سو سال پہلے) فرمایا: ہم کھلی آنکھوں سے اس کا ویسے ہی ہونا دیکھ رہے ہیں۔

عربی کا ایک لفظ بولنا پڑ جائے تو ہماری زبان نہیں ساتھ دیتی اور پنجابی بھی بول رہے ہوں تو آدھی انگریزی جھاڑ دیتے ہیں۔ سکول و کالج میں جس نے اسلامیات و عربی پڑھانی ہے اس کے لئے میٹرک ایف یا انگریزی جاننا ضروری ہے حالانکہ اس نے تو اسلامیات پڑھانی ہے۔ انگریزی سے اس کا کیا کام لیکن جس نے انگلش پڑھانی ہے اس کے لئے کوئی ضروری نہیں کہ چاہے اس کو پہلا کلمہ بھی نہ آئے جو زبان

تمام زبانوں کی سردار ہے جو قرآن کی زبان ہے اہل جنت کی زبان ہے قبر و حشر میں بولی جانے والی زبان ہے اور محبوب خدا کی زبان ہے اس سے اس قدر بے اعتنائی اور یہود و نصاریٰ نے جس زبان کو اپنایا اس کے ساتھ اس قدر محبت کہ ایک عالم دین دو گھنٹے قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل تقریر کرے تو یہ معمول کی بات ہے دوسری طرف ایک برائے نام جدید تعلیم یافتہ نیم سافیشنی نام نہاد علامہ اپنی تقریر میں دو جملے انگریزی کے بول دے تو صدائیں بلند ہوتی ہیں کہ بڑا پڑھا لکھا بندہ ہے۔ افسوس! اس قدر مرعوبیت؟

طاق دل میں چراغ انگریزی
سر کے اندر دماغ انگریزی
چال انگریزی ڈھال انگریزی
جسم کا بال بال انگریزی
گلا چھلتا ہے اپنا تو چھل جائے
لہجہ صاحب سے اپنا مل جائے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

جس مسلمان کو خوبصورت بننے کے لئے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت نظر نہ آئے جو کہ خدا کے بھی محبوب ہیں اور ساری خدائی کے مطلوب بھی اور وہ انگریز کا روپ دھارے' چہرے کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجانے کی بجائے حالانکہ اللحیة من نور اللّٰہ۔ داڑھی اللہ کا نور ہے تو اس نور کو روزانہ اتار کر گندی نالی میں پھینک دے' اس کا ایمان کتنا مضبوط ہوگا؟ بڑی آسانی کے ساتھ اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ولن ترضی عنك اليهود ولا النصٰری حتّٰی تتبع ملتهم۔ یہود و نصاریٰ تم سے تبھی خوش ہوں گے کہ اسلام کو چھوڑ کر ان کا دین اپنا لو۔

یہ تو نووی علیہ الرحمۃ نے اپنے زمانے کی بات کی ہے۔ آج ہماری حالت صرف

مشابہت کی ہی نہیں رہی بلکہ ہم تو خواہ عوام ہوں یا حکمران' پوری طرح یہود و نصاریٰ کی غلامی کر رہے ہیں۔ کھانا پینا رہن سہن شکل و صورت' عادات و اطوار سب کچھ ان کے رنگ میں رنگا ہوا ہے' جن کے ساتھ اللہ نے ہمیں دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے ہم اپنی کم عقلی کی وجہ سے ان سے دوستی کرنے کو اپنی کامیابی قرار دے رہے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی بجائے یہود و نصاریٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ٹکریں مار رہے ہیں۔ خدا ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے لیکن امریکہ ناراض نہ ہو' اگر صرف اچھی باتوں میں (دنیوی اعتبار سے ہی سہی) ان کی مشابہت کرتے تو کوئی بات نہ تھی تا کہ کم از کم دنیوی طور پر تو ہمیں ان کی طرح ترقی اور شان و شوکت حاصل ہو جاتی۔ اگر چہ اس کام کے لئے بھی ہمیں ان کی طرف دیکھنے کی بجائے ہمیں اپنے شاندار ماضی سے روشنی حاصل کرنی چاہئے جبکہ مغرب ابھی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اور اہل سلام بلندیوں پر فائز تھے اور یہ چیز ان کو قران و سنت پہ عمل' صحابہ کرام کی روش کو اپنانے اور مدارس و مساجد کو آباد کرنے سے حاصل ہوئی۔ آج ہم اپنی اولاد کو دینی تعلیم دیتے ہوئے گھبراتے ہیں اور ضروری عقائد سکھاتے ہوئے شرماتے ہیں۔ لندن و امریکہ کا ویزہ مل جائے' اگر چہ قادیانی بن کر ہی ملے تو ایمان کی دولت ہاتھ سے جاتی ہے تو سہار جائے لیکن ڈالر اور پاؤنڈ ہاتھ میں آ جائیں۔ پیسہ ہو خواہ کیسا ہو' حلال کا ہو یا حرام کا' اقبال نے انہی حالات کے لئے کہا تھا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

کیا یہ وہی امریکہ نہیں ہے؟

یہ وہی امریکہ ہے (جو آج پوری دنیا پہ حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے اور

Scanned with CamScanner

خاکم بدہن مسلمان حکمرانوں کی کمزوری کی وجہ سے وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوتا نظر آ رہا ہے) جو اپنے تجارتی بحری جہاز بحیرۂ قلزم سے گزارنے کے لئے سالانہ چالیس ہزار ڈالر اور بیس ہزار عثمانی سکے خلافت عثمانیہ کو پیش کیا کرتا تھا حالانکہ یہ خلافت عثمانیہ کا بالکل آخری دور تھا جب وہ اپنے کمزور ترین دور تک پہنچ چکی تھی بلکہ یوں کہیں کہ وہ آخری سانس لے رہی تھی اور جب وہ اپنے عروج پہ تھی تو اہل اسلام کی اجتماعی قوت کا رعب و دبدبہ کیسا ہوگا۔ چنانچہ تاریخ کے اوراق الٹنے سے پتہ چلتا ہے کہ لندن کے ایک تھیٹر میں گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ایک ڈرامے کا اعلان ہو گیا اور دعوت نامے بھی تقسیم ہو گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک اضطراب کی کیفیت تھی۔

خلیفہ عبدالمجید کو علم ہوا تو اس نے برطانوی سفیر کو طلب کر کے کہا: یہ دل آزار ڈرامہ نہیں ہونا چاہئے۔ سفیر نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا: ڈرامے کی ٹکٹیں اور پاس جاری کر دیئے گئے ہیں لہٰذا اب اس کا رکنا مشکل ہے۔ خلیفہ نے دوبارہ کہا تو سفیر نے پھر انکار کیا اور کہا جس شو کی ٹکٹیں فروخت ہو چکی ہیں اب اس کے بارے میں بعد میں ہی غور کیا جا سکتا ہے۔ یہ سن کر خلیفہ کے چہرے پہ جلال و غضب کی سرخی چھا گئی اور اس نے نیام سے تلوار نکال کر برطانوی سفیر کے سامنے میز پہ رکھ دی اور کہا: اچھا پھر اس بات کا فیصلہ کہ ڈراما ہوگا یا نہیں ہوگا یہ تلوار کرے گی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ڈرامے کا پہلا شو کرنے کی بھی کسی کو ہمت نہ ہو سکی۔ (روزنامہ نوائے وقت ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۸ء براہ راست از اسرار بخاری)

اہل اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کا ایک خوفناک منصوبہ

آکسفورڈ ڈکشنری کے تازہ ایڈیشن میں دہشت گرد کا لفظ مسلمانوں کے ساتھ منسوب کر دیا گیا ہے۔ یہ گستاخانہ جسارت ایک نجی ٹی وی کے مطابق آکسفورڈ ڈکشنری میں اس طرح سے کی گئی ہے کہ دہشت گرد شخص کی جگہ مسلمان تحریر کر دیا گیا ہے۔ ستم ظریفی دیکھیں کہ وہ آکسفورڈ ڈکشنری جسے پوری دنیا میں انگریزی لغت کے اعتبار سے قابل اعتبار اور وقیع سمجھا جاتا ہے اور اس کے بڑے بڑے دفاتر اور

نمائندے پاکستان میں براجمان ہیں آج اس قدر متعصب اور غیر یقینی ہو گئی ہے کہ اس میں دہشت گرد کا معنی مسلمان لکھ دیا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ برطانیہ نے محض اپنے مذہبی تعصب کی خاطر اپنی علمی روایت کو بھی داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہاں جو لوگ مغرب کی وکالت کرتے ہیں اور اسے مہذب ثابت کرنے پر زور لگاتے ہیں ان کے لیے یہ ایک مثال ہی کافی ہے کہ مغرب والے دہشت گردی کی جنگ کو کروسیڈ کہتے ہیں۔ جواب آں غزل تو یہی ہے کہ ہم بھی اپنی لغات میں دہشت گردی کو کروسیڈ لکھ دیں جس کا مقصد ہی مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانا ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کا پرانا اور نیا ایڈیشن رہتی دنیا تک اس برطانوی تعصب کو ظاہر کرتا رہے گا جو اس کے ہاں مسلمانوں کے خلاف موجود ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار اسلام دشمنوں کو ہمارے سامنے بے پردہ کر رہا ہے، مگر ہم ہنوز ان کے دامن سے چپکے ہوئے اپنوں کو برا اور غیروں کو اچھا کہتے ہیں۔

(اداریہ روزنامہ نوائے وقت ۱۷ نومبر ۲۰۰۸ء)

✱ علماء نہ رہیں گے، لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (۶۷۹۶)

✱ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً ...... جو اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرے گا جب تک لوگ اس پہ عمل کرتے رہیں گے اس کو سب کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ (۶۸۰۰) (کتاب الذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار کا آغاز ہو رہا ہے)

خدا بندے سے خود پوچھے ....

حدیث قدسی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ ..... اتیته هرولة۔ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہی ہوتا ہوں ...... بندہ میرے پاس چل کے آئے تو میں اس کے پاس (اپنی شان کے مطابق) دوڑ کر آتا ہوں۔ (۶۸۰۵)

✱ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کو یاد کر لینے والا جنتی ہے۔ (۶۸۰۹-۱۰)

Scanned with CamScanner

✸ اس طرح دعا مانگنا منع ہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے بلکہ پورے یقین سے دعا مانگی جائے۔(۶۸۱۳)

✸ موت کی دعا مانگنے کی بجائے یوں کہو! اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنا میرے لیے بہتر ہے مجھے موت دے دے۔(۶۸۱۴)

✸ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ۔

جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنا چاہتا ہے۔(۶۸۱۹ تا ۶۸۲۶)

✸ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب ملنے کی دعا نہ کرو۔(۶۸۳۵)

✸ نیکوں کی مجلس کے پاس سے گزرنے والا بھی بخشا گیا۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (۶۸۳۹)

✸ حضور علیہ السلام اکثر یہی دعا فرماتے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً...... (۶۸۴۰)

✸ کلمتان خفیفتان علی اللسان......(۶۸۴۶)

(اس کی تشریح ہماری کتاب ''بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو'' کی آخری حدیث میں ملاحظہ ہو)

✸ حضور علیہ السلام نے انگلیاں بند فرما کر ایک سائل کو وظیفہ بتایا (یعنی نو مرتبہ یا ہو سکتا ہے ایک ہاتھ کی بند کی ہوں گی یعنی چار مرتبہ پڑھ) انگوٹھے کے علاوہ۔

(۶۸۵۹)

✸ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے ہزار نیکیاں اور ہزار گناہ معاف (۶۸۵۲)

✸ علم دین قرآن کی تلاوت اور درس قرآن کی محفل کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ بدعمل کو اس کا عالی نسب ہونا کچھ کام نہ آئیگا۔(۶۸۵۳)

✸ محفل ذکر کے شرکاء پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے مباہات (فخر) فرماتا

ہے۔(۶۸۵۶)

✸ حضور علیہ السلام ایک دن میں سو مرتبہ استغفار فرماتے۔(۶۸۵۸)

✸ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔(۶۸۶۸)

✸ حضور علیہ السلام نے شماتة الاعداء۔ دشمن کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی ہے۔(۶۸۷۷)

✸ حضور علیہ السلام نے وظیفے میں بنبیك کی بجائے برسولك کہنے سے روک دیا۔(۶۸۸۲)

✸ حضرت فاطمۃ الزہراء جب حضور علیہ السلام سے خادم مانگنے آئیں تو (تسبیح فاطمہ کے علاوہ بھی) حضور علیہ السلام نے ان کو ایک وظیفہ بتایا۔(۶۸۹۱ - ۶۹۱۵)

ماں باپ کو بھی اولاد کے ساتھ وہ پیار نہیں جو حضور ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ ہے

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے فائدہ کے لئے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بتا دی جو والدین بھی اپنی اولاد کو کم ہی بتاتے ہیں۔ کنگی کرنا' سرمہ لگانا' جوتا پہننا' ناخن کاٹنا' رات کو برتن ڈھانپ کر سونا' بچوں کو شام کے وقت باہر نہ نکالو' رات کو چراغ بجھا کے سویا کرو' کہیں کوئی جانور اس کو کھینچ کر گھر میں آگ نہ لگا دے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے ہر موقع کی دعا بھی ارشاد فرما دی تا کہ امت ثواب بھی کماتی رہے اور اس کے گناہ بھی معاف ہوتے رہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پہ جائے تو اس کو جھاڑ لیا کرے۔ تمہیں کیا معلوم کہ اس دوران کیا (موذی) چیز تمہارے بستر پہ آ گئی ہو جو تمہیں نقصان پہنچا دے اور داہنی کروٹ پہ لیٹ کر یہ دعا

(سبحانك ربی بك وضعت جنبی......)(۶۸۹۲)

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

آپ نے خود فرمایا: اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ۔ میں تمہارے لیے ایسے ہوں جس طرح باپ اپنی اولاد کے لئے ہوتا ہے لیکن بخدا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ساتھ والدین سے بھی بڑھ کر محبت و خیر خواہی فرماتے ہیں لہٰذا ہزاروں مائیں اور ہزاروں باپ آپ کے قدموں پہ قربان۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا۔

فان ابی ووالدتی و عرضی
لعرض محمد منکم وقاء

بے شک میرا باپ اور میری ماں اور میری عزت حضور علیہ السلام کی عزت پر قربان ہے اور اے کافرو میری یہ تمام چیزیں تمہارے مقابلے میں حضور کا تحفظ کرنے والی ہیں۔

حوالے

چار کلمات آدھے دن کی عبادت پہ بھاری ہیں اور وہ یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (۶۹۱۴)

✸ تسبیح فاطمہ کو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے صفین کی رات بھی پابندی سے پڑھا۔ (۶۹۱۷)

✸ مرغ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے لہٰذا اس وقت اللہ سے اس کا فضل مانگو اور گدھا بولے تو (چونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے لہٰذا) اللہ کی پناہ طلب کرو۔ (۶۹۲۰) نووی فرماتے ہیں: فيه استحباب الدعاء عند حضور الصالحين والتبرك بهم (حاشیہ مسلم ص ۳۵۱ ج ۲) اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے پاس دعا کرنا اور ان سے تبرک حاصل کرنا مستحب ہے۔

✸ پس پشت کسی کے لئے دعا کرنے سے خود داعی کو فرشتے کی دعا ملتی

ہے (کہ اللہ تجھے بھی وہی کچھ دے جو تو اپنے بھائی کے لئے مانگ رہا ہے) (۶۹۲۷) اور پس پشت کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔ (۶۹۲۹)

✸ بندہ ہمیشہ دعا کرتا رہے اور اس کی قبولیت کے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے یعنی ناامید ہو کر دعا مانگنا چھوڑ نہ دے۔ (۶۹۳۶)

✸ جنت میں زیادہ تر فقیر لوگ اور دوزخ میں اکثر عورتوں کو دیکھا گیا اور امیروں کو جنت میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ (۶۹۳۷)

✸ مرد کے لئے عورت سب سے بڑا فتنہ ہے۔ (۶۹۴۵)

✸ غار میں پھنس جانے والے تین افراد کا قصہ جنہوں نے نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کی تو ان کو چھٹکارا ملا۔ (۶۹۴۹)

✸ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے کس قدر خوش ہوتا ہے۔
(۶۹۵۳ تا ۶۹۶۱)

اگر تم گناہ نہ کرو گے تو......

اللہ تعالیٰ گناہ کو پسند نہیں فرماتا لیکن گناہگار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور علیہ السلام سے ایک ایسی حدیث سنی کہ جو تم لوگوں کو (آج تک اس لیے) نہ سنائی (کہ کہیں تم اس پر بھروسہ کر کے نیک اعمال کو ترک نہ کر دو لیکن آج تمہیں سنا رہا ہوں تا کہ علم کو چھپانے والوں میں سے نہ ہو جاؤں تو سنو) میں نے حضور علیہ السلام سے سنا:

لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ

اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو گناہ کرے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا۔ (۶۹۶۳)

یہی حدیث حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی

Scanned with CamScanner

مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم (فنا) کر کے ایسی مخلوق لائے گا جو گناہ کرے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے گا۔ (۶۵-۶۴-۶۹۶۳) (تاکہ اس کی شان غفاری کا اظہار ہو)

یاالٰہی رحم کن بر ماہمہ　　عفو کن جملہ گناہ ماہمہ

✱ نَافَقَ حَنْظَلَةُ۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اتنی سی بات کو بھی منافقت سمجھتے تھے کہ ہماری جو حالت دربار رسالت میں ہوتی ہے وہ گھر میں نہیں ہوتی۔ (۶۹۶۶)

رب کی رحمت سے بڑی

✱ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پہ غالب ہے۔ (۶۹۶۹) زمین پہ اس نے اپنی رحمت کا سو میں سے ایک حصہ اتارا ہے۔ (۶۹۷۲) ماں کو جتنی اولاد پیاری ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے پیار ہے۔ (۶۹۷۸)

اگر کافر کو بھی پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کس قدر مہربان ہے۔ مَاقَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ تو کوئی کافر بھی اللہ تعالیٰ کی جنت سے ناامید نہ ہو۔ (۶۹۷۹)

خوف خدا پہ بخشش کا ایک عجیب واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ السلام نے ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا کہ جس نے کبھی کوئی نیکی نہ کی تھی (لیکن تھا ایماندار) وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو مجھے جلا کر راکھ کر دینا، آدھی راکھ جنگل میں ہوا کی نذر کر دینا اور باقی آدھی سمندر میں بہا دینا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے سامنے جاؤں گا تو وہ مجھے ایسی سزا دے گا جیسی سزا اس نے کسی کو نہ دی ہوگی۔ چنانچہ وہ مرا تو گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر اور جنگل کو حکم دیا کہ اس کی راکھ اکٹھی کر دو پھر اللہ نے (اس کو زندہ فرما کر) پوچھا: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا۔ تو نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے ڈرتے ہوئے عرض کیا۔ مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ۔ میرے پروردگار! تو بہتر جانتا ہے تیرے ڈر کی وجہ سے میں نے ایسا کیا۔

فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ (۶۹۸۰)

✱ بار بار گناہ کر کے توبہ کرے تو بھی قبول ہے۔ (۶۹۸۶)

✱ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ...... اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں (اسی لیے اس نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے) (۶۹۹۱)

✱ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ کا شان نزول، نماز کیسے کیسے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ (۷۰۰۱)

✱ ننانوے بلکہ سو افراد کا قاتل نیکوں کے طفیل بخشا گیا۔ (۹-۷۰۰۸)

✱ ایک ایک مسلمان کے فدیے میں ایک ایک یہودی، عیسائی کو جہنم رسید کیا جائے گا۔ (۷۰۱۱)

✱ اللہ تعالیٰ کی بندے سے سرگوشی (اس کی شان کے مطابق) (۷۰۱۵)

ایک حدیث اور چھتیس فائدے

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا۔ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے اصحاب ثلاثہ (حضرت کعب بن مالک اور ان کے دو ساتھیوں) کی توبہ کا واقعہ۔ (طویل حدیث ۷۰۱۶)

امام نووی نے اس حدیث کے تحت جو فوائد لکھے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ غنیمت کا مال مباح ہونا ثابت ہوا۔

۲۔ اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

۳۔ بغیر قسم دیئے قسم کھانا ثابت ہوا۔

۴۔ لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا۔

۵۔ نیک بات کی جو فوت ہو جائے آرزو کرنا۔

۶۔ مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے حضرت معاذ نے کیا۔

۷۔ سچائی کی فضیلت

Scanned with CamScanner

۸-سفر سے آتے وقت مسجد میں دو رکعت پڑھنا۔

۹-مجلس عام میں بیٹھنا۔

۱۰-ظاہر پر حکم کرنا۔

۱۱-اہل ہوا سے ملاقات ترک کرنا اور سلام وکلام نہ کرنا۔

۱۲-اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے۔

۱۳-کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا۔

۱۴-سلام بھی کلام ہے۔

۱۵-اطاعت اللہ اور رسول کی' عزیز داری پر مقدم ہے۔

۱۶-کلام میں یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو۔

۱۷-کاغذ کا جس میں اللہ کا نام لکھا ہو جلانا درست ہے۔

۱۸-ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو۔

۱۹-عورت سے کہنا اپنے عزیزوں میں جا' طلاق نہیں ہے جب تک نیت نہ ہو طلاق کی۔

۲۰-عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر واجب نہیں۔

۲۱-صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے۔

۲۲-احتیاط کرنا بہتر ہے۔

۲۳-سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

۲۴-خوشخبری دینا مستحب ہے۔

۲۵-مبارکباد دینا مستحب ہے۔

۲۶-خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا۔

۲۷-قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے۔

۲۸-عاریت جائز ہے۔

۲۹-کپڑوں کی عاریت درست ہے۔

۳۰-لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے۔

۳۱-اہل فضل جب آئیں کھڑا ہونا مستحب ہے۔

۳۲-مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے۔

۳۳-امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے۔

۳۴-خوشی کے وقت صدقہ دینا

۳۵-تمام مال صدقہ نہ کرنا۔

۳۶-سب مال صدقہ کرنے سے منع کرنا اور جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے حضرت کعب نے سچائی کا خیال کیا۔ (نووی علی المسلم ص ۳۶۰ تا ۳۶۴)

واقعہ افک سے پچاس سے زیادہ فوائد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہ تہمت کا واقعہ افک (تفصیل کے ساتھ) (۷۰۲۰)

(اس حدیث سے امام نووی نے پچاس سے زیاد فوائد کا استنباط کیا ہے)

(۱) حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے لیکن اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) (۲) قرعہ اندازی کا صحیح ہونا (۳) قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی ایک بیوی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیبیوں میں سے (۴) قضائے سفر مقیم عورتوں کے لئے واجب نہ ہونا (۵) سفر میں اپنی بیوی کو ساتھ لے جانا (۶) عورتوں کا ہودے (کجاوے) میں چڑھنا (۷) عورتوں کا جہاد میں جانا (۸) مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں (۹) لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا (۱۰) عورت کا جائے ضرور کے لئے بغیر اجازت خاوند کے جانا (۱۱) عورتوں کا سفر میں ہار پہننا (۱۲) جو لوگ

عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے بات نہ کریں اگر محرم نہ ہوں (۱۳) کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لئے (۱۴) لشکر میں سے بعضوں کا پیچھے رہ جانا (۱۵) مدد کرنا اس کی جو رہ جائے (۱۶) حسن وادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا (۱۷) آپ پیدل چلنا عورتوں کو سواری پہ چڑھا لینا (۱۸) انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر (۱۹) عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگر چہ وہ نیک ہو (۲۰) حلف کرنا بغیر استحلاف کے (۲۱) بے ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا (۲۲) اپنی بیوی سے نرمی اور حسن معاشرت (۲۳) کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا (۲۴) ہر مریض کا حال پوچھنا (۲۵) عورت کو ایک ساتھی لے کر نکلنا (۲۶) اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے (۲۷) فضیلت اہل بدر کی (۲۸) عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جائے (۲۹) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا (۳۰) مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے (۳۱) دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے (۳۲) امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لئے (۳۳) امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے (۳۴) فضیلت صفوان بن معطل کی (۳۵) فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی (۳۶) فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا (۳۷) توبہ کا قبول کرنا (۳۸) استشہاد کرنا آیات قرآنی سے (۳۹) پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا (۴۰) خوشخبری میں جلدی کرنا (۴۱) برات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بنصِ قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ بے ایمان ہے باجماع اہل اسلام۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کسی پیغمبر علیہ السلام کی بیوی نے بدکاری نہیں ہے (۴۲) تجدید شکر بروقت تجدید نعمت کے (۴۳) فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۴۴) صلہ رحمی کا مستحب ہونا اگر چہ وہ لوگ گنہگار ہوں (۴۵) عفو کرنا گنہگاروں سے۔ (۴۶) صدقہ کا استحباب (۴۷) قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا (۴۸) فضیلت ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی (۴۹)

گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا (۵۰) دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حضرت حسان سے کیا اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور مداح تھے (۵۱) خطبہ شروع کرنا اما بعد سے (۵۲) خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے (۵۳) مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی پریشانی کے وقت (۵۴) متعصب کو برا کہنا جیسے حضرت اسید بن حضیر نے حضرت سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جبھی تو منافقوں کی طرفداری کرتے ہو۔ انتہٰی مختصراً (ترجمہ وحید الزمان بتصرف یسیر)

حرم نبی علیہ السلام کی حفاظت بھی ہوگئی اور ملزم بھی بچ گیا

حضور علیہ السلام کی ام ولد کے ساتھ ایک شخص کو تہمت لگائی گئی۔ حضور علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم جاری کیا پھر وہ شخص مجبوب نکلا (یعنی اس کا ذکر کٹا ہوا تھا) چنانچہ بچ گیا (۷۰۲۳) (ہوسکتا ہے بذریعہ وحی آپ کو حکم ہوا ہو کہ قتل نہ کیا جائے اس کے باوجود قتل کا حکم دیا تا کہ اس کا حال کھل جائے اور تہمت لگانے والوں کا جھوٹ واضح ہو جائے اور نادم وشرمندہ ہوں) اس کے بعد کتاب صفات المنافقین واحکامھم کا آغاز ہو رہا ہے۔

✱ رئیس المنافقین علیہ اللعنۃ کے ساتھ امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک۔ (۷۰۲۵ تا ۷۰۲۸)

✱ دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین نے بھی قبول نہ کیا۔ (۷۰۴۰)

✱ حضور علیہ السلام نے سفر میں ہوا کے چلنے سے پہچان لیا کہ کون منافق مر گیا ہے۔ (۷۰۴۱) (چنانچہ مدینہ آ کر لوگوں کو معلوم ہوا کہ بہت بڑا منافق مرا ہے)۔

✱ حضور علیہ السلام نے ایک یہودی عالم کے کلام کی تصدیق فرمائی۔ (۷۰۴۵)

✱ اللہ تعالیٰ نے کون سے دن کیا چیز پیدا فرمائی؟ (۷۰۵۳)

✸ جب زمین و آسمان کو بدلا جائے گا (یوم تبدل الارض غیر الارض) تو لوگ پل صراط پہ ہوں گے۔ (۷۰۵۶)

✸ قیامت کے دن زمین کی روٹی اور بیل و مچھلی کا سالن ہوگا۔ (۷۰۵۷)

دامن احمد نہ ہاتھوں سے چھٹے:

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عاص بن وائل سے قرضہ کی واپسی کا تقاضا کیا تو اس نے مجھے کہا: لَنْ اَقْضِیَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہرگز تجھے قرضہ واپس نہ کروں گا جب تک کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا انکار نہ کرے۔ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ لَنْ اَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) حتی تموت ثم تبعث تو مر بھی جائے پھر زندہ ہو جائے۔ میں پھر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کروں گا

سر کٹے کنبہ مرے یا گھر لٹے
دامن احمد نہ ہاتھوں سے چھٹے

تو اس نے کہا: اچھا جب مر کر دوبارہ اٹھوں گا تو تیرا قرض بھی ادا کر دوں گا جب مجھے میرا مال اور اولاد ملے گی چنانچہ اس کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔

اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔ الی قوله يَاْتِيْنَا فَرْدًا۔ (مریم)

کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے مال و اولاد دی جائے گی۔ (۷۰۶۲)

حوالے

ابوجہل حضور علیہ السلام کو تکلیف پہنچانے آیا مگر یکدم بھاگ نکلا اور بولا خندق ہے، ہول ہے اور بازو۔ سرکار نے فرمایا: اگر میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی تکہ بوٹی

کر دیتے۔ (۷۰۶۵)

✸ جس چیز کا علم نہ ہو تو یوں کہو اللہ اعلم۔ یہ بھی علم ہے، کافروں پہ قحط اترا تو ابوسفیان حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنے لگا (گویا کافر بھی جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی دعا قبول فرماتا ہے) (۷۰۶۸)

✸ حضور علیہ السلام نے کافروں کے مطالبے پہ ان کو دو مرتبہ چاند کا ٹکڑے ہونا دکھا دیا۔ (۷۰۷۱تا۷۰۷۹)

✸ جو اللہ دنیا میں انسان کو پاؤں پہ چلا سکتا ہے وہ کافر کو قیامت کے دن منہ کے بل بھی چلا سکتا ہے۔ (۷۰۸۷)

✸ جنت کا ایک نظارہ دنیا کی ہر تکلیف اور دوزخ کا ایک غوطہ ساری زندگی کی تمام نعمتیں بھلا دے گا۔ (۷۰۸۸)

✸ کافروں کو ان کی اچھائیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے کر فارغ کر دیا جاتا ہے۔ (۷۰۹۲)

✸ مومن پہ دنیا میں بہت مصیبتیں آتی ہیں۔

لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ الْبَلَاءُ (۷۰۹۲)

✸ مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے (مصائب پہ صبر اور نعمت پہ شکر کرتا ہے)

بیٹے کی قابلیت پہ باپ کو کتنی خوشی ہوتی ہے (۷۰۹۸)

میاں بیوی میں جدائی کرا کے شیطان کتنا خوش ہوتا ہے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شیطان اپنا تخت (دربار) پانی پہ لگا کر اپنے کارندوں (شتونگڑوں) کو دنیا میں فساد بپا کرنے کے لئے بھیجتا ہے تو اس کے نزدیک اس کارندے کا رتبہ زیادہ ہوتا جو زیادہ فساد ڈالے چنانچہ کوئی آ کر کہتا ہے فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا۔ میں نے فلاں کام کیا (کسی

(کی چوری کروائی، کسی کی ڈکیتی کروائی، کسی کو شراب پلوائی) فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا۔ شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ایک کارندہ کہتا ہے میں نے فلاں میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی ہے۔ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ۔ پس شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور اعمش کی روایت کے مطابق فیلتزمہ۔ اس کو سینے سے لگاتا ہے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے اور کہتا ہے تو بہت اچھا ہے اور تو نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ ~ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند (۷۰۱۶)

حوالے

* حضور علیہ السلام کا قرین (ہمزاد) مسلمان ہو گیا۔ (۷۱۰۷)
* کوئی شخص بھی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائیگا۔ (۷۱۱۱)
* اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس وقت فرمایا جب کثرت عبادت کی وجہ سے آپ کے قدم مبارک سوج گئے اور عرض کیا گیا آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ) (۷۱۲۴)
* وعظ و تبلیغ میں میانہ روی سے کام لینا چاہئے تا کہ لوگ ملول نہ ہوں۔ (۷۱۲۷) (اس کے بعد کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا واھلھا کا آغاز ہو رہا ہے)
* حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔ جنت مشقت والی چیزوں (عبادات و ریاضات) سے گھیری گئی ہے اور دوزخ نفسانی خواہشات سے گھیری گئی ہے۔ (۷۱۳۰)
* جنت میں ایسی نعمتیں ہیں۔ لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ...... نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کوئی دل ان کا تصور کر سکتا ہے۔ (۷۱۳۲)
* جنت میں ایک درخت کے سائے میں سوار سو برس چلتا رہے گا۔

(۷۱۳۶)

* اللہ کی رضا جنت کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ (۷۱۴۰)
* اہل ایمان کے درجے جنت میں ستاروں کی طرح اونچے اور چمک رہے ہوں گے۔ (۷۱۴۴)

خوشا وہ وقت کہ دیدار عام تھا ان کا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَا مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ (۷۱۴۵)

میری امت میں میرے ساتھ بہت شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک چاہے گا کہ کاش وہ اپنے گھربار، اہل و عیال اور سامان و مال کے بدلے میری زیارت کر لیتا۔

یارب دکھا دے صورت زیبا حضور کی / اشکوں میں ڈھل گئی ہے تمنا حضور کی
ہر لحظ ایک لطف ہے ہر لحہ اک سرور / مجھ پر نوازشات ہیں کیا کیا حضور کی
دونوں جہاں کا آپ کو سردار کر دیا / عقبیٰ حضور کی ہے یہ دنیا حضور کی
دامن میں اس نے گوہر مقصود بھر لیا / مجلس میں ایک بار جو آیا حضور کی
بعد از خدا ہے جس سے امید کرم ہمیں / وہ ایک ذات پاک ہے تنہا حضور کی

جنت و دوزخ کا بیان

جنتی عورتوں کی پنڈلیوں کی ہڈیوں کا گودا نظر آئے گا۔ (۷۱۴۷)

* جنتیوں کا قد آدم علیہ السلام کے قد جتنا یعنی ساٹھ ہاتھ ہوگا۔ (۷۱۴۹)
* جنتیوں کا کھانا ایک خوشبودار ڈکار سے ہضم ہو جائیگا۔ (۷۱۵۲)
* جنتی نہ بیمار ہوں گے نہ مریں گے نہ بوڑھے ہونگے نہ غمگین (۵۱۵۷)
* جنت میں خولدار ایک ہی موتی میں ساٹھ میل لمبا محل ہوگا۔ (۷۱۵۸)

اس محل کے ہر کونے میں جنتی کی بیویاں ہوں گی۔(۱۷۶۰)

✱ دوزخ کو چار ارب نوے کروڑ فرشتے ستر لگاموں کے ساتھ کھینچ کر لائیں گے۔(۷۱۶۴)

✱ نار جہنم دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ گرم ہوگی۔(۷۱۶۵)

✱ ایک پتھر پھینکے جانے کے ستر سال بعد دوزخ کی تہہ تک پہنچا۔(۷۱۶۷)

✱ اللہ تعالیٰ دوزخ میں اپنا قدم رکھے گا (اپنی شان کے مطابق)(۷۱۷۴)

✱ جنت کو بھرنے کے لئے ایک نئی مخلوق پیدا کی جائے گی۔(۷۱۷۵-۷۹)

✱ قیامت کے دن موت کو دنبے کی شکل میں ذبح کر دیا جائیگا۔(۷۱۸۱)

✱ کافر کا دانت دوزخ میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اس کی کھال تین دن کی مسافت ہوگی۔ دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی۔

(۷۱۸۵-۸۶)

✱ جنت میں کمزور لوگ ہوں گے اور دوزخ میں متکبر، جھگڑالو، پیٹو ہونگے۔

(۷۱۸۹)

✱ دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے دریا سے ایک انگلی تر کی۔

(۷۱۹۷)

قیامت اور سماع موتی کی احادیث

قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن، بے ختنہ اٹھیں گے۔(۷۲۰۰)

✱ قیامت کے دن بعض کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔(۷۲۰۳) کیونکہ سورج ایک میل کے فاصلے پہ آ جائیگا۔(۷۲۰۶)

✱ تین جنتی اور پانچ دوزخی شخصوں کا بیان۔(۷۲۰۷)

✱ حضور علیہ السلام نے قبر میں ہونیوالے عذاب کو سن لیا اور چاہیں تو اللہ سے دعا کر کے دوسروں کو سنا بھی سکتے ہیں۔(۷۲۱۳)

✱ مردہ قبر میں دفن کر کے جانے والوں کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے۔ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔ اور مومن کی قبر ستر ہاتھ تک وسیع ہو جاتی ہے۔(۷۲۲۱)

✱ حضور علیہ السلام کو کل کا علم، بدر میں مشرکین کے بارے میں فرمایا: کل فلاں یہاں مرے گا فلاں وہاں اور ایسا ہی ہوا۔ پھر مرنے کے بعد ان سے کلام بھی فرمایا: عرض کیا گیا حضور! کیا یہ سنتے ہیں؟ فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے بات یہ ہے کہ یہ جواب نہیں دے سکتے۔(۷۲۲۲) (اس کے بعد فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان ہے)۔

✱ ایک حدیث کی سند میں چار راوی عورتیں ہیں جن میں سے دو امہات المومنین ہیں۔(۷۲۳۶)

✱ قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں۔(۷۲۵۲)

مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا علم تو حضور علیہ السلام نے صحابہ کو بھی دے دیا

نبی اکرم علیہ السلام کی نگاہ نبوت اور علم رسالت کی تو بات ہی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا

اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا تو میں نے زمین کے تمام مشرق اور تمام مغرب دیکھ لئے۔

وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا

میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین کو لپیٹا گیا یعنی تمام روئے زمین پر۔

وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ۔

اور مجھے سرخ وسفید (ساری دنیا کے تمام) خزانے دے دیئے گئے۔(۷۲۵۸)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی دن میں منبر پہ جلوہ گر ہو کر فجر سے مغرب تک

صحابہ کرام کو سب کچھ بتادیا چنانچہ صحابہ کرام فرماتے ہیں:

فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر وہ بات بھی بتادی جو ہو چکی اور ہر وہ بات بھی جو (تا قیامت اور بعد القیامت) ہونے والی تھی۔ ہم میں سے بڑا عالم وہ ہے جس نے حضور علیہ السلام کا اس دن کا وعظ یاد رکھا۔ (۷۲۶۷)

ایک روایت میں ہے: مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ (۷۲۶۲) آپ نے قیامت تک ہونے والی کوئی بات نہ چھوڑی جس کو اس مقام پہ کھڑے ہو کر بیان نہ کر دیا ہو۔

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ دجال سے لڑیں گے' میں ان کے نام' ان کے باپوں کے نام اور گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا پہچانتا ہوں (اور اس طرح کی بیسیوں احادیث کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں دیکھی جاسکتی ہیں) (۷۲۸۱)

آپ نے فرمایا: تم جزیرۂ عرب میں (کافروں سے) جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا پھر فارس سے جہاد کرو گے تو فتح ہوگی پھر روم کے نصاریٰ سے لڑو گے تو کامیاب ہو گے پھر دجال سے لڑو گے تو بھی جیت جاؤ گے۔ (۷۲۸۴)

✱ قیامت سے پہلے دس نشانیوں کا بیان۔ (۷۲۸۶)

✱ قحط یہ نہیں کہ بارش نہ برسے بلکہ یہ ہے کہ پانی تو برسے مگر زمین سے کچھ نہ اُگے۔ (۷۲۹۱)

✱ مشرق سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ (۷۲۹۵)

✱ حضور علیہ السلام نے بتادیا کہ قیامت سے پہلے دوس قبیلہ کی عورتیں شرک

کریں گی (اور یہ جو فرمایا: مجھے تم سے شرک کا خطرہ نہیں ہے اس سے گویا کہ آپ نے خود ہی استثناء فرمادیا یعنی عام خص عنه البعض) (۷۲۹۸) (اسی طرح بعض قبائل کے شرک کرنے کی بھی نشاندہی فرمائی)

✱ قیامت سے پہلے ہر مومن پاکیزہ ہوا کے ذریعے انتقال کر جائے گا اور قیامت ان پر قائم ہوگی جن میں کوئی خیر نہ ہوگی۔ (۷۳۹۹) قبر کے پاس سے گزرنے والا تمنا کرے گا کہ کاش اس قبر میں' میں ہوتا۔ (۷۳۰۱) قتل کرنے والے کو پتہ نہ ہوگا کیوں قتل کر رہا ہے اور قتل ہونے والے کو علم نہ ہوگا کہ کیوں قتل ہو رہا ہے (ایسا اندھیر مچے گا) (۷۳۰۳)

✱ امام مہدی علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر (۷۳۱۵)

✱ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ (۷۳۲۲) (اگلی حدیث میں فرمایا: لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ. اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو اچھا ہے۔ (۷۳۲۵) معلوم ہوا کہ باطل پہ حضرت معاویہ کے گروہ کو بھی نہیں کہا جاسکتا ورنہ حضور علیہ السلام واضح حکم فرمادیتے کہ ان سے الگ رہنا ہاں حضرت علی المرتضیٰ حق پر تھے اور امیر معاویہ خطائے اجتہادی پہ تھے۔

پھر چمن آباد ہوگا نغمۂ توحید سے

جس طرح میرے آقا علیہ السلام نے کسریٰ (شاہ ایران) کی موت پہ فرمایا: مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ۔ کسریٰ مر گیا۔ اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور روم کے بادشاہ کی ہلاکت پہ فرمایا: هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ۔ قیصر (روم کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مزید فرمایا: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۷۳۲۹) مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ایران و روم کے خزانے تمہیں ملیں گے اور تم ضرور بالضرور ان خزانوں کو براہِ خدا لٹاؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہمارے آقا کی زبان

Scanned with CamScanner

اقدس سے نکلنے والا ہر لفظ پورا ہوگا کیونکہ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الاوحی یوحی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے تو بولتے ہی نہیں' جب بلانے والا بلاتا ہے تب بولتے ہیں اور بلانے والا وہ ہے جو علی کل شئی قدیر ہے۔ آج یہودی پوری دنیا کی معیشت پر قبضہ کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے لیکن ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا اور ضرور آئیگا کیونکہ حضور صادق ومصدوق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

لَتُقَاتِلُنَّ الْیَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ (۷۳۳۵)

تم ضرور ضرور یہودیوں سے لڑو گے اور ان کو قتل کرو گے یہاں تک کہ پتھر (بھی تمہاری مدد کرے گا اور بول کر) کہے گا اے مسلمان! ادھر آ یہ دیکھ (میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا) ہے اس کو قتل کر دے۔

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

بشر بے چین ہو تو انقلاب آیا ہی کرتے ہیں

مایوسیوں کے بادل چھٹیں گے' انگریز کے ایجنٹ اسی کی گود میں جا کر پناہ لیں گے وہ بھی ان کو نہ مل سکے گی۔ ہاں! ذلت و رسوائی ان کا مقدر ہوگی۔ ملک پاکستان کی سرزمین کے ذروں سے ہی کوئی آفتاب بن کر ساری دنیا کو روشن ومنور کر دے گا اور دنیا دیکھتی ہی رہ جائے گی کیونکہ جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان میں واضح اشارہ ہے کہ اب انقلاب آ کر ہی رہے گا۔

اندھیروں کے مقابل آفتاب آیا ہی کرتے ہیں
بشر بے چین ہو تو انقلاب آیا ہی کرتے ہیں

یہ مہنگائی کا سیلاب' یہ لوڈشیڈنگ کا عذاب' یہ بدامنی وفسادات' یہ بم دھماکوں اور خودکش حملوں کی بہتات اس بات کی غماز ہے کہ ضرور کچھ ہونے والا ہے اور تو سب کچھ

ہو گیا۔ ڈاکو اور لٹیرے ملک کے سب سے اعلیٰ عہدے پہ فائز ہو چکے' جہاد کو بدنام کیا جا چکا' دین اور رجال دین کی تذلیل ہو چکی' مساجد ومدارس کو دہشتگردی کے مراکز قرار دیا جا چکا۔ بس اب آفتاب رسالت کی کرنوں کے فیض سے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدر منیر طلوع ہونے والا ہے۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

وہ کون سا دھوکہ اور مذاق ہے جو اس ملک کے ساتھ نہ کیا گیا ہو اور ملک بھی وہ کہ جو پوری دنیا میں ایک نظریے کے تحت حاصل کیا گیا اور نظریہ بھی یہ کہ مسلمان الگ قوم ہے اور غیر مسلم الگ قوم مگر مسلمانوں نے مسلمان بن کر تو نہ دکھایا جو نعرہ لگایا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ اس پہ عمل تو نہ کر سکے۔ دنیا کا ہر نظام آزمایا اور تحریک پاکستان کے شہیدوں کے لہو کے ساتھ فراڈ کیا۔ ان کی روحوں کے ساتھ بے وفائی کی۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ خدا سے دعا ہی کی جاسکتی ہے

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوق تماشا دے پھر ذوق تقاضا دے
پیدا دل ویراں میں پھر شورش محشر کر
اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی؟

دجال کے ذکر میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ. (۷۳۸۱)

پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں یا بے عقل درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے، نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک شکل بنا کر ان کے پاس آئیگا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی۔ وہ کہیں گے کیا حکم ہے تو شیطان ان سے بت پرستی کروائے گا باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گزاریں گے (کیونکہ آزمائش ہوگی۔ اس کے بعد صور پھونکا جائیگا اور قیامت بپا ہوگی)

حوالے

✸ حضرت خضر علیہ السلام دجال سے ملیں گے۔

قال ابو اسحق یقال ان ھذالرجل ھوالخضر علیہ السلام

(حاشیہ نووی بر صحیح مسلم ص ۴۰۲)

✸ قیامت سے پہلے تیس کے قریب دجال ہوں گے۔

كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہر ایک کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔

(۷۳۴۲)

✸ حضور علیہ السلام نے ابن صیاد سے سوال کیا اس نے جو جواب دیا، آپ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ قَالَ صَدَقْتَ (معلوم ہوا کہ دشمن کی صحیح بات کو صحیح کہنے میں کوئی قباحت نہیں) (۷۳۵۱) (ابن صیاد اتنا پھولا کہ راستہ بند ہوگیا۔ ۷۳۵۹)

✸ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا۔ (۷۳۵۶)

✸ دجال کے بارے میں تفصیلی حدیث (۷۳۷۳)

وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر، جب پورے سال کا اور مہینے کا اور چالیس دن کا ایک دن ہوگا تو نمازیں پھر بھی پوری ہی ادا کرنا ہوں گی وقت کا اندازہ لگا کر۔

✸ دجال مردے کو زندہ بھی کرے گا۔ (۷۳۷۷)

✸ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ کے لئے اور ایک جنتی۔ (۷۳۸۱)

✸ دجال اور اس کے جاسوس کا آنکھوں دیکھا حال حضرت تمیم داری بیان فرماتے ہیں۔ (۷۳۸۶)

مَنْ اَحَبَّنِيْ فَيُحِبَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ۔

جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی محبت کرے۔ ایضاً

جو حضور علیہ السلام کی طرف ہجرت کا ثواب حاصل کرنا چاہے

نبی کریم علیہ السلام کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب کیا ہے اس بارے میں ایک حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی۔ ان کا ساتھ بیمار ہوگیا اور تکلیف کو برداشت نہ کرتے ہوئے چھری سے اپنی انگلیوں کے پورے کاٹ دیے اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے فوت ہوگیا۔ حضرت طفیل نے خواب میں اس کو اچھی حالت میں دیکھا لیکن اس نے اپنے ہاتھوں کو ڈھانپ رکھا تھا، پوچھا: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ۔ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فَقَالَ غَفَرَلِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے مجھے بخش دیا۔ پھر حضرت طفیل نے پوچھا: ہاتھوں کو کیوں ڈھانپ رکھا ہے؟ تو اس نے کہا: قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ۔ مجھے کہا گیا جو تو نے خود خراب کیا ہے، ہم اس کو صحیح نہیں کریں گے۔ حضرت طفیل نے یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا تو حضور علیہ السلام نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ۔ اے اللہ! اس کے

ہاتھوں کو بھی ٹھیک کر دے۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص ٣٠٠) اس حدیث میں حضور علیہ السلام کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب بخشش کو قرار دیا گیا ہے اور حضرت معقل بن سیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَیَّ (٧٤٠٠)

فتنے اور فساد کے دور میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

صحابی باپ کا اپنے نالائق بیٹے کو جواب

عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ (میرے باپ) حضرت سعد اپنے اونٹوں میں تھے کہ ان کا بیٹا عمر (جس کو غلطی سے عمرو کہا جاتا ہے یہی بد بخت تھا جو کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں آیا اور اپنی آخرت برباد کر بیٹھا) آیا۔ حضرت سعد نے اس کو دیکھتے ہی فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ۔ میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ پھر وہ سواری سے اترا اور اپنے باپ کو کوسنے لگا کہ اونٹوں' بکریوں میں رہ رہے ہو اور لوگ (حکومت و خلافت کے لئے) جھگڑ رہے ہیں۔ حضرت سعد نے اس کے سینے پہ مارا اور فرمایا:

اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ (٧٤٣٢)

چپ ہو جا میں نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے (جو فتنہ وفساد کے وقت اپنا ایمان بچا کر) استغناء کے ساتھ چھپ کر زندگی گزار رہا ہو (اور عبادت کا وقت ہو تو عبادت میں مصروف ہو جائے۔ مگر اس بد بخت نے اپنے عظیم باپ کی نصیحت کو ٹھکرا دیا بلکہ حضور علیہ السلام کے فرمان کی پرواہ نہ کی اور جہنم کا ایندھن بن گیا) حالانکہ حضرت سعد وہ ہیں کہ فرماتے ہیں خدا کی قسم! میں وہ پہلا شخص ہوں کہ جس نے خدا کی راہ میں اہل اسلام کی طرف سے تیر چلایا اور ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ جہاد کو جاتے تو کھانے کو

سوا درخت کے پتوں کے کچھ نہ ہوتا اور بکری کی مینگنیوں کی طرح ہمارا پاخانہ ہوتا اور آج بنو اسد کے لوگ مجھے دین سکھانے چلے ہیں تب تو میں بہت خسارے میں ہوا۔ (٧٤٣٣)

حوالے

✷ حضور علیہ السلام نے انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔ میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں (کہ درمیان میں کسی نبی کا فاصلہ نہیں یا) جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے (اتنا میں قیامت سے پہلے ہوں) (٤-٧٤٠٣)۔

✷ عَجْبُ الذَّنَبِ یعنی اجزائے اصلیہ فنا نہ ہوں گے۔
وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (١٥-٧٤١٤)

✷ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔
دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔ (٧٤١٧)

✷ دنیا خدا کے ہاں بھیڑ کے مردہ بدبودار بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ (٧٤١٨)

✷ مرنے کے بعد قبر کی طرف مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو تو واپس آ جاتی ہیں (مال اور اہل) اور ایک ساتھ جاتی ہے۔ (اعمال) (٧٤٢٤)

✷ مال آنے کی خبر سن کر مسجد نمازیوں سے بھر گئی۔
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (٧٤٢٥)
حضور علیہ السلام (لوگوں کی اس حرص پہ) مسکرا دیے۔

✷ اپنے آپ سے کم تر شخص کو دیکھا کرو تا کہ اللہ کی نعمت کی ناشکری نہ کرو۔ (٧٤٢٨)

✷ بنی اسرائیل کے تین شخصوں کا امتحان' اندھا' کوڑھی اور گنجا۔ (٧٤٣٢)

Scanned with CamScanner

✱ کربلا میں آنے والا حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیٹا عمر نامی تھا نہ کہ عمرو (جیسا کہ ہر کتاب میں لکھا ہوا ہے) (۷۴۳۲)

✱ کھلے کافروں کی بجائے منافق پہ اللہ تعالیٰ غصہ فرمائے گا۔
وَذٰلِكَ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (۷۴۳۸)

✱ قیامت کے دن اعضاء بول کر بندے کے خلاف گواہی دیں گے۔ (۷۴۳۹)

✱ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔
اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل کو بقدر کفایت ہی روزی دے۔
(۷۴۴۰)

✱ جس کی بیوی ہو اور مکان ہو وہ امیر ہے اور اگر خادم بھی ہو تو بادشاہ ہے۔ (عبداللہ بن عمرو بن عاص کا فرمان) (۷۴۶۲) خود حضور علیہ السلام کے گھروں میں تین تین مہینے تک آگ نہ جلتی۔ (۷۴۵۲)

✱ بیوہ، مسکین اور یتیم کی مدد کرنے والے کے درجات۔ (۶۹-۷۴۶۸)

✱ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (٧٤٧١)

بادل سے آواز آئی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلاؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے جنگل میں بادل سے آواز سنی کہ فلاں شخص (نام لے کر) کے باغ کو پانی (سینچ) دے پھر وہ بادل ایک طرف چل پڑا اور ایک پتھریلی زمین پہ پانی برسایا، وہاں کی نالیوں میں سے ایک نالی بھر گئی تو وہ شخص پانی کے پیچھے پیچھے گیا کہ اچانک اس نے ایک بندے کو دیکھا کہ اپنے باغ میں پھاوڑے سے اسی پانی کو ادھر ادھر کر رہا ہے۔ اس نے باغ والے سے نام پوچھا تو باغ والے نے کہا تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ وہ بولا: اس لیے کہ میں نے بادل سے ایسی ایسی آواز سنی چنانچہ اس کا وہی نام تھا جو اس نے بادل سے سنا تھا، باغ والے نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان پہ وعدہ کیا کہ جو بھی پھل

ہوگا ایک تہائی راہ خدا میں دوں گا۔ ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھوں گا اور ایک تہائی سے باغ کے اخراجات پورے کروں گا۔ (۷۴۷۳)

حوالے

✱ بے عمل ناصح کی دوزخ میں سزا، اس کی انتڑیاں باہر آ جائیں گی اور ان کو لے کر چکی پینے والے گدھے کی طرح چکر کاٹ رہا ہوگا۔ (۷۴۸۳)

✱ جو اپنا گناہ خود ظاہر کرے اس کا گناہ معاف نہ ہوگا۔ (۷۴۸۴)

✱ چھینکنے والا الحمدللہ کہے تب جواب دینا بنتا ہے ورنہ نہیں۔ (۷۴۸۶)
اسی طرح زکام والے کو بھی جواب دینا کچھ ضروری نہیں۔ (۷۴۸۹)

✱ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ (۷۴۹۰)
اور جمائی کے دیگر آداب مثلاً جمائی کو جہاں تک ممکن ہو روکا جائے، منہ پہ ہاتھ رکھا جائے ورنہ شیطان منہ میں (مکھی وغیرہ کی صورت میں) گھس جاتا ہے۔ (۷۴۹۱)

✱ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ۔ فرشتے نور سے بنائے گئے ہیں۔ (۷۴۹۵)

✱ بنی اسرائیل کا ایک گروہ چوہوں میں تبدیل ہو گیا تھا، چوہا اونٹ کا دودھ شاید اسی لیے نہیں پیتا (کیونکہ ان کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور دودھ حرام تھا)۔
(۷۴۹۶)

✱ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔
مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ (۷۴۹۸)

✱ مومن کا سارا معاملہ خیر ہی خیر ہے۔ تکلیف پہ صبر اور نعمت پہ شکر کرتا ہے۔
اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ (۷۵۰۰)

✱ جو منہ پہ تعریف کرے اس کے منہ میں خاک ڈالو (جبکہ افراط و مبالغہ کے ساتھ کر رہا ہو یا جس کی تعریف کرتا ہے اس میں تکبر آنے کا خطرہ تھا پھر بھی کر رہا ہے)
(۷۵۰۵)

Scanned with CamScanner

(اور جو قابل تعریف ہو اس کی تعریف کرنے میں حرج نہیں۔ یقینی خوبی کو یقین کے ساتھ بیان کرے ورنہ یوں کہے) اَحْسِبُهٗ۔ میرے خیال میں وہ ایسا ہے۔
(۷۵۰۲)

وہ بولیں تو ان کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو ابوہریرہ کی باتیں سنتا ہے (کہ تھوڑی دیر میں کتنی ہی احادیث بیان کر جاتا ہے) جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے:

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ (۷۵۰۹)

اگر کوئی گننے والا گننا چاہتا تو آپ کی باتوں کو آسانی سے گن سکتا تھا۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں

✵ حضور علیہ السلام نے اپنی احادیث لکھنے سے منع فرمایا (تاکہ قرآن کے ساتھ مکس نہ ہوں اور یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ نووی علی المسلم ص۴۱۴، ج۲) (۷۵۱۰)

✵ اصحاب الاخدود کا قصہ۔ (۷۵۱۱)

✵ ابوالیسر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی طویل حدیث جس میں حضور علیہ السلام کے کئی فرمودات، معجزات (درختوں کا آپ کی اطاعت کرنا، انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا آپ کی دعا کا قبول ہونا، قبر پہ ٹہنیاں لگانا، مسجد میں خوشبو لگانا، ایک بہت بڑی مچھلی کا تذکرہ، حضور علیہ السلام کی بابرکت مجلسوں کا حال) اور کچھ واقعات کا ذکر ہے۔ (۷۵۱۲)

یارسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے

باب حدیث ہجرت میں سراقہ بن مالک کے گھوڑے کا زمین میں دھنسنا بیان ہوا

اور پھر مدینہ والوں کا حضور علیہ السلام کا استقبال کرنا بیان ہوا چنانچہ حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاۗءُ فَوْقَ الْبُیُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پھر (آپ کی زیارت کرنے کے لئے) مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پہ چڑھ گئے۔ بچے اور غلام راستوں میں پھیل گئے (اور باواز بلند سب مل کے) پکار رہے تھے یا محمد، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کسی نے اس منظر کو یوں بیان کیا: فَجَاءَ مُحَمَّدٌ سِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ فَصَلُّوْا عَلَیْهِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا (۷۵۲۲) اور اس کا ترجمہ کسی محبت والے نے اس طرح کیا کہ وہ کہہ رہے تھے۔

ہُن ہو گیا کم سُخالا جے　　اوہ: آ گیا کملی والے جے

وحید الزماں صاحب سے اور تو کچھ نہ بن آیا صرف اتنا لکھ دیا کہ "یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا" (شرح نووی مترجم، ج۶، ص۵۱۴)

الحمدللہ! خوشی سے پکارنا تو ثابت ہو گیا، ہم بھی جب محافل میلاد میں حضور علیہ السلام کی عظمت سنتے ہیں تو خوش ہو کر ہی نعرۂ رسالت لگاتے ہیں تو اس کو آپ کے ماننے والے ناجائز کیوں فرماتے ہیں۔ شاید وہ آپ کے فتوے کا مذاق اڑاتے ہیں اور آپ کو منہ چڑھاتے ہیں تو آپ ان کو کیوں نہیں بتاتے ہیں کہ جو اپنے بزرگوں کے ساتھ ایسا رویہ اپناتے ہیں۔ پھر وہ سیدھے جہنم ہی جاتے ہیں اسی لیے میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے　　یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں　　خلد میں پہنچا رضا پھر تجھ کو کیا

مدنی آقا علیہ السلام کی مدینہ شریف آمد پہ اہل مدینہ کی خوشی

علامہ طنطاوی رجال من التاریخ میں فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ حضور علیہ السلام کی

Scanned with CamScanner

آمد پہ اتنے خوش تھے کہ

ولو استطاعت من الحب لفرشت له الطريق بقطع اكبادها

حتى يمشي على قلوبها (بحوالہ مدینۃ الرسول ص ۱۱۶)

اگر ان کا بس چلتا تو اپنے دلوں کے ٹکڑے فرش راہ کر دیتے تا کہ محبوب خدا علیہ الوف التحیۃ والثناء ان پہ چل کر مدینہ شریف میں داخل ہوتے۔

اس موقع پہ مدینہ شریف کے بچوں اور بچیوں نے یہ یادگار ترانہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا مادعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا جئت بالامر المطاع
جئت شرفت المدینہ مرحبا یا خیر داع

وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا ہم پر ان کا شکریہ ادا کرنا واجب ہو گیا جو بلانے والے نے ہمیں اللہ کی بارگاہ کی طرف بلایا ہے۔ اے ہمارے پیارے نبی آپ ایسا دین لے کر آئے ہیں جس کی اطاعت ہو گی۔ آپ نے مدینہ شریف کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔ اے بھلائی کی دعوت دینے والے آپ کا آنا مبارک ہو۔ حفیظ جالندھری جن کا ترانہ سن کر عام بندے سے لے کر صاحبان جبہ و دستار اور وارثان منبر و محراب بلکہ صدر پاکستان تک سارے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ترانہ تو اس قدر معتبر ہو گیا لیکن اگر وہ حضور علیہ السلام کی عظمت پہ اشعار لکھیں تو خدا جانے وہ کیوں غیر معتبر ہو جاتے ہیں تاہم وہ اس مبارک موقع کے لئے لکھتے ہیں۔

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے

نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درودو نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

بہر حال! حدیث ہجرت کے تحت امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

وفی هذا الحديث معجزات ظاهرات لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حاشیہ مسلم ص ۴۱۸، آخری سطر)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی عظیم الشان معجزات ہیں۔

* بنی اسرائیل نے دروازے میں داخل ہوتے ہوئے بجائے حِطَّةٌ کہنے کے حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ (دانہ بالی میں) کہا۔ (۵۲۳ے)
* وفات کے دنوں میں حضور علیہ السلام پہ زیادہ وحی آتی اور سب سے زیادہ وحی اس دن آئی جس دن کا آپ کا وصال ہوا۔ (۵۲۴ے)

کیا عیدیں صرف دو ہی ہیں؟

حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں، یہودیوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا! تم لوگ قرآن مجید میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو کہ اگر وہ آیت ہم پہ اترتی تو ہم اس دن کو (جس دن وہ آیت نازل ہوئی) عید کے طور پر مناتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ آیت کہاں اتری اور یہ بھی جانتا ہوں کہ کس دن اتری اور یہ بھی جانتا ہوں کہ جب آیت نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام کہاں تھے (تو سن لوائے یہودیو) یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ (۵۲۵ے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں عرفہ کا دن بھی عید ہے مسلمانوں کی اور اس دن (جس دن یہ آیت اتری) جمعہ تھا اور جمعہ بھی عید ہے۔ ترجمہ شرح نووی ص ۵۱۵ (اور وہ آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ......)

کاش اس مسئلہ کا پتہ آپ کے نام لیواؤں کو بھی ہوتا تا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ

Scanned with CamScanner

علیہ وسلم کی آمد پہ یہ شور نہ مچاتے کہ عیدیں تو صرف دو ہی ہیں یہ تیسری عید کہاں سے آ گئی۔ تمہیں تیسری عید کی فکر مارے جا رہی ہے یہاں تو پچاس سے زیادہ عیدیں منائی جا رہی ہیں۔

عید نبوی کا زمانہ آ گیا — لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا
ہر ستارے میں بڑھی ہے روشنی — ہر کلی کو مسکرانا آ گیا
میرے ہونٹوں پر ہے نعت مصطفیٰ — ہاتھ بخشش کا بہانہ آ گیا
پرچم دین نبی ہے سربلند — کفر کو گردن جھکانا آ گیا

✸ جو کوئی مسلمان اسلام کو سمجھ کر کسی کو قتل کرے گا اس کی توبہ قبول نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما (۷۵۴۴) (اس بارے میں منسوخ آیت اور اس کی ناسخ ۷۵۴۵)

✸ سب سے آخر میں نازل ہونے والی پوری سورۃ النصر ہے۔ (۷۵۴۶)

یوں نہ نکلیں آپ برچھا تان کر

علامہ وحید الزمان صاحب نے ترجمہ شرح نووی میں جابجا اور بلاوجہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ پہ چڑھائی کی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث جس میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: جان لو شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی۔ گندم، جوار، کھجور، انگور اور شہد اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور پیدا کر دے۔ (۷۵۵۹)

اس کے تحت وحید الزمان صاحب نے حسب عادت پھر امام صاحب پہ چڑھائی کی اور لکھا کہ اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ قول حضرت عمر نے منبر پہ فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہ کیا (تو گویا اجماع ہو گیا) حالانکہ امام صاحب کا اس بارے میں موقف یہ ہے کہ کل مسکر حرام۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے پھر رد کس طرح ہو گیا لیکن مترجم کو اپنے گھر کی

بھی خبر لینی چاہئے کہ حضرت عمر کا یہ فیصلہ تو قابل قبول ہے کیونکہ اس میں آپ کے خیال کے مطابق رد ہے امام ابوحنیفہ کا۔ تو حضرت عمر نے یکبارگی تین طلاق کا جو فیصلہ فرمایا، بیس تراویح کا جو فیصلہ فرمایا، عورتوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کا بلکہ گھر میں چھپ کر نماز پڑھنے کا جو حکم دیا اور اس پر حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی تصدیق بھی ہے کہ انہوں نے فرمایا: زمانہ بدل گیا ہے عورتیں اب وہ نہیں رہیں اگر آج حضور علیہ السلام بھی ہوتے تو یہی فیصلہ فرماتے۔ علاوہ ازیں بے شمار فیصلے جن کی آپ حضرات کھلے بندوں مخالفت کرتے ہوئے بے دھڑک یہ کہہ دیتے ہیں کہ شریعت حضور کی ہے یا حضرت عمر کی؟ حالانکہ حضور علیہ السلام نے ہی فرمایا ہے: **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین**۔ تم پہ میری اور میرے خلفاء کرام علیہم الرضوان کی سنت لازم ہے۔ جو کہ ہدایت یافتہ اور ہدایت کنندہ ہیں۔

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

بالاتفاق حضرت عمر خلیفہ راشد ہیں اور ان کے مبارک فیصلوں کو صحابہ کرام کی تائید حاصل ہے اور ان کی اپنی عظمت وشان یہ ہے کہ سرکار نے فرمایا: میرے بعد اگر کوئی نبی ہونا ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا اور ان کی رائے کے مطابق قرآن پاک کی بیسیوں آیات نازل ہوئیں۔ ان کے علم پر شیطان کا اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: شیطان تو عمر کے سائے سے بھی گھبرا کر بھاگ جاتا ہے اور فرمایا: عمر کی زبان سے حق نکلتا ہے۔ شاید حضور علیہ السلام نے اس لیے حضرت عمر کے بارے میں یہ کچھ فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا بعض نام نہاد اور جذباتی لوگ جو عمل بالحدیث کا دعویٰ کریں گے، وہ میرے اس یار کے فیصلوں میں شک کریں گے لہٰذا میں پہلے ہی انتظام کر جاؤں کہ جو ان سے بے تعلق ہے وہ میرا ہو نہیں سکتا اس لیے مؤدبانہ گزارش ہے کہ

یوں نہ نکلیں آپ برچھا تان کر
اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

Scanned with CamScanner

مسلم شریف کی آخری حدیث

سورۂ حج کی آیت هٰذانِ خصمانِ اختصموا فی ربهم (یہ دونوں گروہ جو لڑتے ہیں اپنے رب کے لئے) بدر میں لڑنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ حیدر کرار اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب علی المرتضیٰ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور کافروں کی طرف سے ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور عتبہ کا بیٹا ولید نکلا۔ (اس حدیث کا نمبر ۶۳-۷۵۶۲) ہے اور یہ مسلم شریف کی آخری حدیث ہے۔ اس کے ساتھ ہی مسلم شریف کی منتخب احادیث مکمل ہوں۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے کہ اس نے مجھے اپنے پیارے نبی علیہ السلام کی پیاری پیاری احادیث کو جمع کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ اس سے پہلے بخاری شریف کی منتخب احادیث کو جمع کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے پوری صحاح ستہ کی منتخب احادیث کو جمع کرنے کی اور اسی طرح مشکوٰۃ شریف کی احادیث کو بھی اپنے ذوق کے مطابق جمع کرنے کی توفیق بخشے۔ بتقاضائے بشریت خطا و بھول کو معاف فرمائے اور میری اس محنت کو قبول فرما کر بالخصوص میرے والدین اور تمام اہل اسلام کی بخشش کا سبب بنائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام بیماروں کو صحت و تندرستی سے نوازے تاکہ جو کام میں کرنا چاہتا ہوں بآسانی کرسکوں۔

منشا یہی ہے سلسلۂ قیل و قال کی
ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

آمین، ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین علیه وآله واصحابه وازواجه و ذریاته واهل بیته واولیاء امته وعلماء ملته واهل سنة اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین۔

(۲۲ شوال المکرم ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۸ء کا تمہ ۲۰۶۵ ب بروز بدھ بوقت چاشت)

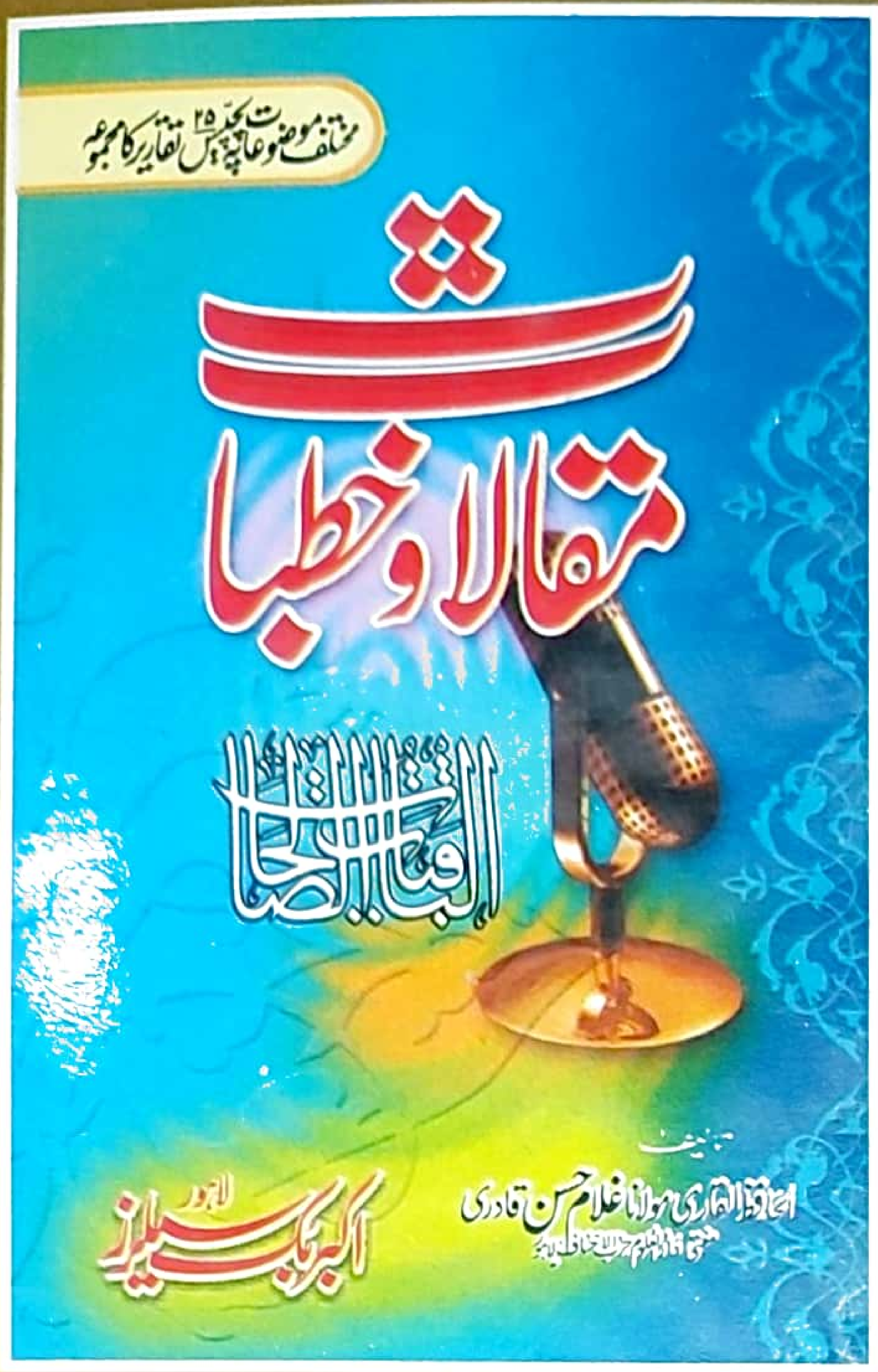

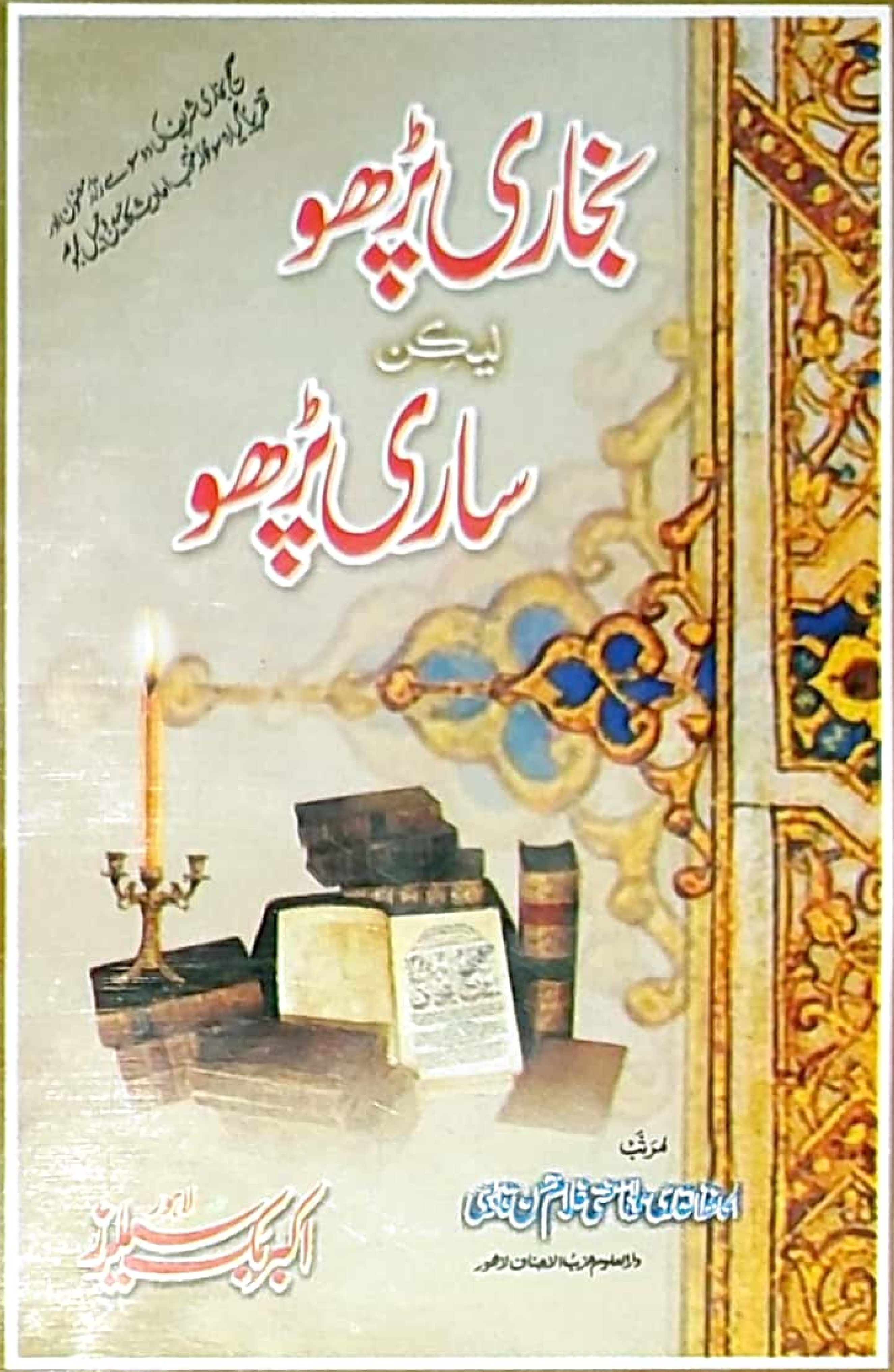

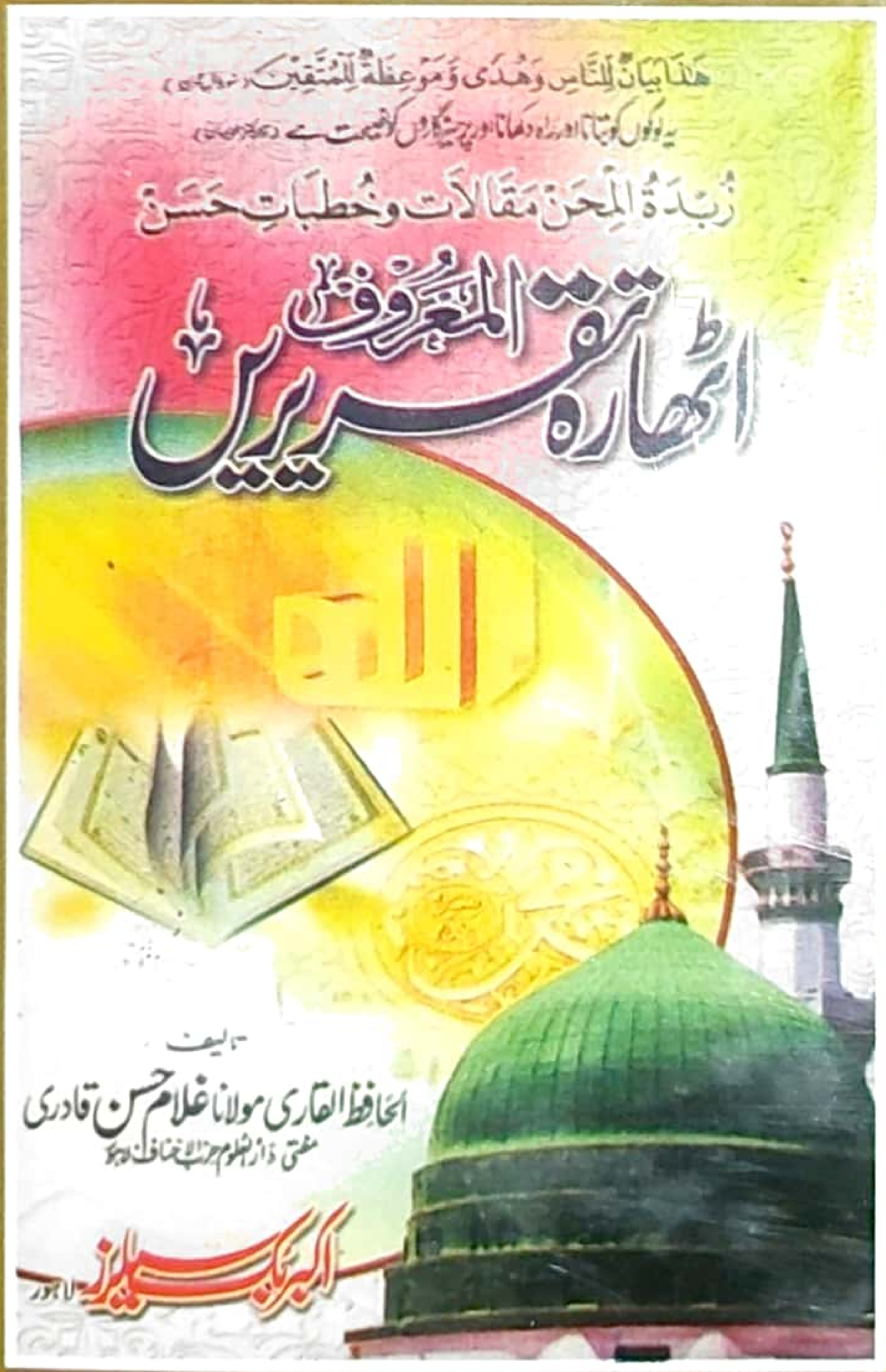

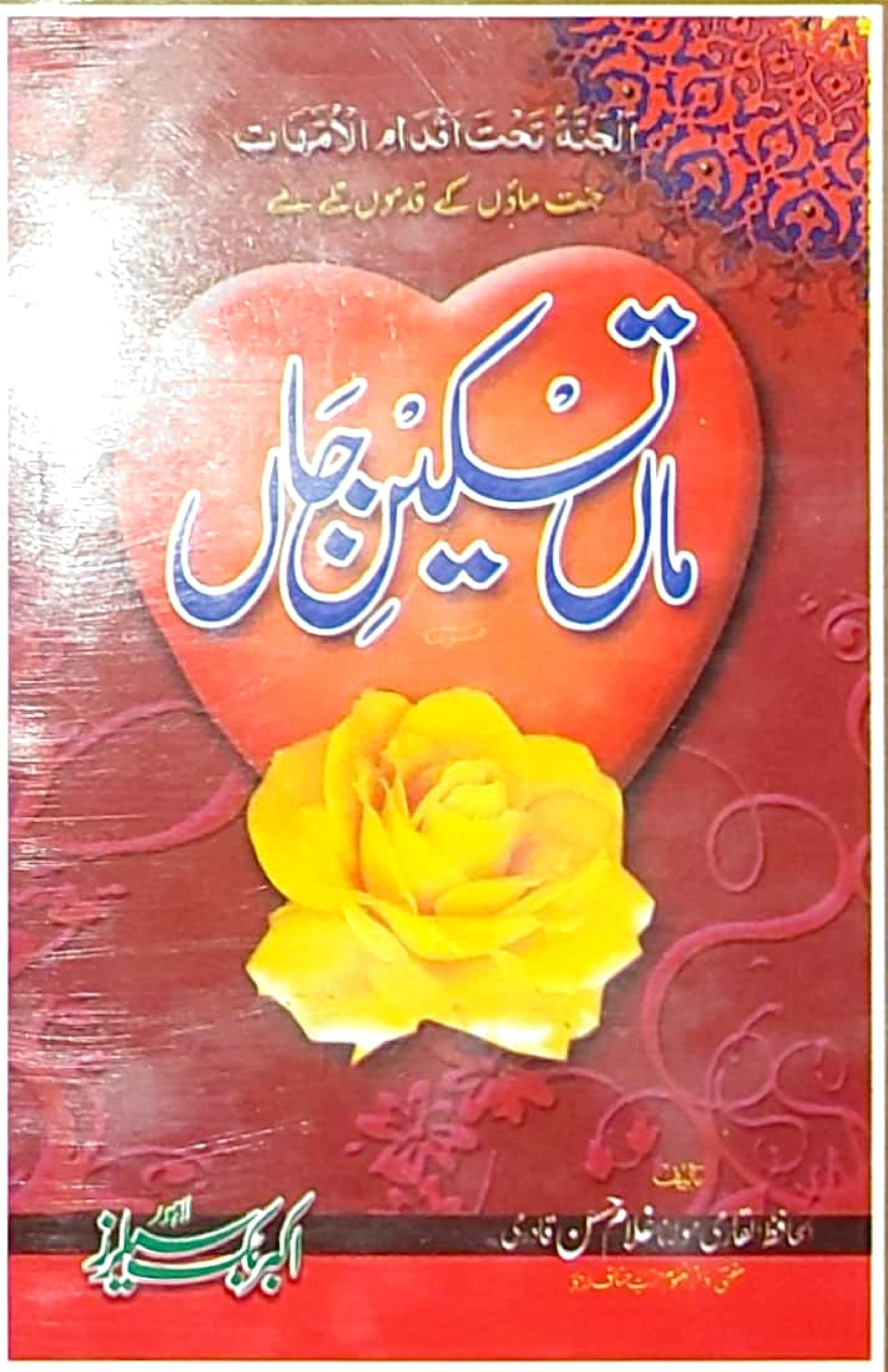

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371

Scanned with CamScanner